باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC CERTIFIED بیباک صحافت کا علمبردار

Daily SAHAFAT Quetta

روزنامہ صحافت کوئٹہ

چیف ایڈیٹر ملک نعیم خان کاکڑ

صفحات 8

جلد نمبر 32 | بروز جمعہ 4 نومبر 2022ء / 9 ربیع الثانی 1444ھ / قیمت 12 روپے | شمارہ نمبر 306

www.Dailysahafatquetta.com

آئی ایس پی آر، شہباز شریف، عارف علوی، اختر مینگل و دیگر سیاسی رہنماؤں کا عمران خان پر قاتلانہ حملے کی شدید مذمت

گوجرانوالہ میں لانگ مارچ کے قریب فائرنگ کا واقعہ انتہائی قابل مذمت ہے، عمران خان کی صحت یابی کیلئے دعا گو ہیں، آئی ایس پی آر

زرداری اور بلاول کی عمران خان پر قاتلانہ حملے کی شدید مذمت، عمران خان اور دیگر کی جلد صحتیابی کیلئے دعا گو ہوں، واقعے کی مکمل تحقیقات کرائی جائیں، سابق صدر آصف زرداری

راولپنڈی (آن لائن) پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ انٹر سروسز پبلک ریلیشنز (آئی ایس پی آر) نے کہا ہے کہ گوجرانوالہ میں لانگ مارچ کے قریب فائرنگ کا واقعہ انتہائی قابل مذمت ہے۔ آئی ایس پی آر کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا کہ گوجرانوالہ میں لانگ مارچ کے قریب فائرنگ کا واقعہ انتہائی قابل مذمت ہے۔ چیئرمین پی ٹی آئی عمران خان کی جلد صحتیابی کیلئے دعا گو ہیں، فائرنگ میں جاں بحق شخص اور زخمیوں کیلئے دعا گو ہیں۔ آئی ایس پی آر کے مطابق (باقی صفحہ 2 نمبر 14)

عمران خان کی اہلیہ بشریٰ بی بی فوری ہسپتال پہنچ گئیں

لاہور (آن لائن) پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین و سابق وزیر اعظم عمران خان کی اہلیہ بشریٰ بی بی (باقی صفحہ 2 نمبر 17)

وزیر آباد میں فائرنگ کا واقعہ ہماری سیاسی پستی کا نتیجہ ہے، خواجہ آصف

اسلام آباد (آن لائن) وزیر دفاع خواجہ آصف نے وزیر آباد میں تحریک انصاف کے لانگ مارچ میں فا (باقی صفحہ 2 نمبر 16)

چیئرمین سینیٹ محمد صادق سنجرانی کا عمران خان کے کنٹینر پر فائرنگ کی شدید الفاظ میں مذمت

اسلام آباد/کوئٹہ (آن لائن) چیئرمین سینیٹ محمد صادق سنجرانی نے پاکستان تحریک انصاف (باقی صفحہ 2 نمبر 15)

پی ٹی آئی لانگ مارچ (آج) جمعہ کو دن 11 بجے سے دوبارہ شروع ہوگا، لانگ مارچ ہر صورت اسلام آباد پہنچے گا، ہم کسی سے ڈرنے والے نہیں، کہا تھا نہیں جھکوں گا، مزید ڈٹ کر مقابلہ ہوگا، سابق وزیر اعظم

لانگ مارچ کے دوران کنٹینر پر شدید فائرنگ

قاتلانہ حملے میں عمران خان اور سینیٹر فیصل سمیت متعدد افراد زخمی

ایک شخص جاں بحق

حملہ آور گرفتار، ملزم نے پہلے برسٹ چلایا پھر ایک گولی چلائی، حملہ آور نے کالے رنگ کے کپڑے پہن رکھے تھے، فائرنگ کے دوران ٹانگ میں گولی لگنے کی وجہ سے عمران خان زخمی ہیں، یہ ٹارگٹڈ حملہ ہے، فواد چوہدری / میں رات احمد چٹھہ کو فون پر بتایا تھا وزیر آباد میں خان پر قاتلانہ حملہ ہوگا سو قاتلانہ حملہ ہوگیا، سینیٹر اعجاز چوہدری

گوجرانوالہ / لاہور / اسلام آباد (آن لائن) پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین عمران خان کے کنٹینر پر فائرنگ کے نتیجے میں ایک شخص جاں بحق اور سابق وزیر اعظم عمران خان اور سینیٹر فیصل جاوید سمیت متعدد افراد زخمی ہوگئے، کارکنوں نے ملزم کو گرفتار کر کے پولیس کے حوالے کر دیا۔ جمعرات کو سابق وزیر اعظم عمران خان کا مارچ گزر رہا تھا کہ اللہ والا چوک میں پاکستان تحریک انصاف کے کیمپ کے قریب ایک شخص نے کنٹینر کے قریب آ کر فائرنگ کردی جس کے نتیجے میں ایک شخص معظم گوندل جاں بحق اور سابق وزیر اعظم عمران خان اور سینیٹر فیصل جاوید سمیت متعدد زخمی ہوگئے۔ ذرائع کے مطابق فائرنگ کے دوران بھگدڑ مچ گئی جسکے نتیجے میں بھی کئی افراد زخمی ہوئے۔ اس موقع پر موجود پی ٹی آئی کے کارکنوں نے ملزم کو پکڑ کر شدید تشدد کا نشانہ بنایا اور پولیس کے (باقی صفحہ 2 نمبر 18)

اللہ کا شکر ہے حملے میں عمران خان محفوظ رہے، احسن اقبال

رانا ثناء اللہ کی وزیر آباد فائرنگ واقعے کی مذمت، چیف سیکرٹری، آئی جی سے رپورٹ طلب کرلی

کنٹینر پر فائرنگ کی شدید مذمت کرتا ہوں حکومت پنجاب کو سیکورٹی انتظامات کا جائزہ لینا چاہیے، بیان

اسلام آباد (آن لائن) وفاقی وزیر داخلہ رانا ثناء اللہ نے وزیر آباد فائرنگ کے واقعے کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ چیف سیکرٹری اور آئی جی سے واقعے کی رپورٹ طلب کرلی ہے۔ تفصیلات کے مطابق وفاقی وزیر داخلہ رانا ثناء اللہ نے وزیر آباد فائرنگ کے واقعے کی شدید مذمت کرتے ہوئے گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ وزیر اعظم کی ہدایت پر چیف سیکرٹری اور آئی جی سے واقعے کی ر (باقی صفحہ 2 نمبر 22)

وزیر اعلیٰ بلوچستان میر عبدالقدوس بزنجو کا عمران خان کے کنٹینر پر فائرنگ کے واقعہ کی مذمت

کوئٹہ (آن لائن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر عبدالقدوس بزنجو نے وزیر آباد کے قریب تحریک انصاف کے چیئرمین عمران خان کے کنٹینر پر فائرنگ کے واقعہ کی (باقی صفحہ 2 نمبر 24)

عمران خان خیریت سے ہیں، تحریک نہیں رکے گی، فیصل جاوید

ہمارے حوصلے بلند ہیں، حملے کی انکوائری ہونی چاہیے، میڈیا سے گفتگو

وزیر آباد (آن لائن) پی ٹی آئی کے سینیٹر فیصل جاوید نے کہا ہے کہ عمران خان خیریت سے ہیں، تحریک نہیں رکے گی، حملے کی انکوائری ہونی چاہیے۔ تفصیلات کے مطابق لانگ مارچ میں عمران خان کے کنٹینر پر فائرنگ کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے رہنما پی ٹی آئی سینیٹر فیصل جاوید نے کہا ہے کہ حملے کی انکوائری ہونی چاہیے، ہمارے حوصلے بلند ہیں۔ انہوں (باقی صفحہ 2 نمبر 23)

لانگ مارچ نہیں روکے گا بلوچستان سے قافلہ 6 نومبر کو ہی روانہ ہوگا، قاسم خان سوری

22 افراد کا قاتل رانا ثناء اللہ اور اس طرح کی سوچ اس واقعہ میں ملوث ہے

کوئٹہ (پ ر) پی ٹی آئی بلوچستان کے صدر قاسم خان سوری کا عمران خان پر ہونیوالے قاتلانہ حملے کے ردعمل میں کہا ہے کہ چیف جسٹس پاکستان واقعہ کا نوٹس لیں سب کو معلوم ہے (باقی صفحہ 2 نمبر 27)

بیجنگ، وزیر اعظم محمد شہباز شریف سے چائنا انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ کوآپریشن ایجنسی کے چیئرمین ملاقات کر رہے ہیں

عمران خان پر قاتلانہ حملے کیخلاف بلوچستان بھر میں شٹر ڈاؤن ہڑتال کا اعلان

عمران خان نے جن قاتلوں کی نشاندہی کی ہے ان پر ایف آئی آر درج کر کے فوری طور پر گرفتار کرنا ہمارا مطالبہ ہے عمران خان پر حملہ پاکستان پر حملہ سمجھتے ہیں

پاکستان تحریک انصاف بلوچستان سپریم کورٹ آف پاکستان کے چیف جسٹس سے اپیل کرتی ہے کہ عمران خان پر جن لوگوں کی قاتلانہ حملہ کیا ہے اس کے خلاف از خود نوٹس لیا جائے

کوئٹہ (پ ر) پاکستان تحریک انصاف بلوچستان کے صوبائی ترجمان نذیر خان اچکزئی نے کہا ہے کہ عمران خان پر قاتلانہ حملے کے خلاف کل صبح بھر کے تمام شہروں میں شٹر ڈاؤن ہڑتال ہوگی پارٹی تنظیمات کو ہدایت کی جاتی ہے کہ کل بروز جمعہ پاکستان تحریک انصاف بلوچستان کی جانب سے صوبہ بھر میں شٹر ڈاؤن ہڑتال کا اعلان کیا گیا ہے عمران خان نے جن قاتلوں کی نشاندہی کی ہے ان پر ایف آئی آر درج کر کے فوری طور پر گرفتار (باقی صفحہ 2 نمبر 19)

لانگ مارچ پر فائرنگ کا واقعہ افسوسناک ہے، جمال شاہ کاکڑ

عمران خان سمیت دیگر ساتھیوں کے زخمی ہونے پر افسوس ہے واقعہ کی جتنی مذمت کی جائے وہ کم ہے

کوئٹہ (آن لائن) پاکستان مسلم لیگ (ن) بلوچستان کے صدر و سابق اسپیکر جمال شاہ کاکڑ نے پاکستان تحریک انصاف کے دھرنے میں فائرنگ کے واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے آج بروز جمعہ ہونے والے احتجاجی ریلیوں کو ملتوی کرنے کا اعلان کر دیا اور کہا ہے کہ مرکزی قیادت سے مشاورت کے بعد احتجاجی شیڈول ملتوی کر دیا گیا ہے جس کی تاریخ کا بعد میں اعلان (باقی صفحہ 2 نمبر 21)

عمران خان پر حملے کا بدلا لیا جائے گا، فواد چوہدری

گوجرانوالہ (آن لائن) پاکستان تحریک انصاف کے رہنما فواد چوہدری نے کہا ہے کہ عمران خان پر حملہ پاکستان پر حملہ ہے اور اس کا بدلا لیا جائے گا۔ لانگ مارچ کے (باقی صفحہ 2 نمبر 20)

اسلام آباد، صدر مملکت ڈاکٹر عارف علوی جناح کنونشن سینٹر میں کامسیٹس یونیورسٹی اسلام آباد کے 17 ویں کانووکیشن سے خطاب کر رہے ہیں

صوبائی حکومت طلباء کے لیے تعلیم دوست پالیسیاں بنا رہی ہے، وزیر اعلیٰ بلوچستان

پی ایم سی کے اس احسن اقدام سے ہمارے میڈیکل کالجز کے طلباء کا مستقبل محفوظ ہوگا اور وہ سکون سے اپنی تعلیم مکمل کر سکیں گے

بلوچستان کے طلباء اب خضدار لورالائی اور تربت کے میڈیکل کالجز میں اپنی تعلیم بہتر انداز سے جاری رکھتے ہوئے مقررہ مدت میں مکمل کریں گے

کوئٹہ (خ ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر عبدالقدوس بزنجو نے پاکستان میڈیکل کمیشن کی جانب سے لورالائی میڈیکل کالج لورالائی، مکران میڈیکل کالج تربت اور جھالاوان میڈیکل کالج خضدار کے سابقہ میڈیکل طلباء کی رجسٹریشن مسئلہ کے حل کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ پی ایم سی کے اس احسن اقدام سے ہمارے میڈیکل کالجز کے طلباء کا مستقبل محفوظ ہوگا اور وہ سکون سے اپنی تعلیم مکمل کر سکیں گے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پاکستان میڈیکل کمیشن کی جانب سے طلباء کی سہولت کے لیے رجسٹریشن پورٹل کا قیام ایک اچھا اقدام ہے انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے طلباء (باقی صفحہ 2 نمبر 25)

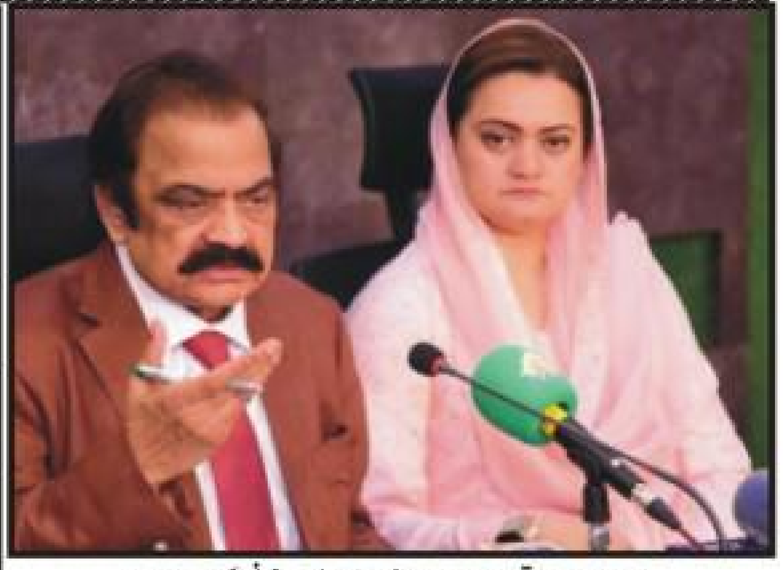

اسلام آباد، وفاقی وزیر داخلہ رانا ثناء اللہ پریس کانفرنس کر رہے ہیں

سیاست میں ہر کسی کو اپنی سیاسی آزادی حاصل ہے، مولانا واسع

حکومت لانگ مارچ کو روکنے کے لئے ہر ممکن اقدام اٹھائے گی کیونکہ اس وقت ملک کی حالات پر تشدد سیاست کی متحمل نہیں ہو سکتی، وفاقی وزیر

جمعیت علماء اسلام نے ہمیشہ پرامن سیاست کی ہے اور کرتے رہیں گے آئندہ عام انتخابات میں جمعیت علماء اسلام کامیابی حاصل کرے گی

کوئٹہ (پ ر) جمعیت علماء اسلام بلوچستان کے صوبائی امیر و وفاقی وزیر ہاؤسنگ اینڈ ورکس مولانا عبدالواسع نے کہا ہے کہ ملکی سیاست میں تشدد کی مذمت کرتے ہیں تشدد چاہئے جس پر بھی ہو جمعیت علماء اسلام اس کو ناقابل تشویش قرار دیتی ہے سیاست میں ہر کسی کو اپنی سیاسی آزادی حاصل ہے جمعیت علماء اسلام بلوچستان میں آئندہ انتخابات میں بھرپور کامیابی حاصل کرے گی وفاقی حکومت لانگ مارچ کو روکنے کے (باقی صفحہ 2 نمبر 38)

پارٹی کے چیئرمین عمران خان پر حملہ پورے ملک کے عوام پر حملہ ہے، مبین خان خلجی

واقعہ کے خلاف پارٹی بھرپور احتجاج کرے گی واقعہ میں رانا ثناء اللہ ملوث ہے، رکن صوبائی اسمبلی

کوئٹہ (پ ر) صوبائی وزیر معدنیات مبین خان خلجی نے کہا ہے کہ پارٹی کے زیر اہتمام ریلی پر حملہ در اصل پورے ملک اور عوام پر حملہ ہے حملے سے پارٹی کے چیئرمین اور دیگر کی زخمی ہونا ایک المیہ سے کم نہیں ہے اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے یہ بات انہوں نے واقعہ کے بعد بیا (باقی صفحہ 2 نمبر 41)

بلوچستان کے شمالی علاقوں میں موسم سرما کی پہلی ہلکی برف باری اتوار یا پیر کو ہوگی

کوئٹہ (پ ر) بلوچستان کے شمالی علاقوں میں موسم سرما کی پہلی ہلکی برف باری اتوار یا پیر کو ہو گی تفصیلات کے مطابق بلوچستان کے شمالی علاقوں میں آج بروز جمعہ سے (باقی صفحہ 2 نمبر 37)

حالیہ بارشوں اور سیلاب نے نصیر آباد ڈویژن میں بڑے پیمانے پر تباہی مچائی ہے، کمشنر نصیر آباد

نصیر آباد ڈویژن میں سیلاب متاثرین کی بحالی کیلئے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کئے جارہے ہیں، بشیر احمد بنگلزئی

نصیر آباد (خ ن) کمشنر نصیر آباد ڈویژن بشیر احمد بنگلزئی نے کہا ہے کہ نصیر آباد ڈویژن میں سیلاب متاثرین کی بحالی کیلئے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کئے جا رہے ہیں، حالیہ بارشوں اور سیلاب نے نصیر آباد ڈویژن میں بڑے پیمانے پر تباہی مچائی ہے۔ یہ بات انہوں نے (باقی صفحہ 2 نمبر 40)

بلوچستان کے 3 اضلاع سے اضلاع سے ڈینگی کے مزید 20 کیسز رپورٹ

کوئٹہ (پ ر) بلوچستان کے 3 اضلاع سے اضلاع سے ڈینگی کے مزید 20 کیسز رپورٹ ہونے کی تصدیق ہوگئی۔ محکمہ صحت بلوچستان کے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق (باقی صفحہ 2 نمبر 39)

بلوچستان کے لوگوں میں احساس محرومی کا لاوا پک رہا ہے، سراج الحق

بلوچستان میں مہنگائی اور غربت کی وجہ سے ہر پانچواں شخص ڈپریشن کا شکار ہے، امیر جماعت اسلامی

پی ٹی آئی اور پی ڈی ایم چاہتی ہے کہ ادارے ان کے جیب کی گھڑی اور ہاتھ کی چھڑی بن کر رہیں

اوتھل (نامہ نگار) امیر جماعت اسلامی سراج الحق نے کہا ہے کہ پی ٹی آئی اور پی ڈی ایم چاہتی ہے کہ ادارے ان کے جیب کی گھڑی اور ہاتھ کی چھڑی بن کر رہیں، ریکوڈک سمیت بلوچستان کی ترقی سے متعلق بیرونی ممالک سے کئے گئے تمام منصوبوں کو پبلک کیا جائے، وزیر اعظم کے حالیہ دورہ چین اور پاکستان کا سی پیک پر کام کی رفتار کو تیز کرنا خوش آئند اقدام ہے۔ پاکستان کو معرض وجود میں آئے 75 سال ہوگئے ہیں۔ (باقی صفحہ 2 نمبر 28)

حکومت کی رٹ کو کمزور نہیں ہونے دینگے، محمد خان طور اتمانخیل

لورالائی ڈویژن اور صوبے میں امن وامان کی صورتحال کو خراب کرنے کی ہر کوشش کو ناکام بنادیا جائیگا

لورالائی (نامہ نگار) بلوچستان عوامی پارٹی کے مرکزی رہنما، صوبائی وزیر صنعت و حرفت حاجی محمد خان طور اتمانخیل نے پارٹی و قبائلی عمائدین کے الگ الگ وفد سے بات (باقی صفحہ 2 نمبر 26)

لیویز فورس بلوچستان کی گزشتہ ہفتے کی کارکردگی رپورٹ جاری

سرانان لیویز نے گرفتار ملزمان کو ایس ایچ او اللہ وسایہ تھانہ صدر کوئٹہ حوالہ کردیا

کوئٹہ (خ ن) بلوچستان لیویز فورس کے ڈائریکٹریٹ میں شعبہ میڈیا سیل نے لیویز فورس بلوچستان کی گزشتہ ہفتے کی کارکردگی رپورٹ جاری کردی ہے، جاری رپورٹ (باقی صفحہ 2 نمبر 33)

ہم سب کو صبر، تحمل کا مظاہرہ کرنا ہوگا، قمر زمان کائرہ کی عمران خان پر حملے کی مذمت

لاہور (آن لائن) مشیر برائے امور کشمیر و گلگت بلتستان قمر زمان کائرہ نے تحریک انصاف کے چیئرمین عمران خان کے کنٹینر پر فائرنگ کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے (باقی صفحہ 2 نمبر 36)

عمران خان کو دونوں ٹانگوں میں گولیاں لگی ہیں، یاسمین راشد

وزیر آباد (آن لائن) پاکستان تحریک انصاف کی رہنماء و سابق وزیر صحت پنجاب یاسمین راشد نے کہا ہے کہ عمران خان کو دونوں ٹانگوں میں گولیاں لگی ہیں۔ نجی ٹی وی سے گفتگو (باقی صفحہ 2 نمبر 32)

ہم عمران خان کی جلد اور مکمل صحت یابی کیلئے دعا گو ہیں، سید خورشید شاہ

اسلام آباد (آن لائن) وفاقی وزیر آبی وسائل سید خورشید احمد شاہ نے کہا ہے کہ ہم عمران خان کی جلد اور مکمل صحت یابی کیلئے (باقی صفحہ 2 نمبر 35)

وزیر اطلاعات کی عمران خان کے لانگ مارچ میں فائرنگ کے واقعہ کی مذمت

اسلام آباد (آن لائن) وفاقی وزیر اطلاعات مریم اورنگزیب نے عمران خان کے لانگ مارچ میں فائرنگ کے واقعہ کی مذمت (باقی صفحہ 2 نمبر 34)

عدالت عالیہ بلوچستان کا اہم اعلامیہ

کوئٹہ (خ ن) عدالت عالیہ بلوچستان کے جاری کردہ ایک اعلامیہ کے مطابق مولوی عبد الصمد MMS کا چادل MMS-III خاران سے MMS-II حب، جبکہ (باقی صفحہ 2 نمبر 30)

قبضے میں لئے جانیوالے اسلحہ کی تحقیقات ہو رہی ہے، غلام اظفر مہیسر

پولیس نے کروڑوں روپے مالیت کی 47 گن قبضے میں لیکر ملزم کو گرفتار کر کے گاڑی تحویل میں لیکر کارروائی شروع کردی ہے

کوئٹہ (آن لائن) ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس کوئٹہ کیپٹن (ر) غلام اظفر مہیسر نے کہا ہے کہ کوئٹہ اور پنجابی پولیس نے خفیہ اطلاع ملنے پر کارروائی کرتے ہوئے کوئٹہ اور کراچی میں اسلحہ ڈیلروں کو غیر ملکی آٹو میٹک گنز فراہم کرنے کی کوشش ناکام بناتے ہوئے کروڑوں روپے (باقی صفحہ 2 نمبر 29)

بلوچستان پبلک سروس کمیشن کا اہم بیان جاری

کوئٹہ (خ ن) بلوچستان پبلک سروس کمیشن کے جاری کردہ ایک پریس ریلیز کے مطابق محکمہ ثانوی تعلیم کے مندرجہ ذیل سنیئر فزیکل ٹیچرز کے ان امیدواروں کی امیدواریت (باقی صفحہ 2 نمبر 31)

حکومت قاتلانہ حملے میں ملوث اصل ذمہ داروں کو سامنا لایا جائے، مولانا قادر لونی

عمران خان کے خلاف ہونیوالی اشتعال اور نفرت انگیز بیانات کا بویا ہوا بیج ہے

کوئٹہ (پ ر) جمعیت علماء اسلام نظریاتی پاکستان کے مرکزی امیر مولانا خلیل احمد مرکزی سنئیر نائب امیر مولانا عبدالقادر لونی مرکزی جنرل سیکرٹری مفتی شفیع الدین مرکزی سرپرست اعلیٰ مولانا ڈاکٹر شمس الہدیٰ مرکزی نائب امیر مولانا عبدالرؤف مرکزی ڈپٹی جنرل سیکرٹری نجم (باقی صفحہ 2 نمبر 42)

عمران خان نے قاتلانہ حملے میں ملوث 3 لوگوں کے نام بتائے ہیں، اسد عمر

دل سے یقین ہے کہ عمران خان پر اللہ تبارک وتعالیٰ کا سایہ ہے، رہنما پاکستان تحریک انصاف

عمران خان نے کہا کہ ان کے پاس معلومات پہلے سے آرہی تھیں، اس بنیاد پر کہہ رہے ہیں یہ قاتلانہ حملہ ان تینوں نے کرایا

لاہور (نمائندہ خصوصی) گلوبل ٹائمز میڈیا یوپ کے مطابق پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے رہنما اسد عمر کا کہنا تھا کہ عمران خان نے قاتلانہ حملے میں ملوث 3 لوگوں کے نام بتائے ہیں۔ ایک ویڈیو بیان میں اسد عمر کا کہنا ہے کہ عمران خان نے مجھے اور اسلم اقبال کو بلایا (باقی صفحہ 2 نمبر 51)

وزیر اعلیٰ بلوچستان کا عمران خان اور دیگر زخمیوں کی جلد صحتیابی کے لئے نیک خواہشات کا اظہار

کوئٹہ (پ ر) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر عبدالقدوس بزنجو نے وزیر آباد کے (باقی صفحہ 2 نمبر 50)

لورالائی میں پولیس کی کاروائی ایک شخص گرفتار شراب کی 24 بوتلیں برآمد

لورالائی (نامہ نگار) لورالائی میں پولیس کی کاروائی ایک شخص کو گرفتار کر کے شراب کی 24 بوتلیں برآمد کر لی گئیں۔ پولیس کے مطابق (باقی صفحہ 2 نمبر 49)

سیکرٹری مواصلات و تعمیرات علی اکبر بلوچ پاروتا پشین شاہراہ کے تعمیراتی کام کا معائنہ کر رہے ہیں

صوبے کے بیشتر اضلاع میں موسم خشک اور شمالی علاقوں میں سرد رہے گا

محکمہ موسمیات کے مطابق کوئٹہ میں کم سیکم درجہ حرارت 07 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا

کوئٹہ (پ ر) صوبے کے بیشتر اضلاع میں موسم خشک اور شمالی علاقوں میں سرد رہے گا، محکمہ موسمیات کے مطابق کوئٹہ میں کم سیکم درجہ حرارت 07 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا گوادر، اوڑ مارہ، اور پسنی میں کم سے کم 19 جبکہ جیونی میں 18 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا قلات (باقی صفحہ 2 نمبر 47)

نیشنل پارٹی کی سیاست کا محور بلوچ قوم کو انکے جائز حقوق دلانا ہے، مالک بلوچ

نیشنل پارٹی کے قائد سے میر اشرف حسین اور صوبائی ماہی گیر سیکرٹری آدم قادر بخش کی تربت میں ملاقات

گوادر (پ ر) نیشنل پارٹی کے قائد و سابق وزیر اعلیٰ بلوچستان ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ سے نیشنل پارٹی کے مرکزی رہنما میر اشرف حسین اور صوبائی ماہی گیر سیکرٹری آدم قادر بخش کی تربت میں ملاقات، ملاقات میں موجودہ سیاسی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر آدم (باقی صفحہ 2 نمبر 46)

کنٹینر کے فلور پر خون ہی خون تھا، سابق گورنر سندھ عمران اسماعیل

عمران خان کو قتل کرنے کیلئے 6 فائر کیے گئے اور یہ فائرنگ ڈرانے دھمکانے کے لیے نہیں ہوئی، سابق گورنر

گوجرانوالہ (آن لائن) سابق گورنر سندھ عمران اسماعیل نے کہا ہے کہ کنٹینر کے فلور پر خون ہی خون تھا۔ ایک انٹرویو میں پی ٹی آئی رہنما اور سابق گورنر سندھ عمران اسمٰعیل نے کہا کہ جو لوگ بھی عمران خان کو ڈرانے دھمکانے کی کوششیں کر رہے ہیں ان کو پتا ہونا چاہیے کہ اس سے پاکستا (باقی صفحہ 2 نمبر 48)

سربراہ پاک فضائیہ سے جرمن سفیر کی ملاقات

فریقین نے دونوں افواج کے مابین خاص طور پر تربیت اور آپریشنل شعبوں میں پہلے سے استوار تعلقات کو مزید مضبوط بنانے پر اتفاق کیا

سربراہ پاک فضائیہ نے اس بات پر بھی روشنی ڈالی کہ دونوں ممالک کے مابین بے مثال تزویراتی شراکت داری قائم ہے

اسلام آباد (بیورو چیف) وفاقی جمہوریہ جرمنی کے سفیر عزت مآب جناب الفریڈ گراناس نے آج سربراہ پاک فضائیہ، ایئر چیف مارشل ظہیر احمد بابر سدھو سے انکے دفتر میں ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران باہمی دلچسپی کے اہم امور اور علاقائی پیش رفت پر تبادلہ خیال کیا گیا (باقی صفحہ 2 نمبر 43)

محکمہ ثقافت، سیاحت و آثار قدیمہ کا اہم اعلامیہ

کوئٹہ (خ ن) محکمہ ثقافت، سیاحت و آثار قدیمہ کے جاری کردہ ایک اعلامیہ کے (باقی صفحہ 2 نمبر 45)

عدالت عالیہ بلوچستان کا ایک اہم اعلامیہ

کوئٹہ (خ ن) عدالت عالیہ بلوچستان کے ایک اعلامیہ کے مطابق محترم چیف جسٹس عدالت عالیہ بلوچستان جناب جسٹس نعیم (باقی صفحہ 2 نمبر 44)

سربراہ پاک فضائیہ سے جرمن سفیر ملاقات کر رہے ہیں

بقیہ 1 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

عوام کو نشریات فراہم کرنے میں قاصر ہے جیسا کہ آپ سب کو علم ہے اس ماہ کیا آخر میں یعنی 22 نومبر fifa 2022 ورلڈ کپ قطر میں شروع ہونے جارہا ہے پنجگور عوام اسپورٹس کے انتہائی شوقین ہیں اور خاصکر اس خطے میں فٹبال بڑی حد تک شوق سے دیکھی جاتی ہے مگر پی ٹی اسپورٹس اور باقی چینل ناہونے کی وجہ سے لوگ کافی مایوس ہیں لہذا متحدہ پنجگان کمیٹی پاکستان ٹیلی ویژن کارپوریشن لمیٹڈ کے ڈائریکٹر اسلام آباد ڈی جی کو ?ٹہ سے مطالبہ کرتیہیں کہ وہ جناب ری بروڈکاسٹ سنٹر پنجگور کے ذمہ داران سے رابطہ کرکے fifa ورلڈ کپ شروع ہونے سے پہلے علاقے کے عوام کیلئے نشریات بحال کریں

بقیہ 2 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

مٹھاخان کاکڑ کے ساتھ اتحاد کا فیصلہ کیا ہے۔ حاجی مٹھاخان کاکڑ نے اپنے دوروزارت میں شہر و دیہاتی علاقوں میں ریکارڈ ترقیاتی کام کئے ہیں۔ اس وقت حاجی مٹھاخان کاکڑ کو بھرپور عوامی اعتماد حاصل ہے۔ ہمارا ارادہ ہے کہ مٹھا کاروان کے شانہ بشانہ مل کر علاقے کی خدمت کے لئے کردار ادا کریں۔ اس موقع پر بی اے پی کے ضلعی صدر حاجی شاہ زمان کاکڑ نے انہیں خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ ہم دیگر کونسلروں کی طرح شہر یار خان سمیت عوامی اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچائیں گے۔ میونسپل چیئرمین کی انتخاب کے لیےہمیں سادہ اکثریت حاصل ہے۔ عوامی اعتماد پر بھرپور توجہ رکھتے ہوئے شہر کی خدمت کے لیے دن رات ایک کر کے کام کریں گے۔ شہریوں کے مسائل انکی دہلیز پر حل کرنے کی کوشش جاری رکھتے ہوئے عوامی خدمت میں مزید بہتری لائیں گے۔ اور آئندہ بھی اسی طرح عوام کی خدمت جاری رکھیں گے

بقیہ 3 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

۔رنگین شیشوں کے خلاف بھی کارروائی کی گئی۔

بقیہ 4 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

اسسٹنٹ کمشنر خاران امتیاز محفوظ بلوچ سمیت تمام متعلقہ محکموں کیضلعی آفیسران شریک تھے۔ اجلاس میں تعارفی سیشن کے بعد سرکاری محکموں کی کارکردگی اور جملہ مسائل کے متعلق تبادلہ خیال ہوا۔ کمشنر رخشان ڈویژن طارق الرحمن بلوچ نے اجلاس کے شرکا سے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ سرکار کی طرف سے تفویض کردہ ذمہ داری اصل میں عوامی خدمت ہے آپ تمام عوامی خدمت پر مامور ہیں اور اپنے پیشہ ورانہ ذمہ داری کو احسن طریقے سے انجام دیں جبکہ علاقے کی ترقی اور بہتری کے لیے تمام آفیسران محنت، لگن اور ذمہ داری سے کام کریں حکومت بلوچستان کی ہدایت کے مطابق عوام کی فلاح و بہبود کے لیے بھرپور کاوشیں کی جائیں تاکہ ہم لوگوں کو بہترین سہولیات کی فراہمی کو یقینی بناسکیں۔ کمشنر رخشان ڈویژن نے کہا کہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر خاران سمیت ڈویژن کے دیگر اضلاع کے تمام محکموں اور آفیسران کی کارکردگی کا باقاعدگی سے جائزہ لیا جائے گا ایک ٹیم ورک کی صورت میں تمام آفیسران کام کریں اور علاقے میں واضح تبدیلی اور بہتری نظر آنی چاہیے۔

بقیہ 5 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

ونظریات کو زندہ اور تابندہ رکھنے کیلئے جمعیت اسلام نظریاتی کے کارکن کسی قربانی سے دریغ نہیں کرینگے۔ جمعیت طلباء اسلام نظریاتی ہی اکابرین دیوبند کے مشن کی امین طلبہ تنظیم ہے اس مقدس مشن اور نظریات کی تحفظ کیلئے نظریاتی کارکنوں کی قربانیاں روز روشن کی طرح عیاں ہے انہوں نے کہا کہ شہدائے چمن وشہدائے سائنس کالج نے ہی اس عظیم نظریات اور افکار کے خاطر اپنے جانوں کے نذرانے پیش کیئے۔ اس پرفتن دور میں جمعیت طلباء اسلام نظریاتی نسل نو کیلئے ایک عظیم درسگاہ کی حیثیت رکھتی ہے جمعیت طلباء اسلام نظریاتی تمام دینی وعصری تعلیمی اداروں کے طلباء کا مشترکہ ترجمان تنظیم ہے اور ان کا علمی، فکری اور نظریاتی درسگاہ ہے۔

بقیہ 6 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

سعادت کے جانب سے دیئے گئے عشائیے کے موقع مجلس عاملہ اور نئے شامل ہونے والے قبائلی وسماجی شخصیات کے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا اس موقع پر مولانا عبدالباقی مولانا مفتی حافظ دین محمد مولانا مفتی عبدالستار مولانا نصیب اللہ حقانی مولانا کلیم اللہ سیکرٹری اطلاعات ڈاکٹر ظفر اللہ جنگ معاون سیکرٹری گل آغا سالار صلاح الدین معاون سالار عبدالعلی ترین نور محمد ناظم مالیات مولانا عبدالعلی معاون ناظم مالیات مولانا مفتی محمد سلیمان مولانا حافظ محی الدین حاجی نصر الدین مولانا عطاء محمد مولانا جلال الدین شمس اللہ عبیدی صلاح الدین مولانا موسیٰ کلیم مولانا محمد صادق حاجی اللہ نور محمد یوسف نصیب اللہ شاہ محمد سردار ولی ودیگر بھی موجود تھے

بقیہ 7 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

جمعیت علماء اسلام پاکستان کے مرکزی امیر حضرت مولانا فضل الرحمن اور دیگر مرکزی قائدین نے اس حملے کی شدید مذمت کی ہے۔ اس طرح حملے ملکی استحکام وسلامتی کیلئے نقصان دہ ہے۔ حافظ محمد صدیق مدنی نے حکومت پاکستان سے پرزور اپیل کی کہ وہ ملوث ملزمان کو گرفتار کرکے سخت سزا دی جائے۔

بقیہ 8 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

بھی ہوا سے کیفر کردار تک پہنچانا ہوگا۔ یہ امر حیران کن ہے کہ مجرم گرفتار کیوں نہ ہوا۔ تحقیقاتی اداروں کو قومی مفادات کے لئے اس بزدلانہ حملہ کرنے والے شخص اور اس کے پیچھے تمام عناصر کو ہر صورت قانون کے شکنجے میں لانا لازمی ہے۔ بدقسمتی سے پاکستان کی پاپولر قیادت کو عوام سے جدا کرنے کی سازشیں کی جاتی ہیں۔ پاکستان پیپلز پارٹی دہشت گردی کا سب سے زیادہ شکار ہوئی۔ ہماری قائد محترمہ بے نظیر بھٹو بھی دہشت گردی کی بزدلانہ حرکت کے نتیجے میں۔ ہم سے جدا ہوئیں۔ ہم ایسے اقدامات کی بھرپور مذمت کرتے ہیں۔

بقیہ 9 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

احتجاجی مظاہرے میں بھرپور شرکت کریں یہ ملک کسی کی جاگیر نہیں اپنے لیڈر کے لیے ہمہ وقت قربانی دینے کے لیے تیار ہیں۔ عمران خان کے چاہنے والے کل احتجاجی مظاہرے میں شرکت کر کے بتلادیں کہ عمران خان ہماری ریڈلائن ہے

بقیہ 10 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

ی وطن دوست پالیسیوں کا مظہر ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے پشتونخوا ملی عوامی پارٹی ضلع کوئٹہ کے تختانی بائی علاقائی یونٹ کے زیر اہتمام کلی اباسین افغان میں حسین خان کی قیادت میں مختلف سیاسی کارکنوں سمیت 57 افراد کی پشتونخوامیپ میں شمولیت کے موقع پر منعقدہ اجتماع، شیر گل کلی میں حاجی موسیٰ خان آکا، حاجی عبداللہ آکا، حاجی انارگل آکا، مولاداد، حاجی حضرت آکا، حاجی بصیر آکا، محمد نبی، حسین خان، انور خان، مالک خان، غلام رسول اور عبدالرحیم خان کی قیادت میں 50 افراد کی پشتونخوامیپ میں شمولیت کے موقع پر منعقدہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ جس سے علاقائی سینئر معاون سیکرٹری محمد نعیم اچکزئی، محمد حسین مریانی، مولوی خدائے نور ترہ کئی، سمیع اللہ یوسفزئی، محمد ابراہیم، رحیم افغان ودیگر مقررین نے خطاب کیا۔ جبکہ تختانی بائی پاس علاقائی ایگزیکٹو کے اجلاس سے پارٹی کے صوبائی سیکرٹری ورکن صوبائی اسمبلی نصراللہ خان زیرے نے خطاب کیا، اجلاس کی صدارت علاقائی سیکرٹری حمد اللہ بڑیچ نے کی اجلاس میں علاقائی ایگزیکٹو کے ممبران اجلاس میں شرکت کی۔ اجلاس میں برصغیر پاک وہند اور پشتونخوا وطن کی آزادی کے قافلے کے عظیم سالار خان شہید عبدالصمد خان اچکزئی کے شہادت کی 49 ویں برسی کی مناسبت سے 2 دسمبر 2022 کو ہونیوالے جلسہ عام کی تیاریوں کا جائزہ لیا گیا۔ اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ پشتونخوا میپ نے روز اول سے اپنے غیور عوام کے حقوق و اختیارات کے لئے تاریخی جدوجہد کی ہے سالار شہدا خان شہید عبدالصمد خان اچکزئی سے نے کرنل شہید عثمان خان کاکڑ سمیت دیگر شہدا نے اپنے خون سے اس تحریک کی حفاظت کی ہے اور آئندہ بھی اس قربانیوں کو دوام دیگی۔ انہوں نے کہا کہ سالار شہدا خان شہید عبدالصمد خان اچکزئی کی شہادت کی 49 ویں برسی 2 دسمبر 2022 کو نہایت عقیدت واحترام کے ساتھ ملک بھر اور پشتونخوا وطن میں منائی جائیگی۔ اس سلسلے میں پارٹی کارکنوں نے ابھی سے اپنی تیاریاں کرتے ہوئے ہر علاقے میں پارٹی کے تنظیمی ابتدائی یونٹوں کے اجلاسوں اور اولسی جرگوں کے انعقاد کو شروع کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ پشتونخوامیپ نے ہمیشہ اپنے عوام کی بلاامتیاز خدمت کو ترجیح دی موجودہ حلقہ پی بی 31 کے عوام نے پارٹی پر جس اعتماد کا اظہار کیا پارٹی نے ان کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچایا اور ہر شعبہ زندگی تعلیم، صحت، آبنوشی، مواصلات، زرعی سمیت ہر شعبے میں عوام کی بھرپور خدمت کی، عوامی مطالبات کے مدنظر ہر علاقے میں ترقیاتی اسکیمات کو پائے تکمیل تک پہنچایا گیا جس سے آج تمام عوام استفادہ حاصل کر رہے ہیں۔ اسی طرح بجلی، گیس کی سہولیات کی فراہمی کیلئے مختلف علاقوں میں اسکیمات کو پائے تکمیل تک پہنچایا گیا، بجلی کے کھمبوں، ٹرانسفارمرز کی تنصیب، نئے کنکشنوں اور گیس پائپ لائن کی بچھائی، نئے کنکشن، گیس پریشر کی کمی کے خاتمے کیلئے اقدامات کیئے گئے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ غیروں کی صفوں میں اپنا وقت ضائع کرنے کی بجائے پشتونخوامیپ کی صفوں میں شامل ہوکر پشتون قومی تحریک کی جاری جدوجہد کو تقویت بخشے۔

بقیہ 11 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

خیل نے پاکستان پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنماء چیف آف جھالاوان وسابق وزیراعلیٰ بلوچستان نواب ثناء اللہ خان زہری اور رکن صوبائی اسمبلی میر نعمت اللہ زہری سے انکی بھابی کی وفات پر تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ سوگوار خاندان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ انہوں نے مرحومہ کی روح کے ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت اور سوگوار خاندان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی ہے۔

بقیہ 12 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

جان احمد زئی سمیت انجمن تاجران بلوچستان کی کابینہ شریک تھی مذاکرات میں ایڈیشنل چیف سیکریٹری زاہد سلیم صاحب نے ہمارے تاجروں، ٹرانسپورٹرز، اور زمینداروں کے تحفظات سنیں اور انہیں جائز قرار دیا اور کہا کہ ان پر جلد عمل درآمد شروع ہوجائیگا اور تمام انتظامی محکموں سے رپورٹ طلب کی جائیگی اور کہا کہ تاجر برادری کے مطالبات جائز ہے اور ہم انہیں حل کرینگے اور کہا کہ تاجر مزید احتجاج کی کال واپس لیں۔ بیان میں انجمن تاجران بلوچستان کے صدر رحیم آغا نے کہا کہ ایڈیشنل چیف سیکریٹری نے ہمارے مطالبات کو بہترین انداز میں سنا اور اس پر سنجیدگی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ تمام انتظامی محکموں سے رپورٹ طلب کی اور کہا کہ ہم انجمن تاجران بلوچستان رجسٹرڈ اور ٹرانسپورٹ یونین، زمیندار کسان اتحاد نے 14 نومبر کو پورے بلوچستان کی قومی شاہراہوں کو بند کرنے کی احتجاج کی کال کو واپس لیتے ہیں اور کہا کہ ہم تاجروں کی حقوق کیلئے ہم ہروقت صف اول کا کردار ادا کرینگے اور جس طرح کوئٹہ شہر اور قومی شاہراہوں پر بدامنی اور ڈکیتوں کیخلاف ہم انجمن تاجران بلوچستان نے لکپاس کو بارہ گھنٹے ٹریفک کیلئے بند کیا اسی طرح ہم تاجروں کی حقوق اور تحفظ کیلئے پورے بلوچستان کو بھی بند کرسکتے ہیں۔

بقیہ 13 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

ت پر بحر کاری اور روڈز کی بحالی کے حوالے سے بریفنگ دی ڈپٹی کمشنر جھل مگسی فلائیٹ لیفٹیننٹ (ر) یاسر حسین نے کہا کہ ضلع بھر میں تمام ترقیاتی منصوبوں اور اسکیمات کو جلد از جلد پایہ? تکمیل تک پہنچائیں خصوصا فوتال تو گندواہ شاہراہ کی بحالی کیلئے محکمہ? مواصلات وتعمیرات پر زور دیا تاکہ عوام با آسانی سفر کر سکیں۔ سیلاب سے روڈ نیٹ ورک بری طرح متاثر ہوئی ہے جن کی مکمل بحالی کے لیے اقدامات کرنا وقت کی ضرورت ہے۔

بقیہ 14 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

واقعہ میں عمران خان سمیت تمام زخمی افراد کی جلد صحتیابی کیلئے دعا گو ہیں۔ عوامی مسلم لیگ کے رہنما شیخ رشید احمد نے کہا ہے کہ عمران خان کی جان پر حملہ پاکستان کی سلامتی اور جمہوریت پر حملہ ہے اور یہ ملک میں خانہ جنگی کی سازش ہے۔ انہوں نے ویڈیو پیغام میں کہا کہ یہ عمران خان کی جان لینے کا منظم منصوبہ ہے لیکن عوام کی طاقت کے آگے کوئی کھڑا نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ عمران خان کی جان پر حملہ پاکستان کی سلامتی اور جمہوریت پر حملہ ہے اور یہ ملک میں خانہ جنگی کی سازش ہے۔ امیر جماعت اسلامی سراج الحق نے پی ٹی آئی چیئرمین عمران خان کے کنٹینر پر فائرنگ کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے اور واقعہ کی فوری تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔

بقیہ 15 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

کے چیئرمین عمران خان کے کنٹینر پر فائرنگ کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے۔ چیئرمین سینیٹ نے عمران خان اور سینیٹر فیصل جاوید سمیت تمام زخمیوں کی جلد صحت یابی کی دعا کی۔ چیئرمین سینیٹ نے پنجاب حکومت پر زور دیا کہ ذمہ داروں کو فی الفور گرفتار کیا جائے۔ چیئرمین سینیٹ نے کہا کہ اس واقعہ کی مذمت کے لئے الفاظ نہیں ہیں اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ چیئرمین سینیٹ نے پنجاب حکومت کو امن وامان کی صورتحال یقینی بنانے کیلئے ہر ممکن اقدام اٹھانے کی ہدایت کی

بقیہ 16 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

رنگ کے واقعہ کی مذمت 1 کرتے ہوئے کہا ہے کہ واقعہ ہماری سیاسی پستی کا نتیجہ ہے اور اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ ہم اپنے سیاسی نظریے اور سیاسی پسند ناپسند کے لیے جان لینے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ قومی اسمبلی کے اجلاس میں اظہار خیال کرتے ہوئے وزیر دفاع خواجہ آصف نے کہا کہ وزیرآباد کے قریب تحریک انصاف کے لانگ مارچ پر فائرنگ اندوہناک واقعہ ہے جس میں پی ٹی آئی عمران خان بھی زخمی ہوئے ہیں، اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیاست میں تشدد کا رجحان قوموں کو لے ڈوبتا ہے، سیاست بنیادی طور پر ڈائیلاگ کا نام ہے، ایک ایسے رشتے کا نام ہے، جس سے مسئلوں کو حل کیا جاتا ہے، ان کو گمبھیر نہیں کیا جاتا۔ مسلم لیگ (ن) نے کہا کہ جب آپ سیاست میں نفرت، تقسیم اور تفریق کے بیج بو دیتے ہیں تو سیاست بہت مشکل کام ہو جاتا ہے، وہ سیاست نہیں رہتی بلکہ ایک متشدد کلچر کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ لیاقت علی خان کی شہادت کے بعد ذوالفقار علی بھٹو کی شہادت نے بھی متشدد رجحانات کو ہوا دی اور یہ متشدد ذہنیت کا شاخسانہ تھا، ہماری سیاست میں 90 کی دہائی کے بعد آہستہ آہستہ بھائی چارے کی فضا ختم ہوتی گئی۔ خواجہ آصف نے کہا کہ کچھ دیر کے لیے سیاسی حکومتیں جب برسر اقتدار رہیں تو انہوں نے سیاست کے اندر اس چیز کو دوبارہ بحال کرنے کی کوشش کی لیکن ہماری سیاست میں ناصرف زبان متشدد ہوگئی بلکہ آج کا واقعہ اس بات کی گواہی دیتا ہے ہم اپنے سیاسی نظریہ کے لیے جان لینے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ خواجہ آصف نے کہا کہ جب سیاستدانوں کے منہ سے مار دو، جلا دو جیسے الفاظ ادا ہوتے ہیں تو ان کے حامیوں کو تربیت اور لائسنس مل جاتا ہے کہ اگر وہ سیاست کے اندر متشدد راہ اپنالیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ وزیر دفاع نے کہا کہ جب سیاستدان اس قسم کی گفتگو کرتے ہیں تو ان کو اس بات کا احساس ہونا چاہیے کہ اگر آپ طرح کا بیج بوئیں گے تو پوری قوم اس کی کٹائی کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ لمبے عرصہ سے ہماری سیاست میں جو پستی آئی ہے، وہ اس کا نتیجہ ہے اور ریاست کو اپنی ذاتی ترجیحات کیلئے استعمال کرنے کا رجحان ختم ہونا چاہیے نہیں تو یہاں پر میری یا اپوزیشن کی سیاسی زبان ترک ہوجائے گی اور گولی کی زبان راج کرے گی اور پھر تباہی، جلاؤ گھیراؤ کے نعروں کی پیروی کی جائے گی۔ خواجہ آصف نے کہا کہ واقعہ سے ایک سبق بھی ہے کہ ہم سیاسی ورکر ہیں اور سیاسی ورکر کو امن اور گفتگو کو کلچر ترک نہیں کرنا چاہیے کیونکہ جس دن وہ اس چیز کو ترک کرتا ہے تو تشدد اور گولی کی زبان چلنا شروع ہوجاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں تشدد کی سیاست کو ہوا نہیں دینی چاہیے کیونکہ تشدد ریاستوں اور معاشروں کو ان ڈو کر دیتا ہے۔

بقیہ 17 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

فوری ہسپتال پہنچ گئیں۔ لانگ مارچ کے دوران کنٹینر پر فائرنگ کے نتیجے میں عمران خان کے زخمی ہونے کی اطلاع ملتے ہی انکی اہلیہ بشریٰ بی بی نے پارٹی رہنماؤں کو فون کر کے عمران خان کی خیریت دریافت کی۔ عمران خان کو طبی امداد کے لئے شوکت خانم ہسپتال لایا گیا تو وہاں چیف ایگزیکٹو آفیسر ڈاکٹر فیصل سلطان نے فون پر بشریٰ بی بی کو انکی صحت کے حوالے سے آگاہ کیا۔ جس کے بعد وہ سخت سکیورٹی میں اپنی رہائشگاہ زمان پارک سے شوکت خانم ہسپتال پہنچ گئیں۔

بقیہ 18 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

حوالے کردیا، پولیس نے حملہ آور کے پاس اسلحہ بھی اپنے قبضے میں لے لیا۔ اس دوران سیکیورٹی اہلکاروں نے عمران خان کو کنٹینر کے اندر فوراً نیچے محفوظ جگہ پر منتقل کیا اور کنٹینر سے اعلان کیا گیا کہ عمران خان کی ٹانگ میں گولی لگی ہے تاہم وہ محفوظ ہیں بعدازاں سکیورٹی اہلکاروں نے عمران خان کو کنٹینر سے نکال کر فوراً بلٹ پروف گاڑی میں نامعلوم مقام پر طبی امداد کیلئے منتقل کر دیا۔ ذرائع کے مطابق حملہ آور نے پہلے برسٹ چلایا پھر ایک گولی چلائی، حملہ آور نے کالے رنگ کے کپڑے پہن رکھے تھے۔ گوجرانوالہ کے تھانہ کنجاہ کی پولیس کی جانب سے گرفتار مبینہ حملہ آور کے بیان کی ویڈیو جاری کی گئی جس میں وہ کہہ رہا ہے کہ یہ اس لیے کیا عمران لوگوں کو گمراہ کررہا تھا اور مجھ سے یہ چیز دیکھی نہیں گئی، اس لیے مارنے کی کوشش کی۔ انہوں نے کہا کہ مارنے کی پوری کوشش کی، صرف اور صرف عمران کو، میں سوچا ادھر آذان ہو رہی ہے وہاں ڈیک لگا کر شور کر رہے تھے، یہ میری ضمیر نے اچھا نہیں مانا۔ پولیس کے سوال پر اس نے کہا کہ اچانک فیصلہ کیا، صبح سے جس دن سے یہ لاہور سے چلا ہے، اس دن سے یہ سازش سوچی کہ میں نے اس کو مارنا ہے۔ ملزم نے کہا کہ میرے پیچھے کوئی نہیں ہے، میں اکیلا ہوں، گھر سے اپنی بائیک پر آیا ہوں، بائیک ماموں کی دکان پر چھوڑ دیا، ان کی موٹر سائیکل کی دکان ہے۔ دریں اثناء وزیر اعظم شہباز شریف نے عمران خان کے کنٹینر پر فائرنگ کے واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے واقعہ کی رپورٹ طلب کرلی۔ وزیر اعظم نے اپنے بیان میں کہا کہ گوجرانوالہ، اللہ والا چوک میں فائرنگ کے واقعہ فوری رپورٹ طلب کرتے ہوئے واقعہ کی مذمت کی ہے، وزیر اعظم نے وزیر داخلہ رانا ثناء اللہ کو آئی جی پولیس اور چیف سیکریٹری پنجاب سے فوری رپورٹ طلب کرنے کی ہدایت کی۔ دوسری جانب وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی نے واقعہ کا سخت نوٹس لیتے ہوئے انسپکٹر جنرل پولیس سے رپورٹ طلب کرلی۔ انہوں نے کہا کہ واقعہ کی تحقیقات کر کے رپورٹ پیش کی جائے۔ پی ٹی آئی رہنما اور سابق وزیر اطلاعات فواد چوہدری نے میڈیا کو بتایا کہ فائرنگ کے دوران ٹانگ میں گولی لگنے کی وجہ سے عمران خان زخمی ہیں اور یہ ٹارگٹڈ حملہ ہے۔ پی ٹی آئی رہنما فواد چوہدری نے کہا کہ عمران خان سمیت عمر چٹھہ اور فیصل جاوید بھی زخمی ہیں۔ فواد چوہدری نے بتایا کہ سینیٹر فیصل جاوید، عمر ڈار، احمد چٹھہ کو بھی گولیاں لگی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ کوئی پہلا موقع نہیں جب لیڈر کو مار دیا جاتا ہے۔ فواد چوہدری نے کہا کہ فائرنگ کرنے والے نے عمران خان کا نشانہ لیا تھا، ہم سب نے ان کے سامنے کھڑے ہوکر ان کی جان بچائی۔ پاکستان تحریک انصاف کے آفیشل ٹوئٹر بیان کیمطابق سینیٹر فیصل جاوید نے کہا کہ عمران خان سمیت تمام رہنما خیریت سے ہیں لیکن کچھ ساتھی شدید زخمی ہوئے ہیں۔ پاکستان تحریک انصاف رہنما اور سینیٹر اعجاز احمد چوہدری نے کہا کہ میں نے گزشتہ رات احمد چٹھہ کو فون پر بتایا تھا کہ وزیر آباد میں خان پر قاتلانہ حملہ ہوگا سو قاتلانہ حملہ ہوگیا۔ سماجی رابطوں کی ویب سائٹ ٹوئٹر پر جاری کردہ بیان میں سینیٹر اعجاز احمد چوہدری نے کہا کہ حملے میں ایک کارکن جاں بحق اور ہمارے چار لیڈر زخمی ہوئے ہیں۔ انہوں نے لکھا کہ تم ہی نے چھیڑ دیا موت و زندگی کا سوال اب اس سوال کے زندہ جواب ابھریں گے۔ دریں اثناء، پاکستان تحریک کے مرکزی رہنما فرخ حبیب نے فائرنگ کے واقعہ میں عمران خان کے زخمی ہونے کی تصدیق کردی ہے۔ ٹوئٹر پر اپنے پیغام میں فرخ حبیب نے کہا کہ بزدلوں نے اپنی اوقات دکھا دی ہے، عمران خان صاحب زخمی ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو محفوظ رکھے اور پوری قوم عمران خان کی زندگی کے لیے دعا کرے۔ سابق گورنر سندھ عمران اسماعیل نے نجی ٹی وی کو بتایا کہ عمران خان کو بائیں ٹانگ میں تین گولیاں لگی ہیں۔

بقیہ 19 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

کرنا ہمارا مطالبہ ہیں عمران خان پر حملہ پاکستان پر حملہ سمجھتے ہیں پاکستان میں قاتلوں کی بھرمار ہوچکی ہے وہ جس کو چاہتے ہیں قتل کر دیتے ہیں اور پاکستان کے اقتدار کے ایوانوں پر قابض رہنے کے لیے ملک میں خون خرابہ کی سیاست چاہتے ہیں پاکستان تحریک انصاف بلوچستان سپریم کورٹ آف پاکستان کے چیف جسٹس سے اپیل کرتی ہے کہ عمران خان پر جن لوگوں کی قاتلانہ حملہ کیا ہے اس کے خلاف از خود نوٹس لیا جائے عمران خان کو قتل کرنے یا ان پر قاتلانہ حملہ کرنے سے پاکستان میں خانہ جنگی کے خطرات بڑھ گئے ہیں آج پاکستان تاریخ کے خطرناک ترین موڑ پر کھڑا ہے کسی بھی وقت اس ملک میں کچھ بھی ہو سکتا ہے کیونکہ اس ملک کے اقتدار کے ایوانوں میں دنیا کے بدنام زمانہ قاتل چور اور ڈاکو بیٹھے ہوئے ہیں۔

بقیہ 20 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

دوران کنٹینر کے قریب فائرنگ سے عمران خان کے زخمی ہونے کے بعد ان کے کنٹینر سے کارکنان سے خطاب کرتے ہوئے فواد چوہدری نے کہا کہ یہ پہلا موقع نہیں ہے کہ معروف رہنماؤں اور پاکستان کی قیادت کرنے والوں کو ہٹا دیا جائے، ان پر بیرحمانہ حملے کیے جائیں اور ان کو مٹا دیا جائے۔ نجی ٹی وی کے مطابق انہوں نے کہا کہ عمران خان پر حملے کا بدلا لیا جائے گا۔

بقیہ 21 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

کیا جائے گا، عمران خان سمیت دیگر ساتھیوں کے زخمی ہونے پر افسوس ہے واقعہ کی جتنی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے پارٹی وفود سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) بلوچستان کے صدر جمال شاہ کاکڑ نے پی ٹی آئی کے لانگ مارچ پر فائرنگ کی مذمت کرتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ عمران خان سمیت تمام زخمیوں کو صحت عطاء فرمائے، انہوں نے کہا کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) بلوچستان کے زیر اہتمام آج کوئٹہ سمیت مختلف اضلاع میں احتجاجی شیڈول کے مطابق ریلیاں نکالی جانی تھی لیکن پنجاب کے شہر وزیرآباد میں پی ٹی آئی کے لانگ مارچ میں عمران خان سمیت دیگر پر فائرنگ کے واقعہ کے بعد بلوچستان کی روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے مرکزی قیادت کی مشاورت سے تمام احتجاجی شیڈول ملتوی کردی اس سلسلے میں تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا، انہوں نے کہا کہ لانگ مارچ پر فائرنگ کا واقعہ افسوسناک ہے۔ عمران خان سمیت دیگر ساتھیوں کے زخمی ہونے پر افسوس ہے واقعہ کی جتنی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔

بقیہ 22 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

پورٹ طلب کرلی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وفاقی سیکیورٹی ایجنسیز سے بھی فائرنگ واقعے کی رپورٹ طلب کی گئی ہے۔ وفاقی وزیر احسن اقبال نے واقعے پر ردعمل دیتے ہوئے کہا ہے کہ اللہ کا شکر ہے حملے میں عمران خان محفوظ رہے سیاست میں تشدد کی کوئی گنجائش نہیں۔ انہوں نے کہا کہ عمران نیازی کے کنٹینر پر فائرنگ کی شدید مذمت کرتا ہوں حکومت پنجاب کو سیکورٹی انتظامات کا جائزہ لینا چاہیے۔

بقیہ 23 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

نے کہا کہ عمران خان خیریت سے ہیں۔ انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ آزادی کی یہ تحریک نہیں رکے گی۔

بقیہ 24 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

عزمت کی۔ وزیر اعلیٰ نے فائرنگ کے نتیجے میں عمران خان اور تحریک انصاف کے دیگر رہنماں کے زخمی ہونے پر افسوس کا اظہار کیا ہے اور کہا کہ امید ہے کہ فائرنگ میں ملوث عناصر کو جلد قانون کی گرفت میں لایا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر عبدالقدوس بزنجو نے عمران خان اور دیگر زخمیوں کی جلد صحتیابی کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے۔

بقیہ 25 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

، اب خضدار لورالائی اور تربت کے میڈیکل کالجز میں اپنی تعلیم بہتر انداز سے جاری رکھتے ہوئے مقررہ مدت میں مکمل کریں گے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ صوبائی حکومت طلباء کے لیے تعلیم دوست پالیسیاں بنا رہی ہے اور تعلیم کا شعبہ صوبائی حکومت کی ترجیحات میں سرفہرست ہے۔

بقیہ 26 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

چیت کرتے ہوئے کہا کہ وہ عمران خان پر گوجرانوالہ میں فائرنگ کی شدید مذمت کرتے ہیں جس میں انکے ٹانگ پر گولی لگی جبکہ دیگر کچھ رہنماء بھی زخمی ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ملک میں ہر قسم کے تشدد کی شدید مذمت کرتے ہیں عمران خان کی سیکورٹی کو آئندہ فل پروف بنائی جائے وہ ایک قومی لیڈر ہیں انکے تحفظ حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ عمران خان اس حملے میں محفوظ رہے انہوں نے کہا کہ لورالائی ڈویژن اور صوبے میں امن وامان کی صورتحال کو خراب کرنے کی ہر کوشش کو ناکام بنادیا جائیگا حکومت کی رٹ کو کمزور نہیں ہونے دینگے ہم سیاسی لوگ ہیں اس لیئے حکومت سیاسی زبان میں بات کررہی ہے صوبے کو امن وترقی دینے کی حکومت بھرپور اقدامات اٹھارہی ہے ہم صوبے کی سرزمین سے ہر قسم کی دہشت گردی اور بدامنی کو ختم کرنے کیلئے پرعزم ہیں پولیس ایف سی اور لیویز ل کر عوام کے جان ومال کی حفاظت کررہی ہے ہمیں اپنی فورسز کی قربانیوں پر فخر ہے انہوں نے کہا کہ حکومت اپنی آئینی میعاد پورا کریگی ہم کہیں نہیں جارہے عوام کی ترقی کیلئے حکومتی اقدامات کے اثرات ظاہر ہونا شروع ہوگئے ہیں حکومت تعلیم صحت صاف پانی اور مواصلات کے شعبوں پر سب سے زیادہ فوکس کررہی ہے یہ بنیادی مسائل حل جائیں تو عوام خوشحال زندگی گذار سکیں گے انہوں نے کہا کہ وفاق اور بلوچستان ملک اور صوبے کے وسیع تر قومی مفاد میں ایک پیج پر ہیں وزیر اعظم شہباز شریف اٹھارہ سوارب کے کسان پیکج کا خیر مقدم کرتا ہوں اس سے کسن کی تقدیر بدل جائیگی جب تک کسان خوشحال نہیں ہوگا ملک کی زرعی ترقی کا خواب پورا نہیں ہوسکتا انہوں نے کہا کہ عمران خان کا لانگ مارچ انکا جمہوری اور آئینی حق ہے پرامن احتجاج سے کسی کو نہیں روکا جاسکتا لیکن احتجاج آئین اور قانون کے دائرے میں ہو انہوں نے کہا کہ ملک انتشار جلاؤ اور گھیراؤ کا ہر گز متحمل نہیں ہوسکتا ہمارا معاشی نظام اس وقت کمزور ہے تمام سیاسی قومی جماعتوں کو اس وقت بڑے احتیاط اور سنجیدگی کا عملی مظاہرہ دیکھانا ہوگا تمام سیاسی پارٹیاں ملک کے مستقبل کیلئے سوچیں اور اپنی ذاتی مفادات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے متحد ہونا چاہئیے انہوں نے کہا کہ ملک میں بے روزگاری بدامنی اور دہشت گردی کے خاتمے کیلئے قوم متحد ہے لورالائی کے حلقے کیلئے چار سال میں اربوں روپے کے ترقیاتی منصوبے منظور کرائے جو کہ اس وقت تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں لورالائی میں بدامنی کی کسی کو اجازت نہیں دینگے ہمیں ملکر بدامنی کے خلاف اواز اٹھانی ہوگی

بقیہ 27 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

کہ دھمکیاں کون دے رہا تھا وہ پی ٹی آئی سیکرٹریٹ کوئٹہ میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انکا مزید کہنا تھا کہ 22 افراد کا قاتل رانا ثنا اللہ اور اس طرح کی سوچ اس واقعہ میں ملوث ہے عمران خان کا حکم ہے کہ لانگ مارچ نہیں رکے گا بلوچستان سے قافلہ 6 نومبر کو ہی روانہ ہوگا اب قوم جاگ چکی ہے عمران خان نے خوف کے بت توڑ دیئے ہیں موت کے ڈر سے اب کوئی نہیں رکے گا اتنی جلدی حملہ آور کا بیان سامنے آنا مزید مشکوک ہے عوام کو غصے کو صرف عمران خان نے قابو میں رکھا ہے عمران خان نے ہی قوم مذہب مسلک سے آزاد کر کے سب کو پاکستان کیلئے یکجا کیا ہے۔ چیف جسٹس پاکستان واقعہ کا نوٹس لیں سب کو معلوم ہے کہ دھمکیاں کون دے رہا تھا

بقیہ 28 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

لیکن ان 75 سالوں میں عوام اب تک غلامی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ بلوچستان کے وسائل پر پہلا حق یہاں کے مقامی لوگوں کا ہے۔ موجودہ اور سابقہ حکومت نے عوام کی فلاح وبہبود کے بجائے انہیں مہنگائی، غربت، جہالت معاشی بدحالی کی جانب دھکیل کرانہیں خط غربت سے بھی نیچے لے جا کران کا جینا حرام کردیا ہے۔ بلوچستان میں مہنگائی اور غربت کی وجہ سے ہر پانچواں شخص ڈپریشن کا شکار ہے۔ گوادر میں غیرقانونی چیک پوسٹیں کے شہریوں اور مسافروں کے لیے تضحیک ہیں۔ بلوچستان کے لوگوں میں احساس محرومی کا لاوا پک رہا ہے۔ جس دن احساس محرومی کا آتش فشاں پھٹا تو حالات کنٹرول سے باہر ہوجائیں گے۔ جماعت اسلامی اقتدار میں آکر ملک کے وسائل اور زمینیں غریبوں میں تقسیم کرکے ان کو خوشحال بنائے گی۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گزشتہ روز تاریخی شہر بیلہ میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع امیر جماعت اسلامی بلوچستان عبدالحق ہاشمی اور امیر جماعت اسلام لسبیلہ مولانا عبدالمالک بھی موجود تھے۔ سراج الحق نے کہا کہ قدرتی گیس پیدا کرنے والے علاقے کے 80 فیصد عوام نان شبینہ کے لئے ترس رہے ہیں۔ بلوچستان کے عوام کو بدعنوانی، غربت بے روزگاری جیسے چیلنجز کا سامنا ہے۔ لسبیلہ میں سیلاب کے بعد عوام کا کوئی پرسان حال نہیں سیلاب کے بعد حالات نہیں بدل سکے اس مشکل وقت میں ساری دنیا رو پڑی مگر بلوچستان حکومت کو کچھ ترس بھی نہیں آیا۔ وزیراعلیٰ بلوچستان اوتھل، بیلہ، لاکھڑا کا ایک دورہ بھی نہ کر سکے۔ لسبیلہ کے لوگوں نے پوری زندگی ان کے لیئے وقف کردی مگران کے بدلے میں ان کو بدحالی دکھ، درد کے علاوہ کچھ نہ مل سکا سیلاب کے بعد عوام کا کوئی پرسان حال نہیں سیلاب کے بعد حالات نہیں بدل سکے اس مشکل وقت میں ساری دنیا رو پڑی مگر بلوچستان حکومت کو کچھ ترس بھی نہیں آیا۔ ریکوڈک سمیت بلوچستان کی ترقی سے متعلق بیرونی ممالک سے کیے گئے تمام منصوبوں کو پبلک کیا جائے وزیر اعظم کے حالیہ دورہ چین اور پاکستان کا سی پیک پر کام کی رفتار کو تیز کرنا خوش آئند ہے عوام سے اپیل ہے کہ وہ اسلامی نظام کے لیے جدوجہد کریں نظام ہی مصطفیٰ ہی ہمارے مسائل کا حل ہے سراج الحق نے عوام سے اپیل کرتے ہوئے کہا ہے اسلامی نظام کے لیے جدوجہد کریں نظام مصطفیٰ ہی ہمارے مسائل کا حل ہے حضورؐ کا اسوہ حسنہ ہمارے لیے بہترین نمونہ اسی پر عمل پیرا ہو کر دنیاوی واخروی زندگی کامیاب ممکن ہے حضورؐ سے محبت کا بنیادی تقاضہ ہے۔

بقیہ 29 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

مالیت کی 47 گن قبضے میں لیکر ملزم کو گرفتار کرکے گاڑی تحویل میں لیکر کاروائی شروع کردی ہے پولیس ہوائی فائرنگ کی روک تھام کے علاوہ نان کسٹم پیڈ گاڑیوں کالے شیشے اور غیر قانونی اسلحہ لیکر چلنے والے گارڈز کے خلاف جاری مہم کو مزید تیز کررہی ہے عوام اپنے علاقوں میں ہوائی فائرنگ کی پولیس کو نشاندہی کریں اپنی خوشی کیلئے کسی کو دوسرے کو غم میں تبدیل کرنے نہیں دیں گے ان خیالات کا اظہار انہوں نے جمعرات کو سی پی او آفس کوئٹہ میں ایس ایس پی آپریشن کوئٹہ عبدالحق عمرانی ایس ایس پی انویسٹی گیشن اسد خان ناصر اور ایس ایچ او بجائی سعود الرحمین کے ہمراہ پریس کانفرنس کے دوران کیا انہوں نے کہا کہ کوئٹہ پولیس اور بجائی پائی پولیس نے بارڈر سے نوشکی کے راستے آنیوالی گاڑی کو خفیہ اطلاع ملنے پر روک کر چیک کیا تو گاڑی میں چھپائی گئی غیر ملکی اسلحے کی بڑی کھیپ جس میں سبھی آٹومیٹک گنز 47 عدد برآمد کرکے قبضے میں لیکر ملزم کو گاڑی سمیت تحویل میں لے لیا اور اسکے خلاف کاروائی شروع کردی انکا کہنا تھا کہ قبضے میں لئے جانیوالے غیر ملکی اسلحہ کی مالیت کروڑوں روپے بتائی جاتی ہے جبکہ تھانہ بجائی میں مقدمہ درج کرکے مزید تحقیقات شروع کردی گئی ہے انہوں نے کہا کہ پولیس اپنے فرائض کی بجا آوری کو احسن طریقے سے نبھارہی ہے اور ممنوعہ سامان سمیت اسلحے کی سمگلنگ کی روک تھام کیلئے ہر ممکن اقدام اٹھارہے ہیں انکا کہنا تھا کہ ایس ایچ او بجائی اور مذکورہ ٹیم کیلئے آئی جی پولیس بلوچستان کی جانب سے تعریفی سرٹیفکیٹ اور نقد انعام دیا جائیگا ڈی آئی جی نے کہا کہ ہم نے 2 نومبر سے نان کسٹم پیڈ گاڑیوں کے علاوہ کالے شیشے والی گاڑیوں اور غیر قانونی طور پر رکھے جانیوالے گارڈز اور اسلحے کے خلاف مہم کو تیز کردیا ہے

بقیہ 30 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

ان کی جگہ مفتی عبد اللہ MMS کو MMS-III حب تعینات کردیا گیا ہے۔ قاضی امیر احمد کو قاضی دریجی بمقام حب سے قاضی ڈھاڈر تعینات کردیا گیا ہے اور قاضی احسان اللہ کو آواران سے قاضی دریجی بمقام حب تعینات کردیا گیا ہے۔ قاضی مقبول احمد کا تبادلہ قاضی ڈھاڈر سے قاضی آواران اور قاضی نثار احمد کا تبادلہ قاضی ساراوان بمقام مستونگ سے قاضی I-ڈیرہ مراد جمالی، قاضی نور علی کا تبادلہ قاضی اوتھل سے قاضی ساراوان بمقام مستونگ اور قاضی محمد یاسین کا تبادلہ قاضی I-ڈیرہ مراد جمالی سے قاضی اوتھل کردیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں قاضی ڈھاڈر کے پاس قاضی بھاگ کا اضافی چارج بھی رہے گا اور فیملی کورٹ ڈیرہ مراد جمالی کا اضافی چارج قاضی I-ڈیرہ مراد جمالی کے ساتھ رہے گا۔

بقیہ 31 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

منسوخ کی جاتی ہے کیونکہ وہ مطلوب M.A یا B.S فزیکل ایجوکیشن کا ڈپلومہ جمع نہیں کروایا ان کے نام درج ذیل ہیں۔ عبدالولی خان ولد طورک خان، حامد خان ولد احمد جان، امداد اللہ ولد عبدالباری، انعام اللہ ولد سید عبدالظاہر، کفایت اللہ ولد آغا محمد، محمد عمر ولد نظر محمد، نجیب اللہ ولد نہال خان، صفیر ولد شفیع محمد، سمیع الحق ولد فیض الحق، بشیر احمد ولد لعل محمد، سونا خان ولد عبدالغنی خلیل احمد ولد سید سراج الدین اور وزیر احمد ولد شاہ زمان۔

بقیہ 32 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

کرتے ہوئے رہنماء پی ٹی آئی یاسمین راشد نے کہا کہ کنٹینر پر فائرنگ کے نتیجے میں عمران خان کو دونوں ٹانگوں میں گولیاں لگی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ الحمدللہ عمران خان کی صحت بہتر ہے۔ انہوں نے کہا کہ عمران خان پر فائرنگ کرنے والے دو حملہ آور تھے۔

بقیہ 33 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

کے مطابق ڈپٹی کمشنر مستونگ یاسر اقبال دشتی اسسٹنٹ کمشنر مستونگ عطاالمنعم بلوچ کی خصوصی ہدایت پر رسالدار میجر مستونگ شاہ محمد زہری کی زیر نگرانی SHO لیویز تھانہ کھڈکوچہ ہوس خان شاہوانی نائب رسالدار مجیب الرحمن مینگل دفعدار تاج محمد لیویز نفری کے ہمراہ چھاپہ مار کر ضلع قلات منگچر سے چوری شدہ ٹرانسفارمروں کے چوری میں ملوث دو چور گرفتار کرکے ان سے ٹرانسفارمر کے کوئل اور ایل ٹی برآمد کرکے انھیں برائے مزید تفتیش منگچر لیویز کے حوالے کردیا۔ جبکہ دوسری کاروائی میں مذکورہ چھاپہ مار ٹیم نے لیویز تھانہ کھڈکوچہ کے مختلف مقدمات میں مطلوب 5 اشتہاری اور مفرور ملزمان کو گرفتار کرلیئے۔ کامیاب کاروائی پر ڈپٹی کمشنر مستونگ نے چھاپہ مار ٹیم کو شاباشی دی نقد انعام اور تعریفی اسناد دینے کا بھی اعلان کیا، وہاں پشین میں ڈپٹی کمشنر یاسر خان بازئی اور اسسٹنٹ کمشنر پشین بہادر خان کی خصوصی ہدایت پر انچارج لیویز تھانہ سرانان نائب رسالدار شمس الدین، ہمراہ لیویز فورس نے کامیاب کاروائی کرتے ہوئے کوئٹہ سے پک اپ گاڑی چوری کرنے والے گروہ کا تعاقب کرتے ہوئے چوروں کو گاڑی سمیت گرفتار کرلیا گیا۔ سرانان لیویز نے گرفتار ملزمان کو ایس ایچ او اللہ وسایہ تھانہ صدر کو ?ٹہ حوالہ کردیا۔ ڈپٹی کمشنر قلات منیر درانی، اسسٹنٹ کمشنر منگچر محمد حنیف نورزئی کی خصوصی ہدایت پر میجر رسالدار لیویز علی اکبر مینگل کی نگرانی میں نائب رسالدار میر خان لانگو، دفعہ دار حاجی عبدالستار لہڑی، دفعہ دار سکندر خان مینگل دیگر لیویز فورس کے ہمراہ خالق آباد منگوچر ایس ایچ او لیویز تھانہ منگوچر علی اصغر بہاری نے گزشتہ دنوں نصب واٹر سپلائی اسکیم کے 50 کے وی ٹرانسفارمر کوئل اور ایل ٹی چرانے والے گروہ کو گرفتار کرکے ان کے قبضے سے مسروقہ ایل ٹیز برآمد کرلیئے ملزمان نے اس چوری کے واردات کے علاوہ متعدد وارداتوں میں ملوث ہونے کا اعتراف کرلیا۔ وڈھ لیویز کی دوران گشت اہم کاروائی قومی شاہراہ پر مسافر کوچ کو لوٹنے کے دوران موقع پر پہنچ گئی ڈاکوو?ں کے ساتھ فائرنگ کے تبادلے کے بعد ملوث ملزمان گرفتار کرکے پولیس کے حوالے کردیا گیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر چاغی حسین جان بلوچ اسسٹنٹ کمشنر دالبندین عبدالباسط بزدار کی احکامات کی روشنی میں انچارج گردی جنگل چیک پوسٹ دفعدار قاضی سراج حسنزئی کی سربراہی میں لیویز فورس نوجوان نے کاروائی کرکے گزشتہ دنوں براپچہ سے چوری شدہ گاڑی کو کرودک کے پہاڑی علاقوں سے برآمد کرکے اسسٹنٹ کمشنر دالبندین عبدالباسط بزدار نے گاڑی کو مالک کے حوالے کردیا مزید تفتیش لیویز فورس کررہی ہے واضح رہے چاغی فورس کی گزشتہ تین ہفتوں میں یہ پانچویں کامیاب کاروائی ہے۔

بقیہ 34 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

کرتے ہوئے کہا ہے کہ واقعہ کی تحقیقات ہونی چاہئیں، پنجاب پولیس، انتظامیہ، انٹیلی جنس تحقیقات کرکے حقائق عوام کے سامنے لائے۔ اپنے بیان میں وزیر اطلاعات نے کہا کہ عمران خان کے لانگ مارچ میں فائرنگ کے واقعہ کی مذمت کرتی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ قائمہ کمیٹی کے چیئرمین سینیٹر فیصل جاوید کی فوٹیج دیکھی، وہ زخمی ہوئے۔ وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا کہ واقعہ کو سیاسی رنگ دینے کی کوشش نہ کی جائے، یہ افسوسناک واقعہ ہے، اس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ وزیر اطلاعات نے کہا کہ واقعہ کی تحقیقات ہونی چاہئیں، پنجاب پولیس، انتظامیہ، انٹیلی جنس تحقیقات کرکے حقائق عوام کے سامنے لائے۔ وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا کہ یہ واقعہ پنجاب حکومت کی حدود میں ہوا ہے، وزیر اعظم نے ابتدائی رپورٹ طلب کرلی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قیاس آرائیاں نہیں ہونی چاہئیں، یہ حساس معاملہ ہے، اس قسم کے واقعات پر قیاس آرائیوں سے مزید اشتعال پیدا ہوسکتا ہے۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ میڈیا کو ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا چاہیے، پنجاب پولیس اور پنجاب حکومت کی طرف سے جو حقائق سامنے آئیں، انہیں نشر کیا جائے۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ وزیر داخلہ رانا ثناء اللہ پنجاب حکومت، آئی جی پولیس اور چیف سیکریٹری پنجاب سے رابطے میں ہیں، جیسے ہی کوئی مصدقہ اطلاع ملتی ہے وہ میڈیا کے ساتھ شیئر کی جائے گی۔ وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات نے کہا کہ پنجاب حکومت جس طرح کا تعاون چاہے گی، وفاق ہر طرح کا تعاون کرے گا۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ سیاسی میدان خونی میدان نہیں بننے چاہئیں، پاکستان نے پہلے بھی بہت سی قربانیاں دی ہیں۔ مریم اورنگزیب نے کہا کہ پنجاب حکومت کی رپورٹ کا ہم انتظار کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک واقعہ ہوا ہے، اس کے لئے جو تعاون چاہئے ہوگا، وفاقی حکومت تعاون فراہم کرے گی۔

بقیہ 35 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

دعا گو ہیں۔ اپنے بیان میں انہوں نے کہا کہ سیاسی اختلافات اپنی جگہ مگر سیاست میں تشدد کو ہر گز برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ خورشید شاہ نے کہا کہ ماضی میں پیپلز پارٹی بدترین جبر و تشدد کا شکار رہی ہے اور ہم نے جبر و تشدد کی ہمیشہ بھرپور مخالفت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قاتلانہ حملے میں ملوث گرفتار شخص سے مکمل چھان بین ہونی چاہئے اور اس واقعے کی مکمل تحقیقات ہونی چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ بنیادی طور پر عمران خان کی سیکورٹی کی ذمہ داری پنجاب حکومت کی تھی اور سیکورٹی کے ذمہ داران کی کوتاہی کا تعین بھی ضروری ہے۔

بقیہ 36 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

ہوئے کہا ہے کہ عمران خان اور انکے ساتھیوں کے زخمی ہونے کی اطلاع ہے، اللہ تعالیٰ سب کو شفا کاملہ عطا فرمائے۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ عمران خان پاکستان کی ایک سیاسی جماعت کے لیڈر ہیں اس واقعہ کی شفاف تحقیقات ہونی چاہئیں تا کہ حقائق قوم کے سامنے لائے جائیں۔ ہم سب کو صبر اور تحمل کا مظاہرہ کرنا ہوگا یہ پاکستان اور ہم سب کے مفاد میں ہے۔ قمر زمان کائرہ نے کہا کہ سیاست خلفشار انتشار کا نام نہیں بلکہ سیاست ہمیں امن اور بھائی چارہ کا درس دیتی ہے۔

بقیہ 37 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

بادل داخل ہوں گے جمعہ کو کوئٹہ سمیت بلوچستان کے کئی علاقوں میں ہلکی بارش جبکہ اتوار یا پیر کو شمالی بلوچستان کے پہاڑوں پر ہلکی برف باری کا امکان ہے محکمہ موسمیات نے پیشنگوئی کردی۔

بقیہ 38 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

لئے ہر ممکن اقدام اٹھائے گی کیونکہ اس وقت ملک کی حالات پر تشدد سیاست کی متحمل نہیں ہوسکتی ان خیالات کا اظہار انہوں نے پارٹی کے سنیئر اراکین اور کارکنوں سے بات چیت کرتے ہوئے کیا انہوں نے کہا کہ اس وقت ملک میں معاشی حالات ٹھیک نہیں ہے اور بعض سیاسی لوگ اپنے سیاسی مقاصد حاصل کرنے کے لئے اور اقتدار کے حصول کے لئے پرتشدد سیاست کرتے ہیں جس کی ہم مذمت کرتے ہیں گوجرانوالہ میں سابق وزیر اعظم پر قاتلانہ حملے کی مذمت کرتے ہیں اور اس طرح واقعات سے مزید حالات خراب ہوں گے ایسے حالات نہیں ہونے چاہئے اس وقت ملک کی معاشی حالت نہ ہونے کے برابر ہے انہوں نے کہا کہ پاکستان کی ترقی و خوشحالی کے لئے تمام سیاسی جماعتوں کو اپنا کردار ادا کرنا چاہئے اس وقت ملک کی معاشی حالت کو ٹھیک کرنے کیلئے اس طرح لانگ مارچ یا آزادی مارچ کی کوئی معنی نہیں ہے انہوں نے کہا کہ جمعیت علماء اسلام نے ہمیشہ پرامن سیاست کی ہے اور کرتے رہیں گے آئندہ عام انتخابات میں جمعیت علماء اسلام کامیابی حاصل کرے گی اور صوبے میں آنیوالا دور جمعیت علماء اسلام کا ہے جس کے لئے ہمیں ہروقت اپنا کردار ادا کرنا چاہئے اور پارٹی کارکن بھی اس سلسلے میں پارٹی کی فعالیت کیلئے اپنا کردار ادا کریں۔

بقیہ 39 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

گزشتہ روز لسبیلہ سے 6، کیچ سے 10، گوادر سے 4 ڈینگی کے کیسز رپورٹ ہونے کے بعد اب تک مجموعی طور پر رپورٹ ہونے والے کیسز کی تعداد 4782 ہوگئی ہے۔ محکمہ صحت بلوچستان کے مطابق صوبے میں ایک ہفتے کے دوران 170 افراد ڈینگی سے متاثرہ ہوئے ہیں جن میں 70 کا تعلق لسبیلہ، 65 کا کیچ، 35 کا گوادر سے بتایا جاتا ہے۔

بقیہ 40 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

ہمارے نمائندے سے بات چیت کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ حالیہ بارشوں اور سیلاب میں نصیرآباد ڈویژن میں 60 لوگ ہلاک ہوئے 40 ہزار گھر تباہ ہوئے، 50 ہزار جانوروں کو نقصان پہنچا، 60 ہزار گھروں کو جزوی طور پر نقصان ہوا اور 22 ہزار کے قریب لوگوں کو نقصان ہوا جن کی بحالی کیلئے صوبائی حکومت بلوچستان اور پاک فوج کے ساتھ ملکر ان کی بحالی کیلئے دن رات کوششیں جاری ہیں۔ سیلاب متاثرین کی بحالی کیلئے حکومت بلوچستان کے تعاون سے نصیرآباد ڈویژن کے تمام اضلاع میں 40 ریلیف کیمپ قائم کئے گئے۔ جہاں پر میڈیکل کی سہولت، تعلیم، پینے کا صاف پانی، بجلی، گیس کے ساتھ ساتھ لاکھوں متاثرین کو پکا ہوا کھانا اور راشن، ٹینٹ وغیرہ بھی دیے گئے۔ انہوں نے کہا کہ سیلاب متاثرین کی مزید بحالی کیلئے حکومت بلوچستان اور مختلف اداروں کے ساتھ ملکر ان کی بحالی کیلئے ٹھوس بنیادوں پر اقدامات اٹھائے جارہے ہیں تاکہ سیلاب متاثرین کی بحالی جلد از جلد ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ نصیرآباد ڈویژن کے ہر ضلع میں ڈپٹی کمشنر سیلاب متاثرین کی بحالی کیلئے کام کر رہے ہیں۔ سیلاب متاثرین بحالی کیلئے صوبائی حکومت کو مزید ڈیمانڈ کی ہے۔ انشاء اللہ مجھ سے جتنا ہوسکا ہر ضلع میں سیلاب متاثرین کی مدد کروں گا۔

بقیہ 41 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

ن جاری کرتے ہوئے کیا انہوں نے کہا کہ پارٹی کے زیر اہتمام پرامن آزادی مارچ جاری تھا اور ہماری صرف یہی مطالبہ ہے کہ ملک کو بحرانوں سے نکالا جائے اور الیکشن کا اعلان کیا جائے لیکن اقتدار پر قابض اور خاص کر وفاقی وزیر داخلہ رانا ثناء اللہ پر یہ بات پسند نہیں تھی شروع میں مختلف سازشیں اور بعد میں قاتلانہ حملہ کرکے پارٹی کے چیئرمین سمیت 15 افراد زخمی اور ایک شہید ہو چکے ہیں اس واقعہ کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے انہوں نے کہا کہ اس واقعہ کے خلاف پارٹی بھرپور احتجاج کریگی اور عوام کے سامنے تمام حقائق لانے کیلئے اسی طرح دھرنے اور آزادی مارچ کو جاری رکھیں گے۔

بقیہ 42 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

خان ایڈوکیٹ مرکزی جوائنٹ سیکرٹری مولانا محمود الحسن قاسمی مرکزی سیکرٹری سید حاجی عبدالستار شاہ چشتی مرکزی سیکرٹری مالیات حاجی حیات اللہ کاکڑ مرکزی سیکرٹری مولانا قاری مہر اللہ امیر صوبہ سندھ مولانا عزیز احمد شاہ امروٹی امیر خیبر پختونخوا قاضی گل الرحمن نکیال امیر پنجاب مولانا ثناء اللہ شاہ فاروقی امیر اسلام آباد مولانا قاضی شمس الحق ودیگر نے وزیر آباد میں عمران خان پر قاتلانہ حملے کی شدید الفاظ سے مذمت اور عمران خان اور رہنماؤں اور کارکنوں کے جلد صحتیابی کے لیے دعا کرتے ہوئے کہا کہ حکومت قاتلانہ حملے میں ملوث اصل ذمہ داروں کو سامنا لایا جائے عمران خان کے خلاف ہونیوالی اشتعال اور نفرت انگیز بیانات کا بویا ہوا بیج ہے احتجاج ہر سیاسی جماعت کا جمہوری حق ہے پی ڈی ایم نے بھی آزادی مارچ کیا اس قیادت کو کسی نے جیل میں نہیں ڈالا اور وفاقی وزیر داخلہ کے یہ بیانات انکا انکا، مچھ جیل مرچی وارڈ میں ڈالنا یہ جمہوریت ہے یا آمریت ہے پی ڈی ایم کی تعصب اور نفرت کا جو راستہ اختیار کیا ہے وہ ملک اور جمہوریت کے لیے خطرناک ثابت ہورہی ہے دھمکیوں سے اصولی سیاست اور اخلاقیات کا جنازہ نکال دیا ہے حکومت کی غیر جمہوری عمل کی عفریت سے انجا? ی خطرناک فساد جنم چکے ہیں پی ڈی ایم نے نفرتوں اور فسادات کو فروغ دینے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی۔ انہوں نے کہا حکومت قوم وملک کی مفاد کا فکر نہیں حکومت نے اقتدار کی مفادات کی آڑ میں انتشار اور نفرت انگیز بیانیہ سے جمہوری روایات کا جنازہ نکال دیا انہوں نے کہا کہ انہوں نے کہا کہ حکومت اور تمام ارباب اختیار اور قانون نافذ کرنے والے ادارے مزید قانون کا راگ نہ الاپے قوم کی تحفظ حکومت کی اولین ذمہ داری بنتی ہے امن وامان کے قیام کیلئے اور ملوث عناصر کی پشت پناہی کرنے والوں کو سامنے لایا جائے انہوں نے کہا کہ جمعیت علماء اسلام نظریاتی اس سانحہ اور افسوسناک واقعہ کے غم ورنج میں برابر کے شریک ہے تحریک انصاف اس جدوجہد میں تنہا نہیں جمعیت علماء اسلام نظریاتی آپ کے ساتھ ہے

بقیہ 43 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

۔ سربراہ پاک فضائیہ نے اتحادی ممالک سے ٹیکنالوجی کے سمارٹ حصول، تنصیبات کی اپ گریڈیشن اور تربیت کی از سر نو تشکیل کے ذریعے پاک فضائیہ کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے وسیع منصوبوں کا ذکر کیا۔ سربراہ پاک فضائیہ نے اس بات پر بھی روشنی ڈالی کہ دونوں ممالک کے مابین بے مثال تزویراتی شراکت داری قائم ہے۔ انہوں نے دونوں افواج میں موجود دوطرفہ تعلقات اور عسکری تعاون کو مزید فروغ دینے کے عزم کا اعادہ بھی کیا۔ سربراہ پاک فضائیہ نے مزید کہا کہ، "پاکستان جرمنی کے ساتھ اپنے مضبوط سفارتی، اقتصادی اور دفاعی تعلقات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو علاقائی امن، سلامتی اور استحکام سے متعلق تمام اہم امور میں ہم آہنگی پرمبنی ہیں"۔ معزز مہمان نے سیلاب سے ہونے والی تباہی کے دوران جانی نقصان پر پاکستانی عوام سے دلی تعزیت کی اور سیلاب زدگان کی امداد و بحالی کے لیے پاک فضائیہ کی کوششوں کو سراہا۔ معزز سفیر نے پاک فضائیہ کے اہلکاروں کی پیشہ ورانہ مہارت اور گزشتہ برسوں کے دوران پاک فضائیہ کی جانب سے خاص طور پر خود انحصاری کے میدان میں کی گئی غیر معمولی پیش رفت کی تعریف کی۔ انہوں نے علاقائی استحکام کے لیے پاکستان کی ان تھک کوششوں کو بھی سراہا اور پاکستان کے ساتھ ہر سطح پر سفارتی تعاون کو مزید بہتر بنانے کے لیے بھرپور کردار ادا کرنے کے عزم کا اعادہ کیا۔ فریقین نے دونوں افواج کے مابین خاص طور پر تربیت اور آپریشنل شعبوں میں پہلے سے استوار تعلقات کو مزید مضبوط بنانے پر اتفاق کیا۔

بقیہ 44 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

اختر افغان نے محمد انور محمد شہی ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج خضدار کو بطور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج دالبندین دو مختلف فوجداری مقدمات میں ملزمان کے خلاف قانون ضمانت پر رہائی کا حکم جاری کرتے پر اظہار وجوہ کا نوٹس جاری کیا تھا۔ مذکورہ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کے جواب کو غیر تسلی بخش قرار دے کر جناب چیف جسٹس عدالت عالیہ بلوچستان نے ان کے خلاف مروجہ قواعد وضوابط کے تحت تادیبی کارروائی انکوائری کا حکم جاری کرتے ہوئے جناب جسٹس روزی خان بڑیچ کو مجاز آفیسر تعینات کردیا ہے۔

بقیہ 45 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

مطابق جہانزیب گل ولد حمید گل، ذاکر خان ولد یار محمد، ظاہر حسین ولد محمد طاہر، عثمان غنی ولد ہدایت اللہ، اور جلیل اکبر ولد محمد اکبر کو بطور آر کیا لوجسٹ (فیلڈ آفیسر B-17) منتخب کرلیا گیا ہے۔

بقیہ 46 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

قادر بخش نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ بلوچستان کے سمندری حدود میں غیر قانونی فشنگ سے مقامی ماہی گیر نان شبینہ کے محتاج ہیں اور موجودہ حکومت نے ٹرالرز مافیا کو کھلی چھوٹ دی ہے، بلوچستان کے ساحلی علاقوں کے نوے فیصد افراد کا روزگار کسی نہ کسی طرح بحر بلوچ سے منسلک ہے۔ اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے نیشنل پارٹی کے قائد اور سابق وزیر اعلیٰ بلوچستان ڈاکٹر عبدالمالک نے کہا کہ نیشنل پارٹی کی سیاست کا محور بلوچ قوم کو انکے جائز حقوق دلانا ہے اور نیشنل پارٹی ساحل و وسائل کی تحفظ کے لئے ہر فورم پر جمہوری طریقے سے احتجاج کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کی سرزمین زرخیز اور پائیدار ہے اسکو بھتہ لیکر بانجھ بنایا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل پارٹی اقتدار میں آکر بلوچستان کے سمندری حدود کو ٹرالرز سے پاک کرے گی کیونکہ نیشنل پارٹی ماہی گیروں اور عام عوام کی پارٹی ہے۔ اس موقع پر نیشنل پارٹی کیچ کے ضلعی صدر مشکور انور اور ڈویژنل سکریٹری واجہ ابوالحسن بھی موجود تھے۔

بقیہ 47 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

میں کم سیکم 06 زیارت میں 03 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا دالبندین میں کم سیکم 16 جبکہ نوکنڈی میں 18 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا تربت میں کم سیکم 22 جبکہ پنجگور میں 17 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا لسبیلہ میں 19 جبکہ خضدار میں کم سیکم درجہ حرارت 16 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا بارکھان میں کم سیکم 15 جبکہ ژوب میں 12 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا۔

بقیہ 48 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

ن میں غیر یقینی صورت حال پیدا ہوگی اور عوام مزید مشتعل ہوں گے۔ سابق گورنر عمران اسمٰعیل نے کہا کہ عمران خان کو قتل کرنے کیلئے 6 فائر کیے گئے اور یہ فائرنگ ڈرانے دھمکانے کے لیے نہیں ہوئی۔ عمران اسمٰعیل نے کہا کہ جب حملہ ہوا تو میں عمران خان کے ساتھ کھڑا تھا جب ایک شخص نے بندوق نکال کر سامنے سے فائرنگ شروع کردی۔ انہوں نے کہا کہ میں رانا ثناء اللہ کو خبردار کرنا چاہتا ہوں کہ تم نے عمران خان کے خلاف جو زہریلی زبان استعمال کی تھی اس کے نتیجے میں واقعے کی ایف آئی آر تم پر داخل کرائیں گے۔ سابق گورنر سندھ نے کہا کہ عمران خان کو بائیں ٹانگ میں 3 گولیاں لگی ہیں تاہم میں خان صاحب کو سلام پیش کرتا ہوں جنہوں نے فائرنگ کے باوجود بھی سب کو حوصلہ دیتے ہوئے کہا کہ گھبراؤ مت کچھ نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ عمران خان کی ٹانگ سے بہت خون نکل رہا تھا اور انہیں ہسپتال منتقل کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں نہیں پتا تھا کہ وہاں کوئی تھریٹ الرٹ تھا کیونکہ یہ روز کی بات ہے کہ عمران خان کو ڈرایا دھمکایا جاتا ہے مگر یہ حملہ کوئی دہشت گردی نہیں بلکہ عمران خان کے خلاف سوچی سمجھی سازش کے تحت کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ حملہ پاکستان کے عوام اور انقلاب روکنے کی سازش ہے مگر ان شاءاللہ یہ انقلاب آگے بڑھے گا۔ عمران اسمٰعیل نے کہا کہ فیصل جاوید کو منہ پر جبکہ احمد چٹھہ کو پیٹ پر گولی لگی ہے اور جب حملہ آور نے برسٹ فائر کیا تو ہم سب نیچے گرے اور پھر کنٹینر کے فلور پر خون ہی خون تھا۔ انہوں نے کہا کہ حملے سے قبل عمران خان تقریر کی تیاری کر رہے تھے کہ اسی دوران فائرنگ ہوئی۔ پی ٹی آئی رہنما نے کہا کہ کنٹینر وہیں موجود ہوگا، مگر قیادت کے احکامات سے آگے بڑھیں گے اس کے لیے ہماری جان بھی حاضر ہے۔ انہوں نے کہا کہ کیا ہم اپنے ملک میں احتجاج بھی نہیں کرسکتے، کسی کا نام لیں تو جیل میں بند کرکے برہنہ کرکے تشدد کیا جاتا ہے مگر ہمارے ساتھ جو مرضی کریں ہمیں اس کی پرواہ نہیں ہے۔

بقیہ 49 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس لورالائی ریجن ملک محمد سلیم لہڑی کی ہدایات پر ایس ایس پی لورالائی آصف فراز مستوئی کے احکامات پر ایس ڈی پی او سردار نصر اللہ خان حمزازئی کے زیر نگرانی ایس ایچ او محمد عارف باتوزئی کی سربراہی میں پولیس ملازمان نے لورالائی میں ایک شخص بلال مسیح ولد یوسف مسیح لورالائی کے قبضے سے 24 عدد بوتل شراب برامد ہوئے ملزم کیخلاف پولیس تھانہ صدر لورالائی میں *مقدمہ بجرم 4-3 حد امتناع* منشیات درج کرلیا مزید تفتیش پولیس کررہی ہے۔

بقیہ 50 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

قریب پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین عمران خان کے کنٹینر پر فائرنگ کے واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے عمران خان اور دیگر زخمیوں کی جلد صحتیابی کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے۔ جمعرات کو میر عبدالقدوس بزنجو نے پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین عمران خان کے کنٹینر پر فائرنگ کے واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے عمران خان اور تحریک انصاف کے دیگر رہنماؤں کے زخمی ہونے پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امید ہے کہ فائرنگ میں ملوث عناصر کو جلد قانون کی گرفت میں لایا جائے گا۔

بقیہ 51 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

اور کہا کہ میری طرف سے یہ بیان جاری کریں کہ میری پاس پہلے سے اطلاع آرہی تھی، عمران خان نےکہا کہ 3 لوگوں پر یقین ہے جنہوں نے یہ سب کرایا، عمران خان نے کہا یہ 3 لوگ شہباز شریف، رانا ثنا اور ایک سینئر فوجی افسر ہیں۔ اسد عمر کا کہنا تھا کہ عمران خان نے کہا کہ ان کے پاس معلومات پہلے سے آرہی تھیں، اس بنیاد پر کہہ رہے ہیں یہ قاتلانہ حملہ ان تینوں نےکرایا۔ ان کا کہنا تھا کہ عمران خان کہتے ہیں حقیقی آزادی کے لیے جان دینےکو تیار ہوں، بہت زیادہ خبریں آرہی تھیں کہ سکیورٹی کا خطرہ ہے، عمران خان کو بتایا کہ یہ خبریں آرہی ہیں، عمران خان نےکہا ہم جہاد پر نکلے ہوئے ہیں، ہمیں اللہ پر معاملہ چھوڑ دینا چاہیے

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC CERTIFIED بیباک صحافت کا علمبردار
Daily SAHAFAT Quetta
روزنامہ صحافت
چیف ایڈیٹر ملک نعیم خان کاکڑ
صفحات 8

قلات، مشیر داخلہ ضیاء اللہ لانگو کے ہدایات پر بی اے پی کے ضلعی قیادت میں ریلی نکالی جارہی ہے

بلوچستان لیویز فورس کی مختلف کارروائیاں اشتہاری ملزمان سمیت ڈکیت گروہ گرفتار

بلوچستان لیویز فورس کی کارکردگی سے متعلق ہفتہ وار رپورٹ جاری، کامیاب کارروائی پر ڈپٹی کمشنر مستونگ نے چھاپہ مار ٹیم کو شاباشی دی نقد انعام اور تعریفی اسناد دینے کا بھی اعلان کیا

وڈھ لیویز کی دوران گشت اہم کارروائی قومی شاہراہ پر مسافر کوچ کو لوٹنے کے دوران موقع پر پہنچ گئی ڈاکوؤں کے ساتھ فائرنگ کے تبادلے کے بعد ملوث ملزمان گرفتار کرکے پولیس کے حوالے کردیا گیا ہے

کوئٹہ (خ ن) بلوچستان لیویز فورس کے ڈائریکٹریٹ میں شعبہ میڈیا سیل نے لیویز فورس بلوچستان کی گزشتہ ہفتے کی کارکردگی رپورٹ جاری کردی ہے، جاری رپورٹ کے مطابق ڈپٹی کمشنر مستونگ یاسر اقبال دشتی اسسٹنٹ کمشنر مستونگ عطاالمنعم بلوچ کی خصوصی ہدایت پر رسالدار میجر مستونگ شاہ محمد زہری کی زیرنگرانی SHO لیویز تھانہ کھڈکوچہ ہوس خان شاہوانی نائب رسالدار حبیب الرحمن مینگل دفعدار تاج محمد لیویز نفری کے ہمراہ چھاپہ مار کر ضلع قلات منگچر سے چوری شدہ ٹرانسفارمروں کے چوری میں ملوث دو چور گرفتار کرکے ان سے ٹرانسفارمر کے کوئل اور ایل ٹی برآمد کرکے انہیں برائے مزید تفتیش منگچر لیویز کے حوالے کردیا۔ جبکہ دوسری کارروائی میں مذکورہ چھاپہ مار ٹیم نے لیویز تھانہ کھڈ کوچہ کے مختلف مقدمات میں مطلوب 5 اشتہاری اور مفرور ملزمان کو گرفتار کرلیے۔ کامیاب کارروائی پر ڈپٹی کمشنر مستونگ نے چھاپہ مار ٹیم کو شاباشی دی (باقی صفحہ 7 نمبر 36)

عمران خان پر حملہ ناکام سیاست کا نتیجہ ہے، مفتی عبدالواحد بازئی

نااہل جمہوری قائدین کے اقتدار کے نشے نے عوام اور ورکرز کو عدم برداشت پر اکسایا ہے

کوئٹہ (آن لائن) نااہل جمہوری قائدین کے اقتدار کے نشے نے عوام اور ورکرز کو عدم برداشت پر اکسایا ہے عمران خان پر حملہ ناکام سیاست کا نتیجہ ہے جس کی ہم شدید مذمت کرتے ہیں مکمل تحقیقات ہونی چاہیے۔ نوشہرہ میں خدمات مولانا سمیع الحق شہید کانفرنس کی کامیابی پر مرکزی قائدین مبارکباد کے مستحق ہیں ان خیالات کا اظہار جمعیت علماء اسلام (س) کے صوبائی (باقی صفحہ 7 نمبر 39)

عوام پر بھروسہ کرکے استعماری وآمرانہ قوتوں کے خلاف متحد ہو کر جدوجہد کرنی ہوگی، این ڈی ایم

کوئٹہ (آن لائن) نیشنل ڈیموکریٹک موومنٹ کے بیان میں تحریک انصاف کے چیئرمین اور سابق وزیر اعظم عمران خان پر قاتلانہ حملے اور سیاسی رہنماؤں و کارکنوں کو شہید و زخمی کرنے کے دہشت گردانہ اقدام کی شدید مذمت (باقی صفحہ 7 نمبر 38)

ہزار گنجی قبضہ مافیا کا گڑھ بنتا جارہا ہے، نور محمد اچکزئی

تاجروں نے انتظارگاہ پر قبضہ گیروں کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملادیا بوکھلاہٹ کا شکار مارکیٹ کمیٹی نے لینڈ مافیا کے ماسٹر مائنڈ کی تعریف شروع کی

چیئرمین مارکیٹ کمیٹی کی پریس کانفرنس سورج کو انگلی سے چھپانے کی کوشش ہے، مرکزی تاجر اتحاد

کوئٹہ (پ ر) مرکزی تاجر اتحاد بلوچستان (رجسٹرڈ) کے صدر حاجی نور محمد اچکزئی حاجی عصمت اللہ حاجی نعمت بادیزئی سید سبحان آغا نصیر خان کاکڑ حاجی اختر لانگو آغا صادق شاہ منیر احمد لہڑی عبدالرسول بلوچ ملک غلام رسول کاکڑ محمد خان اچکزئی حمید بازئی حاجی مجید پرکانی نسیم کاکڑ نے ہزار گنجی مسجد روڈ پر عوام کی سہولت کیلئے قائم انتظار گاہ پر زراعت مارکیٹ کمیٹی انتظامیہ اور ان کے آلہ کاروں کی دن دیہاڑے قبضہ کرنے کی کوششوں کو عدالت کے توسط سے ناکام بنانے پر تاجر برادری کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہزار گنجی قبضہ مافیا کا گڑھ بنتا جارہا ہے ہزار گنجی مسجد روڈ پر قائم انتظار گاہ کافی عرصے سے لینڈ مافیا کی نظروں میں تھا اور کئی مرتبہ اس کی پیمائش بھی کی تھی جس سے زراعت مارکیٹ کمیٹی کو آگاہ بھی کیا تھا لیکن بدقسمتی سے (باقی صفحہ 7 نمبر 37)

ڈی آئی جی غلام اصغر میسر پریس کانفرنس کررہے ہیں

لانگ مارچ ہو شاٹ مارچ یہ لنگڑا مارچ ہی ثابت ہوگا، حافظ حمداللہ

پی ڈی ایم آئین اور جمہوریت پر کسی قسم کی کمپرومائز نہیں کرے گی عمران خان کا مقصد نہ انتخاب ہے نہ انقلاب وہ مرضی کے آرمی چیف کیلئے بے تاب ہے

عمران خان کو تکلیف نیوٹریلٹی سے ہے اور نیوٹریلٹی کی سیٹی بج چکی ہے اور بجتی رہے گی یہ آئینی سیٹی ہے، ترجمان پاکستان ڈیموکریٹک موومنٹ

کوئٹہ (پ ر) پاکستان ڈیموکریٹک موومنٹ کے مرکزی ترجمان و جمعیت علمائے اسلام کے مرکزی رہنماء مولانا حافظ حمداللہ نے اپنے جاری کردہ بیان میں کہا ہے کہ لانگ مارچ ہو شاٹ مارچ یہ لنگڑا مارچ ثابت ہوگا، عمران خان کا مقصد نہ انتخاب ہے نہ انقلاب وہ مرضی کے آرمی چیف کیلئے بے تاب ہے۔ انہوں نے کہا کہ جس نے انہیں گود میں لیا پالا پوسا جتوایا اقتدار دیا چار سال چلایا اسی کو آج عمران خان آنکھیں دکھا رہا ہے، ان کی عادت ہے جس تالی میں کھاتے ہیں اسی میں چھید کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عمران نیازی کل کے پسندیدہ ریاستی اداروں پر تنقید کرکے بھارت کا ہیرو بن گئے ہیں، تین نومبر کو مشرف نے ایمرجنسی لگا کر آئین سے بغاوت کی جن کے خلاف پشاور ہائی کورٹ کا فیصلہ موجود ہے اور آج نیازی بھی ملک میں مارشل لاء چاہتے ہے اس نے مشرف مارشل لاء کی حمایت کی تھی اور ریفرنڈم میں ان کے پولنگ ایجنٹ تھے مگر وہ آج سن لے کہ پی ڈی ا (باقی صفحہ 7 نمبر 41)

دعوت اسلامی کے تحت رواں ماہ مدنی کلینک کا آغاز ہوجائیگا، محمد عمران عطاری

پروجیکٹ کا آغاز کراچی سے ہوگا، ہماری کوشش ہوگی کہ علاج اچھا ہو، سستا اور آسان ہو

کوئٹہ (جی این ایم) دعوت اسلامی کی مجلس شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری نے کہا ہے کہ کسی پر رحم کرنا، کسی کی مصیبت دور کرنا اور کسی کیلئے آسانیاں پیدا کرنا یہ وصف ا (باقی صفحہ 7 نمبر 40)

لائیوسٹاک پاکستان کی ترقی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، الطاف حسین گجر

بارشوں اور سیلاب سے ڈیری فارمرز کو بھی بڑے پیمانے پر نقصانات اٹھانے پڑے ہیں

کوئٹہ (آن لائن) بلوچستان ڈیری فارمرز ویلفیئر ایسوسی ایشن کے صدر الطاف حسین گجر نے کہا ہے کہ بارشوں اور سیلاب سے ڈیری فارمرز کو بھی بڑے پیمانے پر نقصانات اٹھانے پڑے ہیں وفاقی اور صوبائی حکومت ڈیری فارمرز کیلئے کسانوں کی طرح خصوصی پیکج کا اعلان کرے، زرعی اجناس اور چارے کی قیمتوں میں 2 سے 3 سو گنا اضافے کو مد نظر رکھتے ہوئے کوئٹہ میں دودھ کی فی لیٹر قیمت 200 روپے مقرر کی جائے، دودھ میں ملاوٹ اور پوڈر ملانے والوں کے خلاف بلوچستان فوڈ کنٹرول اتھارٹی کارروائی کرے ہم انکے ساتھ ہر ممکن تعاون کیلئے تیار ہیں۔

سبی کے صحافی عوامی مسائل کو اجاگر کرنے میں اپنا بہتر کردار ادا کررہے ہیں، سعیدالدین طارق

سبی (جی این ایم) سبی پریس کلب کے صدر حاجی سعیدالدین طارق نے کہا ہے کہ سبی کے صحافی عوامی مسائل کو اجاگر کرنے میں اپنا بہتر کردار ادا کررہے ہیں سبی میں پانی کی قلت اور سرکاری نلکوں سے گندے پانی کی گھروں میں سپلائی کی وجہ سے شہری مختلف بیماریوں کا شکار ہورہے ہیں سرکاری نلکوں میں گندے پانی کی شکا (باقی صفحہ 7 نمبر 42)

عمران خان اقتدار کے لئے اندھے ہوچکے ہیں، فتح علی خان کھوسہ

پاک فوج کے جوان ملکی دفاع اور دہشتگردوں سے لڑتے ہوئے جام شہادت نوش کررہے ہیں

صحبت پور (جی این ایم) صحبت پور میں سابق صوبائی وزیر و رکن صوبائی اسمبلی بلوچستان میر سلیم احمد خان کھوسہ کی ہدایت پر بلوچستان عوامی پارٹی صحبت پور کے ضلعی صدر میر فتح علی خان کھوسہ جنرل سیکریٹری میر سرفراز خان کھوسہ اور بابے میر محمد علی خان کھوسہ کی سربراہی میں عمران خان کے خلاف اور پاک فوج کی حمایت میں کھوسہ ہاس صحبت پور سے ریلی نکالی گئی ریلی میں سیاسی سماجی شخصیات اور شہریوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی ریلی کے شرکا کے ہاتھوں میں بینرز اور پلے کارڈ تھے جن پر پاکستان زندہ باد پاک فوج کی حمایت اور عمران خان کے خلاف نعرے درج تھے۔

حکومت بلوچستان کی جانب سے فصل ربیع کے لئے گندم کا بیج تقسیم کرنے کا پروگرام تشکیل دے دیا گیا ہے، ڈپٹی کمشنر سبی

سبی (خ ن) ڈپٹی کمشنر سبی کے دفتر سے جاری ہونے والے ایک اعلامیہ کے مطابق ضلع کے تمام رجسٹرڈ کسان اور زمینداروں مطلع کیا گیا ہے کہ حکومت بلوچستان کی جانب سے فصل ربیع کے لئے گندم کا بیج تقسیم کرنے کا پروگرام تشکیل (باقی صفحہ 7 نمبر 43)

حالیہ سیلاب میں اقلیتی برادری کے افراد بھی بری طرح متاثر ہوئے ہیں، امیش کمار چنانی

بھیل باگڑی اوڈ بالمکی اور اقلیتی برادری کے دیگر افراد کے گھر اور گھریلو سامان سیلاب کی نذر ہوگیا

ڈیرہ اللہ یار (جی این ایم) ایڈووکیٹ امیش کمار چنانی نے کہا کہ حالیہ سیلاب میں اقلیتی برادری کے افراد بھی بری طرح متاثر ہوئے ہیں بھیل باگڑی اوڈ بالمکی اور اقلیتی برادری کے دیگر افراد کے گھر اور گھریلو سامان سیلاب کی نذر ہوگیا اور غریب افراد دو ماہ تک بے یار و مددگار سڑکوں اور نہروں کے پشتوں پر انتہائی کسمپرسی کی زندگی گزارتے رہے ہیں ہماری کوشش کے بعد ضلعی انتظامیہ اور دیگر مخیر حضرات کی جانب سے امداد ملتے ہی متاثرین نے دوبارہ اپنے گھروں کا رخ کرلیا اب اپنے گھروں میں بغیر چھت کے موسمی حالات سے نبرد آزما ہیں تاہم ڈپٹی کمشنر جعفرآباد نجیب اللہ (باقی صفحہ 7 نمبر 44)

سیلاب کی تباہی کے بعد اب بحالی کے کام کا آغاز کیا جارہا ہے، ڈپٹی کمشنر جھل مگسی

ضلع بھر میں تمام ترقیاتی منصوبوں اور اسکیمات کو جلد از جلد پایہ تکمیل تک پہنچائیں، لیفٹیننٹ (ر) یاسر حسین

سیلاب سے روڈ نیٹ ورک بری طرح متاثر ہوئی ہے جن کی مکمل بحالی کے لیے اقدامات کرنا وقت کی ضرورت ہے

جھل مگسی (خ ن) ڈپٹی کمشنر جھل مگسی فلائٹ لیفٹیننٹ (ر) یاسر حسین نے کہا ہے کہ سیلاب کی تباہی کے بعد اب بحالی کے کام کا آغاز کیا جارہا ہے اس لئے ضروری ہے کہ جو منصوبے التواء کا شکار ہوئے تھے انہیں معیار کے مطابق مکمل کیا جائے ان تمام اسکیمات کا بخوبی جائزہ لیا جائے گا تاکہ معیار کے مطابق منصوبے مکمل ہوسکیں ان خیالات کا اظہار انہوں نے لائن ڈپارٹمنٹس کے منعقدہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا اجلاس میں اسسٹنٹ کمشنر تحصیل جھل مگسی رحمت اللہ شاہ اور لائن ڈپارٹمنٹس کے دیگر آفیسران شریک تھے اجلاس میں تمام لائن ڈپارٹمنٹس کے آفیسران نے اپنے محکموں میں جاری ترقیاتی منصوبوں اور واٹر چینلز کی بحالی، سٹی جھل مگسی کو پانی کی ترسیل، سولر سسٹم اسکیمز، اسٹریٹ لائٹس، ضلعی ہیڈکوارٹر و دیگر مقاما (باقی صفحہ 2 نمبر 13)

کامیاب حکمت عملی کی وجہ سے آج پاکستان ترقی کی جانب گامزن ہوچکا ہے، اصغر خان مری

ملک و قوم کی سلامتی حفاظت خوشحالی و ترقی کے لئے پاک افواج کا کردار نمایاں مقام رکھتا ہے

سبی (جی این ایم) پاکستان مسلم لیگ ن کے صوبائی سینئر نائب صدر میر اصغر خان مری، ڈویژنل صدر سبی منیر احمد مسوری بگٹی نے افواج پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ مہم چلانے کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ملک و قوم کی سلامتی حفاظت خوشحالی و ترقی کے لئے پاک افواج کا کردار نمایاں مقام رکھتا ہے پاک افواج کی اعلی قیادت کے خلاف مہم ریاست کے خلاف گھناؤنا سازش کے مترادف ہے پاکستان مسلم لیگ ن کسی صورت ایسی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دے گی دلوں کے وزیر اعظم میاں نواز شریف کی قیادت میں مسلم لیگ ن بلوچستان سمیت ملک بھر کو درپیش مسئلہ مسائل سے چھٹکارا دلانے میں اپنا رول پلے کررہی ہے کامیاب حکمت عملی کی وجہ سے آج پاکستان تر (باقی صفحہ 7 نمبر 46)

حکومت عوام کو سہولیات کی فراہمی کے لیے ہر ممکن اقدامات کررہی ہے، کمشنر لورالائی

سپورٹس کمپلیکس کی تکمیل سے نوجوانوں کو مختلف کھیلوں کی سرگرمیاں ایک ہی چار دیواری کے اندر جاری رکھنے کے مواقع دستیاب ہوں گے

کسی بھی ترقیاتی منصوبے کی معیار اور مقدار میں کوتاہی ناقابل برداشت ہے جس میں کسی کے ساتھ رعایت نہیں ہوگی

لورالائی (خ ن) کمشنر لورالائی ڈویژن محمد گل خلجی نے سپورٹس کمپلیکس کوئٹہ روڈ شاہ کاریز میں جاری ترقیاتی کام کا دورہ کیا ان کے ہمراہ قائم مقام ڈپٹی کمشنر ضلع لورالائی جمیل احمد بلوچ، پروجیکٹ انجینئر بی اینڈ آر سردار بشیر خان حمزہ زئی، اسسٹنٹ ڈائریکٹر انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ امیر جان لونی سکورٹی انچارج روز الدین ٹھیکیدار عبدالحکیم و دیگر متعلقہ آفیسران بھی تھے۔ کمشنر محمد گل خلجی نے سپورٹس کمپلیکس میں جاری ترقیاتی کام کا معائنہ کیا، جس باؤنڈری وال، سپلائی سکیم، کارڈ روم، گیٹ شامل تھے اس موقع پر پروجیکٹ انجینئر بی اینڈ آر سردار بشیر خان حمزہ زئی نے بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ سپورٹس کمپلیکس لورالائی کا کل رقبہ 64 ایکڑ ہے کل کاسٹ 257 ملین روپے ہے یہ کام مارچ 2021 میں شروع ہوا اور اگر بجٹ ہوتو مارچ (باقی صفحہ 7 نمبر 45)

پشین، ڈپٹی کمشنر ڈاکٹر یاسر خان بازئی کے ہدایت پر کالے شیشوں والی گاڑیوں سے کالے پلاسٹک اتاری جارہی ہیں

مائنز میں صحت وسلامتی کے قوانین پر عمل درآمد نہیں ہورہا ہے، سلطان محمد خان

کوئٹہ (آن لائن) پاکستان سنٹرل مائنز لیبر فیڈریشن کے مرکزی سیکرٹری جنرل سلطان محمد خان، چیئرمین عبدالستار، صوبائی چیئرمین محمد زمین، یونائیٹڈ مارٹل ورکرز یونین کے صدر سعید احمد بلانوشی، لیبر اینڈ ایمپلائز یونین شیخ محمد رمضان کول کمپنی مچھ کے صدر محمد شاکر اور آل پاکستان لیبر فیڈریشن کے صوبائی چیئرمین شاہ علی بگٹی نے اخباری بیان (باقی صفحہ 7 نمبر 48)

حلقہ پٹواری عبدالحفیظ نون نے رشوت کا بازار گرم کر رکھا ہے، میر محمد عارف

جبکہ اپنے حلقے کے تمام متاثرین سے سروے فارم جمع کروانے کے 5000 ہزار روپے لے رہا ہے

گنداخہ (نامہ نگار) سیاسی و سماجی رہنماء میر محمد عارف سرپرو نے اپنے جاری کردہ بیان میں کہا ہے کہ حلقہ پٹواری عبدالحفیظ نون نے رشوت کا بازار گرم کر رکھا ہے جبکہ اپنے حلقے کے تمام متاثرین سے سروے فارم جمع کروانے کے 5000 ہزار روپے لے رہا ہے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ اس مشکل حالات میں متاثرین اپنے بچوں کی ایک وقت کی روٹی کے لیے پریشان حال ہیں تو دوسری جانب کرپٹ پٹواری نے اپنے حلقے میں رشوت کا بازار گرم کیا ہوا ہے جس کی وجہ سے متاثرین بہت پریشان حال ہیں کیونکہ اس وقت بھی متاثرین کھلے آسمان تلے بے یار و مددگا (باقی صفحہ 7 نمبر 47)

تاجر برادری کے مطالبات جائز ہے اور ہم انہیں حل کرینگے، رحیم آغا

کوئٹہ (آن لائن) انجمن تاجران بلوچستان رجسٹرڈ کے صدر رحیم آغا نے بیان میں کہا ہے کہ 31 اکتوبر کو لکپاس دھرنے میں ہمارے جائز مطالبات کے حوالے سے ایڈیشنل چیف سیکریٹری ہوم اینڈ ٹرائبل افیئر زاہد سلیم صاحب سے مذاکرات ہوئے مذاکرات میں زمیندار کسان اتحاد کے چیئرمین خان آف قلات آغا گل (باقی صفحہ 2 نمبر 12)

ژوب، میونسپل کمیٹی وارڈ نمبر 30 سے کامیاب کونسلر شہر یار باروزئی شاہ زمان کاکڑ کیساتھ اتحاد کے موقع پر پریس کانفرنس کررہے ہیں

پنجگور عوام اسپورٹس کے انتہائی شوقین ہیں، متحدہ چتکان کمیٹی

پنجگور (نامہ نگار) متحدہ چتکان کمیٹی نے اپنے پریس ریلیز جاری کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان ٹیلی ویژن کارپوریشن لمیٹڈ ڈیری براڈ کاسٹ سنٹر پنجگور ہر ماہ بیچارے پنجگور عوام سے باقاعدہ طور پر لاکھوں روپے کا ٹیکس وصول کرنے کے باوجود پی ٹی وی براڈکاسٹ پنجگور سالوں سال بند پڑا ہے کوئی پرسان حال نہیں پنجگور (باقی صفحہ 2 نمبر 1)

میونسپل چیئرمین کی انتخاب کے لیے ہمیں سادہ اکثریت حاصل ہے، شاہ زمان کاکڑ

ہم دیگر کونسلروں کی طرح شہر یار خان سمیت عوامی اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچائیں گے

ژوب (نامہ نگار) میونسپل کمیٹی وارڈ نمبر 30 سے آزاد حیثیت سے منتخب ہونے والے کونسلر شہر یار خان باروزئی نے بلوچستان عوامی پارٹی کے ضلعی صدر حاجی شاہ زمان کاکڑ، قادر خان کاکڑ، قاضی سرور باروزئی اور دیگر کے ہمراہ مشترکہ پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے محلہ کمیٹی ممبران اشرف خان، رفیع الدین، محمد علی، حبیب اللہ خان کی باہمی مشاورت سے حاجی مٹھا خان کاکڑ کے ساتھ اتحاد کا فیصلہ کیا ہے۔ حاجی مٹھا خان کاکڑ نے اپنے دور وزارت میں شہر و دیہاتی علاقوں میں ریکارڈ ترقیاتی کام کیے ہیں۔ اس وقت حاجی مٹھا خان کاکڑ کو بھرپور عوامی اعتماد حاصل (باقی صفحہ 7 نمبر 49)

شیخ جعفر خان مندوخیل نواب ثناء اللہ خان زہری بھائی کی وفات پر اظہار تعزیت

کوئٹہ (پ ر) پاکستان مسلم لیگ (ن) کے مرکزی رہنماء و سابق صوبائی وزیر شیخ جعفر خان مندوخیل نے سابق وزیراعلیٰ بلوچستان نواب ثناء اللہ خان زہری اور رکن صوبائی اسمبلی میر نعمت اللہ زہری سے انکی بھائی کی وفات پر دکھ اور تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ یہاں جاری کردہ ایک بیان میں سابق صوبائی وزیر شیخ جعفر خان مندو (باقی صفحہ 2 نمبر 11)

خان شہید کے ویژن، افکار ان کے نظریات پارٹی کارکنوں کیلئے مشعل راہ ہے، نصراللہ خان زیرے

عبدالصمد خان اچکزئی کی شہادت کی 49 ویں برسی کو نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ منایا جائیگا

کوئٹہ (پ ر) پشتونخوا ملی عوامی پارٹی کے صوبائی سیکرٹری و رکن صوبائی اسمبلی نصراللہ خان زیرے نے کہا ہے سالار شہدا خان شہید عبدالصمد خان اچکزئی کی شہادت کی 49 ویں برسی کو نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ منایا جائیگا۔ خان شہید کے ویژن، افکار ان کے نظریات پارٹی کارکنوں کیلئے مشعل راہ ہے، عوام کی جوق در جوق شمولیت پشتونخوامیپ کی درست قومی سیاسی جمہور (باقی صفحہ 2 نمبر 10)

میونسپل چیئرمین کی انتخاب کے لیے ہمیں سادہ اکثریت حاصل ہے، شہریار خان باروزئی

عوامی اعتماد پر بھرپور توجہ رکھتے ہوئے شہر کی خدمت کے لیے دن رات ایک کرکے کام کریں گے

ژوب (نامہ نگار) میونسپل کمیٹی وارڈ نمبر 30 سے آزاد حیثیت سے منتخب ہونے والے کونسلر شہر یار خان باروزئی نے بلوچستان عوامی پارٹی کے ضلعی صدر حاجی شاہ زمان کاکڑ، قادر خان کاکڑ، قاضی سرور باروزئی اور دیگر کے ہمراہ مشترکہ پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے محلہ کمیٹی ممبران اشرف خان، رفیع الدین، محمد علی، حبیب اللہ خان کی باہمی مشاورت سے حاجی (باقی صفحہ 2 نمبر 2)

سرکار کی طرف سے تفویض کردہ ذمہ داری اصل میں عوامی خدمت ہے، طارق الرحمن بلوچ

خاران (آن لائن) کمشنر رخشان ڈویژن طارق الرحمن بلوچ کی زیرصدارت سرکاری محکموں کے ضلعی آفیسران کے ساتھ تعارفی اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں ڈپٹی کمشنر خاران منیر احمد سوہانی، ایڈیشنل کمشنر رخشان بادل دشتی، ایس پی ارشاد علی گولہ ڈویژنل ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز ڈاکٹر شیر احمد بلوچ، ایکسین بی اینڈ آر عادل نصیر غلزئی (باقی صفحہ 2 نمبر 4)

پشین، اسسٹنٹ کمشنر کاریزات سلیم خان کاکڑ خانوزئی بازار میں پرائس کنٹرول آپریشن کررہے ہیں

ملک ذیشان حسین کا عمران خان پر حملہ آور ان کی زخمی ہونے پر شدید افسوس کا اظہار

کوئٹہ (آن لائن) پاکستان پیپلز پارٹی بلوچستان کے ڈپٹی اطلاعات سیکرٹری ملک ذیشان حسین نے عمران خان پر حملہ آور ان کی زخمی ہونے پر شدید افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان میں ایسی غیر سیاسی، غیر جمہوری سوچ کو پوری قوم کو مل کر ختم کرنا ہوگا۔ جو انتہا پسندی اور دہشت گردی کو جنم دیتی ہے۔ اس سازش کے پیچھے کوئی (باقی صفحہ 2 نمبر 8)

دشمن اب قاتلانہ حملوں تک پہنچ گیا ہے، پاکستان تحریک انصاف ضلع ہرنائی

کل صبح گیارہ بجے ضلعی کابینہ اور تحصیل ہرنائی کابینہ کی جانب سے کل 11 بجے بھرپور احتجاج کیا جائیگا

ہرنائی (نامہ نگار) پاکستان تحریک انصاف ضلع ہرنائی کی تحصیل عہدیداروں نے پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا دشمن اب قاتلانہ حملوں تک پہنچ گیا ہے اس گھٹیا اور نیچ حرکت کی بھرپور مذمت کرتے ہیں کل صبح گیارہ بجے ضلعی کابینہ اور تحصیل ہرنائی کابینہ کی جانب سے کل 11 بجے بھرپور احتجاج کیا جائیگا۔ ہم تمام ورکرز اور عمران خان کے چاہنے والوں سے اپیل کرتے ہیں اس (باقی صفحہ 2 نمبر 9)

پشین، ڈی سی پشین کی ہدایت پر رنگین شیشوں کے خلاف کارروائی

پھلوں، گوشت، چکن اور سبزیوں کو مہنگے داموں فروخت کرنے پر جاری وارننگ میں نرخ تجاوزات بھی ہٹا دی گئیں

پشین (نامہ نگار) ڈی سی پشین کی ہدایت پر اسسٹنٹ کمشنر کاریزات سلیم خان نے خانوزئی بازار میں پرائس کنٹرول کی سرگرمیاں کیں، پرائس کنٹرول کمیٹی کے مقرر کردہ نرخوں پر اشیاء کی فروخت کو یقینی بنانے کے لیے ریٹ لسٹیں چیک کیں۔ پھلوں، گوشت، چکن اور سبزیوں کو مہنگے داموں فروخت کرنے پر جاری وارننگ میں نرخ تجاوزات بھی ہٹا دی گئیں (باقی صفحہ 2 نمبر 3)

جے یو آئی ہر قسم عصبیت اور قومیت سے پاک جماعت ہے، طاہر توحیدی

قوم ملک و اسلام کے خلاف سازشوں کو ناکام بنانے کیلئے قائد جمعیت مولانا فضل الرحمان کی ہاتھوں کو مضبوط کرے، مولانا راز محمد حسنی

جمعیت علماء اسلام نے ہمیشہ پاکستان اور اسلام دشمن قوتوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے مولانا عبدالمنان سعادت، مولانا محمد صادق

کوئٹہ (پ ر) جمعیت علمائے اسلام کے رہنماؤں نے کہا ہے کہ قوم اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ کرکے پاکستان اور اسلام دشمن قوتوں کے ناپاک حربوں کو ناکام بنانے کیلئے جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ فارم پر متحد ہو جائیں فتنہ قادیانیت کے خلاف ہر محاذ پر جنگ کو عبادت سمجھتے ہیں ان خیالات کا اظہار جمعیت علمائے اسلام نجم المدارس یونٹ کلی چلتن رئیسانی ہزار گنجی کے امیر مولانا محمد طاہر توحیدی جنرل سیکرٹری مولانا راز محمد حسنی نائب امیر مولانا عبدالمنان سعادت سرپرست اعلی مولانا محمد صادق مولانا شیخ عبدالحق امین اللہ شیرزئی نعیم خان استاد عبدالخالق اچکزئی، جان محمد عشیزئی، مولانا قاری عبدالخالق مولانا عبدالغفار و دیگر نے جمعیت علمائے اسلام نجم المدارس یونٹ کلی چلتن رئیسانی ہزار گنجی کے سیر نائب امیر مولانا عبدالمنان (باقی صفحہ 2 نمبر 6)

تمام اضلاع کے کنوینرز اور ڈپٹی کنوینرز کا اعلان کیا جائے، رحیم صباء

اکابرین دیوبند کی انتہائی کٹھن و مشکل حالات میں ان کا جدوجہد ہمارے لئے مشعل راہ ہیں

چمن (نامہ نگار) جمعیت طلباء اسلام نظریاتی پاکستان کے مرکزی کنوینز عبدالرحیم صباء ڈپٹی کنوینز عباس لطیف حافظ آمین اللہ میر مٹھا خان ساسولی نثار احمد زہری ریاض احمد جمالی حافظ عبدالرحمن عزیز اللہ زاکری عبدالغفار سیکرٹری اطلاعات نصیب اللہ سائل و دیگر نے ایک اخباری بیان میں کہا ہے کہ جمعیت طلباء اسلام نظریاتی کے نئے ذمہ داران ایک نئے عزم اور جذبے کے ساتھ تنظیم کو مزید فعال اور منظم کرنے کیلئے بھرپور کردار ادا کرے انہوں نے کہا کہ اکابرین دیوبند کی انتہائی کٹھن و مشکل حالات میں ان کا جدوجہد ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ جمعیت طلباء اسلام نظریاتی اکابرین دیوبند کے افکار و نظریات کو لیکر کامیابی کی طرف گامزن ہے اور اکابرین دیوبند کے مشن (باقی صفحہ 2 نمبر 5)

پاکستان کے استحکام و سالمیت کیلئے خونی سیاست خطرناک ہے، صدیق مدنی

سابق وزیراعظم عمران خان نیازی پر قاتلانہ حملے کی شدید مذمت کرتے ہیں، پاکستان میں خونی سیاست ملک کو تباہی کی طرف دھکیلتے ہیں، جمعیت علماء اسلام

خونی و تعصبانہ سیاست سے ملکی استحکام و سالمیت خطرے میں پڑ سکتے ہیں جمعیت علماء اسلام اسلحہ کلچر سیاست و جدوجہد کیخلاف ہیں

کوئٹہ (پ ر) جمعیت علماء اسلام کے رہنماء اور ممبر ڈسٹرکٹ یوتھ اسمبلی مولوی حافظ محمد صدیق مدنی، حافظ سیف الرحمن صدیقی، عزیز الرحمان، ضیاء الرحمان اور حبیب الرحمن صدیقی نے سابق وزیراعظم عمران خان نیازی پر قاتلانہ حملے کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں ہر کوئی پر امن سیاست کرنے کا حق حاصل ہے۔ پاکستان کے استحکام و سالمیت کیلئے خونی سیاست خطرناک ہے۔ خونی و تعصبانہ سیاست سے ملکی استحکام و سالمیت خطرے میں پڑ سکتے ہیں۔ جمعیت علماء اسلام اسلحہ کلچر سیاست و جدوجہد کیخلاف ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان تحریک انصاف کے مارچ قافلے میں سابق وزیراعظم عمران خان نیازی اور دیگر مرکزی قائدین پر اندھا دھند فائرنگ کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ (باقی صفحہ 2 نمبر 7)

کوئٹہ، پشتونخوا اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن آئی ٹی یونیورسٹی BUITEMS کے ملاقاتی کانفرنس کے موقع پر تقریب حلف برداری سے سیف اللہ خان کاکڑ، یار محمد بریال، اسفندیار کاکڑ، محمود اچکزئی، عظیم افغان، نواز خان کاکڑ، ہارون خان موسیٰ خیل، دلبر خان ازل اور عظمت خان خطاب کررہے ہیں

جھل مگسی، فلائٹ لیفٹیننٹ یاسر حسین ضلعی آفیسران کے منعقدہ اجلاس کی صدارت کررہے ہیں

Daily SAHAFAT Quetta

روزنامہ صحافت

پبلشر ملک فہیم خان کا کڑنے سعید پرنٹنگ پریس مشن روڈ کوئٹہ سے چھپوا کر دفتر روزنامہ صحافت کوئٹہ فلیٹ نمبر 6 ذیل پلازہ ممتان چوک کوئٹہ سے شائع کیا۔

فون نمبر: 081-2828822 فیکس نمبر: 03337887770 آفس نمبر:
712 فرسٹ فلور کشمیر کامپلکس آبپارہ مارکیٹ اسلام آباد فون نمبر: 051-2603196
E-Mail Address: dailysahafat.quetta

تحریک انصاف کے مارچ پر فائرنگ

قومی اسمبلی میں اراکین نے پاکستان تحریک انصاف کے مارچ پر فائرنگ کی مذمت کرتے ہوئے تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ اندوہناک واقعہ ہے جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے پی ٹی آئی کے قائد عمران خان بھی زخمی ہوئے ہیں سیاست میں تشدد کار، نفرت کی فضا عام ہوتی جارہی ہے سیاست دانوں اور تقسیم کے بیج بونے سے سیاست مشکل اور متشدد ہوتی جاتی ہے سیاست دانوں کے بھائی چارے کو ترک نہیں کیا لیاقت علی خان، اور ذوالفقار علی بھٹو کی شہادت بھی متشدد ذہنیت کا شاخسانہ تھا انہوں نے کہا کہ زبان متشدد ہو چکی ہے سیاست میں مار دو جلا دو کے الفاظ لوگوں کو متشدد راہ اپنانے کی ترغیب دیتے ہیں سیاستدانوں کو گفتگو کرتے ہوئے احساس کرنا چاہیے کہ بیج جو بو رہے ہیں اس قوم کو وہ بیج کاٹنا پڑے گا سیاسی زبان ترک کردی گئی تو گولی کی زبان راج کرے گی عمران خان پر فائرنگ کے واقعہ میں ایک سبق ہے سیاسی ورکر بھائی بھی ہے اسے بات چیت کے کلچر کو ترک نہیں کرنا چاہیے، اختلافات ہونے کے باوجود تشدد کی طرف نہیں جانا چاہیے ایوان بھی عمران خان پر فائرنگ کے واقعہ کی مذمت کرتا ہے فائرنگ کے واقعہ کی پرزور مذمت ہونی چاہیے، اپوزیشن کے رہنما غوث بخش مہر نے کہا کہ فائرنگ کا واقعہ افسوسناک ہے ملوث لوگوں کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے، ایوان میں سیلاب کے بعد کی صورتحال پر بحث نہیں ہو رہی سندھ سے پانی نکالنے کی بات نہیں کی جاتی تو ہاؤس کو نہیں چلنے دیں گے۔ پیپلز پارٹی بھی عمران خان پر فائرنگ کی مذمت کرتی ہے عمران خان پر فائرنگ کی تحقیقات ہونی چاہئیں، بھائی چارے کو بڑھانے اور تفریق کو ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ عمران خان چاہے ہمیں تسلیم نہ کریں تاہم ان پر فائرنگ کی مذمت کرتے ہیں، پنجاب حکومت سے پوچھا جائے کہ غفلت کا مظاہرہ کیوں ہوا آئی جی اور وزیراعلیٰ عمران خان کو سکیورٹی دینے میں کیوں ناکام رہے ملک میں انارکی پھیلانے کی کوشش ہو رہی ہے تمام سیاسی لیڈر اپنی ذات سے نکل کر بیٹھیں اور ملک کا سوچیں، عمران خان پر فائرنگ کی مذمت کرتے ہیں واقعہ افسوسناک ہے بات چیت کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں، بیلٹ کی بجائے بلٹ پر یقین رکھا جاتا ہے عوام کی آواز کو ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکال دیا جاتا ہے، جماعت اسلامی کے رہنما مولانا عبدالاکبر چترالی نے کہا کہ جماعت اسلامی کی جانب سے عمران خان پر فائرنگ کی مذمت کرتے ہیں ایسے واقعات ملک کیلئے انتہائی خطرناک ہوتے ہیں۔

پاکستان میں انتخابات اور انتخابی حلقے

ڈاکٹر شبیر احمد

امریکی کانگریس پر ماہر سمجھے جانے والے محقق لوئس ڈیکسٹر (Lewis Dexter) اور رچرڈ فینو جونیئر (Jr. Fenno Richard) انتخابی حلقوں اور ان حلقوں سے منتخب ہونے والے نمائندوں کے بارے میں دلچسپ حقائق منظر عام پر لاتے ہیں، ہم کوشش کریں گے کہ پاکستانی انتخابی حلقوں اور وہاں سے منتخب نمائندوں کے بارے میں ان کی تحقیق اور معلومات کا پاکستان کی انتخابی سیاست کے پس منظر میں جائزہ لیں۔ [illegible]

حصہ شہری ابادی میں ہوتا ہے اور کچھ حصہ دیہاتی علاقوں میں، جیسے کہ کراچی اور لاہور جیسے بڑے شہروں میں بھی چند حلقے شہری اور دیہاتی علاقوں پر مشتمل ہیں [illegible]

سست رولانگ مارچ، نیوٹرل ایمپائر کا انتظار

نصرت جاوید

اپنی زندگی کی تین دہائیاں صحافت کی نذر کردینے کے بعد یک سطری سبق سیکھا ہے تو محض اتنا کہ سیاسی منظر نامہ پر جو دھوم دھڑ کا نظر آرہا ہوتا ہے محض فریب ہوتا ہے۔ اس کے پیچھے ہماری اشرافیہ کے مختلف گروہوں کے مابین جو حقیقی چپقلش جاری ہوتی ہے اس کی بابت میرے اور آپ جیسے عام پاکستانی قطعاً بے خبر ہوتے ہیں۔ جو نتیجہ میں نے طویل تجربے سے اخذ کیا ہے اس کو درست ثابت کرنے کے لئے پاکستان کی تاریخ سے کئی حوالے بھی دے سکتا ہوں۔ میرے عزیز ترین دوست بھی اگرچہ مصر رہتے ہیں کہ سوشل میڈیا کی بدولت ہمارے ذہنوں پر چھائے ہیجان کے دور میں لوگ ''تاریخی حوالوں'' سے اکتا جاتے ہیں۔ قارئین کی توجہ درکار ہے تو محض ''حال'' تک محدود رہا کروں۔ اپنے خیرخواہوں کی ہر رائے کو میں بہت توجہ اور احترام سے زیرغور لاتا ہوں۔ اس کے باوجود آج کے کالم کی تمہید میں جو دعویٰ کیا ہے اسے واجب ٹھہرانے کے لئے یاددلانا چاہوں گا کہ اپریل 2007ء کا آغاز ہوتے ہی ہمارے ہاں ''عدلیہ بحالی کی تحریک'' شروع ہوگئی تھی۔ ہم پاکستانیوں کی اکثریت اس کی بابت بہت شاداں محسوس کرتی رہی۔ ہم نے امید باندھ لی کہ افتخار چودھری کی سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کے عہدے پر بحالی کے بعد ہماری ریاست واقعتا ''ماں کے جیسی'' ہوجائے گی۔ بالآخر چودھری صاحب اپنے منصب پر بحال بھی ہوگئے۔ ہم بدنصیبوں کے لئے ''ریاست'' مگر سوتیلی ماں جیسا سلوک ہی کرتی رہی۔ فرزند افتخار چودھری نے اگرچہ اپنے والد کی شفقت سے زندگی سنوار لی۔ ''عدلیہ بحالی تحریک'' کا مگر اب غور سے جائزہ لیں تو بالآخر سمجھا جاتا ہے کہ مذکورہ ''تحریک'' کا حقیقی ہدف جنرل مشرف کو اقتدار سے فارغ کرنا تھا۔ ''ریاست'' کو ''ماں کے جیسی'' بنانا ہرگز مقصود نہ تھا۔ امریکہ ان کی بے پناہ پشت پناہی کے باوجود ستمبر 2006ء سے اس شک میں مبتلا ہونا شروع ہوگیا تھا کہ جنرل مشرف ان کے ساتھ Double Game (ڈبل گیم) کھیل رہے ہیں۔ پاکستان اگرچہ امریکہ کے ساتھ افغان کے خلاف برپا کی جنگ میں تعاون فراہم کرنے کی وجہ سے شدید ترین دہشت گردی کی زد میں آچکا تھا۔ ہزاروں کی تعداد میں ہمارے بے گناہ شہری اس کا نشانہ بنے۔ حالانکہ مشرف صاحب کا ''مادرادارہ'' بھی اس کی تپش سے محفوظ نہ رہ پایا۔ ہماری حکمران اشرافیہ پر وہ ''بوجھ'' تصور ہونا شروع ہوگئے تھے۔ ''عدلیہ بحالی کی تحریک'' اس ''بوجھ'' سے نجات پانے کے کام آئی۔ رواں ہفتے کی 28 اکتوبر سے عمران خان صاحب اسلام آباد پر ایک اور ''یلغار'' کے لئے لاہور سے ''لانگ مارچ'' کی صورت روانہ ہوچکے ہیں۔ لانگ مارچ کے افتتاحی روز انہوں نے 4 نومبر تک اسلام آباد میں داخل ہونے کے ارادے کا اظہار کیا تھا۔ اب وہ تاریخ بڑھادی گئی ہے۔ باور کیا جارہا ہے کہ وہ غالباً اسے مزید ایک ہفتے تک ٹالتے ہوئے گیارہ نومبر کو اسلام آباد میں آئیں گے۔ عمران خان صاحب نے لاہور سے اسلام آباد تک کے سفر کو آٹھ دنوں تک پھیلایا تو ملکی سیاست کا دیرینہ طالب علم ہوتے ہوئے میرا ماتھا اس کی بابت ٹھنکا۔ میں نے اس ضمن میں قیاس سے کام لیتے ہوئے ہماری تاریخ میں 1993ء میں ابھرے ''کاکڑ فارمولا'' کا تذکرہ شروع کردیا۔ میرا قیاس درست تھا یا نہیں مگر اب یہ گماں ہورہا ہے کہ ''کاکڑ فارمولا'' جیسی کوئی شے موجودہ حالات میں نمودار ہوتی نظر نہیں آرہی۔ اندھی نفرت وعقیدت میں تقسیم ہوئے معاشرے میں عمران خان صاحب کے ''لانگ مارچ'' کا معروضی جائزہ بھی ممکن نہیں رہا۔ اگر آپ عمران خان صاحب کے حامی ہیں تو مذکورہ مارچ کے ذریعے تحریک انصاف کے قائد نواز شریف اور ان کی جماعت کے لاہور کو راولپنڈی سے ملانے والی جی ٹی روڈ کے درمیان موجودہ شہروں اور قصبات پر ''اجارہ'' کو پاش پاش کرتے دکھائی دیں گے۔ عمران خان صاحب سے نفرت آپ کو مسلسل یہ سوال اٹھانے کو مجبور کرے گی کہ یہ کیسا ''لانگ مارچ'' ہے جو شام ڈھلتے ہی ''اختتام پذیر'' ہوجاتا ہے۔ اس کے قائد آرام فرمانے جلسے سے خطاب کے بعد زمان پارک لاہور میں اپنے گھر چلے جاتے ہیں۔ ''صحافیوں'' سے البتہ توقع یہ باندھی جارہی ہے کہ وہ مذکورہ مارچ کو ''نئی تاریخ'' بناتا ہوا دکھائیں یا اسے ''ٹھس'' ہوا ثابت کریں۔ ضرورت سے زیادہ غوروفکر کی عادت کے سبب میرا ذہن ایسے سوالات کے یک لفظی جواب دینے کے قابل نہیں رہا۔ عمر کے آخری حصے میں داخل ہوجانے کے بعد ذہن ویسے ہی چست وتوانا نہیں رہتا۔ اپنی کم مائیگی کے اعتراف کے باوجود مصر رہوں گا کہ عمران خان صاحب کا ''لانگ مارچ'' آپ کو اپنے ذہن میں موجود تعصبات کی بدولت ''کامیاب'' یا ''ٹھس'' ہوا نظر آئے تب بھی اس سوال کا جواب ڈھونڈنا لازمی ہے کہ دانستہ طور پر سست رو بنائے ''لانگ مارچ'' کا حقیقی ہدف کیا ہے۔ بظاہر اس کا مقصد وزیراعظم شہباز شریف کو فوری انتخاب کی تاریخ دینے کو مجبور کرنا ہے۔ فی الوقت وہ اس کے لئے آمادہ ہوئے نظر نہیں آرہے۔ فرض کیا وہ آمادہ ہونے کو مائل ہونا بھی شروع کردیں تو لندن میں مقیم ان کے بڑے بھائی نے ایک ٹویٹ کے ذریعے جارحانہ پیغام دے دیا ہے کہ ''جتھے'' سے کوئی مذاکرات نہیں ہوں گے۔ حکومت میں شامل کم ازکم دو بڑی سیاسی جماعتوں کی بھی یہی سوچ ہے۔ حکومت میں بیٹھی جماعتیں اپنے موقف پر ڈٹی رہیں تو عمران خان صاحب کو یقیناً کچھ ایسا کرنا ہوگا کہ جو ''نیوٹرل'' ہوئے ''ایمپائر'' کو متحرک ہونے کو مجبور کرے۔ ''ایمپائر'' کو تاہم رواں مہینے کے آخری ہفتے کا انتظار بھی کرنا ہے۔ اس ہفتے ''تعیناتی'' کے تناظر میں اہم ترین فیصلہ ہونا ہے۔ عمران خان صاحب کی حقیقی ترجیح تو یہ تھی کہ وہ موجودہ وزیراعظم کو مذکورہ تناظر میں ''بے اختیار'' بنادیں۔ ابھی تک وہ یہ ہدف حاصل نہیں کرپائے ہیں۔ معاملہ لہٰذا ''وقت کم اور مقابلہ سخت'' کی جانب بڑھ رہا ہے۔ اپنے لانگ مارچ کی بدولت عمران خان صاحب اپنے لئے نام نہاد ''فیس سیونگ'' حاصل نہ کرپائے تو ہرصورت اسلام آباد پہنچنے کو ڈٹ جائیں گے جو ''فیس سیونگ'' کے بجائے ''شوڈاؤن'' کی جانب لے جائے گا۔ اس کے بعد کیا ہوگا؟ اس سوال کا جواب دینے کے لئے اپنی تاریخ سے حوالے دینے کو مجبور ہوجاؤں گا اور میرے خیرخواہ دوست سمجھاتے چلے جارہے ہیں کہ ''تاریخی حوالوں'' سے بوجھل ہوا کالم لکھنے والے کو لائیکس اور شیئرز نہیں دلواتا۔ حالانکہ مشرف صاحب کا ''مادرادارہ'' بھی اس کی تپش سے محفوظ نہ رہ پایا۔ ہماری حکمران اشرافیہ پر وہ ''بوجھ'' تصور ہونا شروع ہوگئے تھے۔ ''عدلیہ بحالی کی تحریک'' اس ''بوجھ'' سے نجات پانے کے کام آئی۔ رواں ہفتے کی 28 اکتوبر سے عمران خان صاحب اسلام آباد پر ایک اور ''یلغار'' کے لئے لاہور سے ''لانگ مارچ'' کی صورت روانہ ہوچکے ہیں۔ لانگ مارچ کے افتتاحی روز انہوں نے 4 نومبر تک اسلام آباد میں داخل ہونے کے ارادے کا اظہار کیا تھا۔

تعلیمی درسگاہ یا سینما تھیٹر

انفرادی طور پر کسی شخص کی غلطی کو کسی ادارے جماعت یا اجتماع سے جوڑنا مناسب نہیں، مثلاً اگر کسی مدرسے یا سکول کے استاد سے غلطی سرزد ہوجائے، آپ پورے ادارے یا اس سے متعلقہ تمام شعبوں کو برا بھلا کہیں تو یہ انصاف نہیں، اگر غلطی انتظامیہ یا سربراہ کی منشاء کے مطابق ہو تو یہ ناقابل معافی جرم تصور ہوگا، کیوں کہ یہ اجتماعی غلطی تصور ہوگی، عین اسی طرح گزشتہ دنوں بلوچستان کی ایک معروف یونیورسٹی بیوٹمز میں وائس چانسلر /انتظامیہ کی اجازت اور سرپرستی میں مرد وزن کی مخلوط محفل سجائی گئی، اسٹیج پر لڑکوں اور لڑکیوں نے موسیقی وسرود کی سونگز پر مخلوط ڈانس کرتے ہوئے اسلامی، پشتون اور بلوچ کلچر کی دھجیاں اڑائیں، یقیناً اس حیاء سوز محفل میں وائس چانسلر یا کسی پروفیسر کی بیٹی یا بہن نہیں ہوئی ہوگی، کیوں کہ یہ ان کی غیرت وحمیت کے خلاف ہے، یہ دوسروں کی بیٹیاں بہنیں تھیں جن کو نچا کر ان کی ویڈیوز سوشل میڈیا کی زینت بنادی گئیں، انتہائی افسوس کی بات ہے کہ تعلیمی درس گاہوں اسلامی تعلیمات پر مبنی سوسائٹی کی تشکیل کے بجائے بے ہودہ مغربی کلچر کو پروان چڑھانے کے لیے ذمہ داران دوسروں کے بچوں کو استعمال کررہے ہیں، اب یہ تمیز ختم ہوگئی کہ یہ تعلیمی درسگاہ ہے یا کوئی فلمی یا ڈرامہ تھیٹر، اس قسم کی بے ہودگی بلوچستان کی دیگر نجی وسرکاری تعلیمی اداروں میں پہلے بھی رپورٹ ہوچکی ہے، نوجوانوں کے سامنے دختران قوم کو نچوانا غیرت وحمیت پر زوردار طمانچہ ہے، صوبے کی نامور یونیورسٹیوں میں مخلوط پروگراموں کے اندر مرد وزن کیلئے گناہ اور بے راہ روی کا ماحول بنانا اسلامی تعلیمات سے کھلی بغاوت ہے، اس حوالے سے

چراغ راہ
*****
عبدالغنی شہزاد

یونیورسٹی انتظامیہ کے خلاف قانونی کارروائی ہونی چاہیے، کیوں کہ اسلامی اور قبائلی معاشرے میں یونیورسٹی رقص وسرود کی محفلیں سجانا اور اخلاق سوز سرگرمیوں سے معماران قوم کی ذہنی اور اخلاقی کردار سازی کی بجائے فحاشی، عریانی اور مغربی تہذیب کے راہ پر ڈالنے کی کوشش ہے جو شعائر اسلام اور پشتون بلوچ روایات اور آئین پاکستان کے یکسر منافی ہے۔ ایسے حالات میں بچوں کی شخصیت سازی ضروری ہے نہ کہ مخلوط بے ہودہ ناچ گانے سے منفی افکار کو فروغ دیا جائے۔ بدقسمتی سے جامعات علم کے نور پھیلانے کی بجائے ظلمت پھیلانے کا سبب بن رہے ہیں جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ اگر دوسری طرف دیکھا جائے پشتون بلوچ قوم پرست جماعتیں جو اپنے آپ کو اپنے کلچر اور غیرت کے نام پر سیاست کرتی ہیں مکمل خاموش ہیں۔ مجموعی طور پر یونیورسٹیوں میں طلباء وطالبات کی بے راہ روی میں وہاں قائم کردہ غیر اسلامی ماحول کا بڑا دخل ہے، وزارت تعلیم اور حکومت پاکستان کو اس کا نوٹس لینا چاہیے، یہ ہمارے مستقبل کا سوال ہے، تعلیم حاصل کرنے کے بعد نوجوان نسل نے آئندہ وقت میں پاکستان کے مختلف شعبوں میں اپنا کردار ادا کرنا ہے، لیکن ان دونوں کا تعلق ہماری نوجوان نسل سے ہے اور وہ مسئلہ ''اخلاقی بے راہ روی'' ہے، جس کا آغاز ''دوستی اور فرینڈشپ'' سے ہوتا ہے۔ یونیورسٹیز خاص طور پر پرائیویٹ یونیورسٹیز اس کی آماجگاہ بن چکی ہیں۔ صورت حال یہ ہے کہ ایسے تعلقات کا اظہار برملا کیا جاتا ہے۔ دوستوں کو تمام تعلقات و واقعات کی خبر ہوتی ہے، تعلیمی اداروں کے بہترین ماحول کے لئے صحت منداور علمی سرگرمیوں کے علاوہ ایک اخلاقی ضابطے کا ہونا ازحد ضروری ہے جس کا مقصد کسی کی شخصی آزادی کو سلب کرنا نہیں یونیورسٹی کے تعلیمی مقاصد کو حاصل کرنا ہو، اس اخلاقی بے راہ روی کے سدباب کی گزارش کررہا ہوں جس نے کئی زندگیاں تباہ ہی نہیں بلکہ نوجوانوں کو انکے بنیادی مقصد سے ہی دور کردیا ہے جو وہ یونیورسٹی لے کر آتے ہیں۔ یہ مسئلہ ایک تعلیمی ادارے کا نہیں ہے یہ تقریباً تمام اداروں کا مسئلہ ہے۔ اس کے اسباب مختلف ہوسکتے ہیں۔ بیرونی سبب فلموں، ڈراموں اور گانوں کا وہ آزادانہ ماحول ہے۔ جس نے نوجوانوں کو جذبات اور خواب کی دنیا کا باسی بنادیا ہے۔ اس سے چند دن قبل کوئٹہ کے شاپنگ مال میں بے ہودگی پر مبنی مردوزن کی افتتاحی تقریب کا انعقاد کیا گیا تھا جس کی سماجی اور دینی حلقوں نے شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے شاپنگ مال کے مالک کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا تھا۔ اگر دیکھا جائے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بے ہودگی، شرمناک عریانی، شراب نوشی اور تمام شرمناک افعال وغیرہ اسی طرح کھل کر ہر برا کام نہ صرف کرنا بلکہ اس کو پھیلانا فحش کہلاتا ہے۔ مثلاً بدکاریوں پر ابھارنے والے افسانے فحش عریاں تصویریں، عورتوں کا بن سنور کر منظر عام پر آنا، مردوں اور عورتوں کا اختلاط، سٹیج پر عورتوں کا گانا ناچنا اور ناز وادا کی نمائش کرنا فحاشی پھیلانے میں اتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "اور بے شرمی کی باتوں کے قریب ہی نہ جاؤ۔ وہ کھلی ہوں یا چھپی ہوئی ہوں۔" (الانعام۔151)۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے "اے لوگو! جو ایمان لائے ہو شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو اسکی پیروی کوئی کرے گا تو وہ اسے فحش اور بدی ہی کا حکم دے گا" (النور۔21)

تعلیم یافتہ یا ڈگری یافتہ

تعلیم ہر انسان کا بنیادی حق ہے۔ مرد عورت امیر غریب تعلیم سب کی ضرورت۔ انسان اور حیوان میں فرق تعلیم ہی کی بدولت ہے تعلیم ہی کی وجہ سے انسان کو اشرف المخلوق کا خطاب ملا ہے اسلام میں تعلیم حاصل کرنے کو فرض قرار دیا گیا۔ اس لئے اسلام میں علم حاصل کرنے کی بہت زیادہ تلقین کی گئی ہے۔ علم کی اہمیت اس سے ثابت ہوتی ہے کہ وحی کا پہلا لفظ بھی اقرا سے شروع ہوتا۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ نے فرمایا علم مومن کا کھویا ہوا میراث ہے۔ جہاں سے ملے لے لو تعلیم حاصل کرنے کا مقصد صرف سکول کالج یونیورسٹی یا کسی مدرسے سے سند ڈگری لینا ہے بلکہ اس کے ساتھ تہذیب، تمیز بھی سیکھنا ہے علم وہ زیور ہے جو انسان کے کردار کو سنوارتی ہے۔ محض چند کتابیں پڑھنے یا کوئی اعلیٰ سرکاری عہدہ حاصل کرنے یا معلومات کا ذخیرہ رکھنے سے کوئی اہل علم نہیں بن سکتا ہے۔ اہل علم یا عالم اسے کہتے ہیں جو لوگوں کیلئے خیر بانٹے لوگوں کیلئے آسانیاں پیدا کرے۔ جو اپنے قول اور فعل سے ثابت کرے۔ کہ اس کا وجود معاشرے کیلئے خیر کا باعث ہو لوگ ان کے پاس بیٹھ کر ٹھنڈک محسوس کریں ایک بار ملنے کے بعد لوگ بار بار ملنے کی تمنا کریں۔ لیکن افسوس کچھ لوگوں کا عمل اور کردار دیکھ کر مجھے مولانا رومی کا یہ قول یاد آتا ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ بعض لوگ کے عمل دیکھ کر یہ محسوس ہوتا ہے کہ گدھے پر کتابیں رکھ دی گئی ہیں۔ سوائے بوجھ اٹھانے کی انھیں کچھ فائدہ نہیں ہوتا ہے۔ میرے استاد پروفیسر قادر بخش سمجھو

وارث دیناری

صاحب ہمیشہ کہا کرتے ہیں کہ بعض لوگ بیشک چاہئے کتنے بھی پڑھے لکھے ہوں دنیا جہاں کی ڈگریاں ان کے پاس ہوں لیکن وہ اپنے رویئے اور کردار سے کسی بھی صورت میں تعلیم یافتہ نہیں لگتے اس لئے ہر پڑھے لکھے کو آپ اہل علم یا عالم نہیں کہہ سکتے ہو وہ اپنے عمل سے ہی ثابت کرسکتا ہے کہ وہ کیا ہے۔ جبکہ کئی ان پڑھ آپ کو انتہائی سمجھدار باشعور باکردار ملیں گے۔ اس لئے آپ ایسے باشعور افراد کو ان پڑھ تو کہہ سکتے ہو لیکن جاہل نہیں آپ کو کئی ڈگری یافتہ جاہل ملیں گے۔ اس بات کا عملی مظاہر گزشتہ روز اس وقت دیکھنے کو ملا۔ جب ڈائریکٹر ایجوکیشن سکولز بلوچستان اور ڈسٹرکٹ جعفرآباد ڈسٹرکٹ اور اوستہ محمد دو ضلعوں کا چارج رکھنے والے ڈسٹرکٹ ایجوکیشن نے اوستہ محمد کے مختلف سکولوں کا دورہ کرکے بارشوں سے ہونے والے نقصانات کا جائزہ لیا۔ دلچسپ اور پریشان کن صورت حال اس وقت پیدا ہوئی۔ جب مختلف گرلز ہائی سکولز جو ڈیڑھ بجے چھٹی کرتے تھے۔ جب طالبات ڈھائی بجے تک بھی گھر نہیں پہنچے والدین کو سخت پریشانی لاحق ہوگئی ہر ایک نے اپنی بچیوں کو لینے کیلئے گرلز ہائی سکولز کا رخ کیا۔ سکولز میں پہنچ کر معلوم ہوا ہے کہ ڈائریکٹر ایجوکیشن کا آفیسران بالا کے ساتھ سکولوں کا وزٹ فرمانے آرہے ہیں اور یہاں پر بھی ان کی آمد متوقع ہے اس لئے چھٹی نہیں کر رہے۔ پہلی بات یہ کہ گرلز سکولز کا دورہ لازمی تھا تو سب سے پہلے گرلز سکولز کا دورہ کرتے۔ دوسری بات یہ کہ والدین کو ایک دن قبل اس دورے کا بتایا جاتا۔ تیسری بات دورہ بارش سے سکولوں کو ہونے والے نقصانات کا جائزہ لینے کیلئے تھا تو پھر طالبات کا کیا کام ہے سکول میں جوان کو گھنٹوں بھوکے پیاسے رکھا گیا ہے اس دوران کئی بچیوں کی حالت غیر ہونے کی اطلاعات بھی ملی ہیں۔ بیک وقت پریشانی کے عالم میں بچیوں کو لینے کیلئے آنے والے افراد کی گاڑیوں اور دیگر سواریوں سے کافی دیر تک روڈ بلاک نظر آئے۔ جب اس غیر ذمہ داری کے بارے میں معلومات لینے کی کوشش کی گئی تو کسی نے کہہ دیا کہ ہم نے چھٹی نہ کرنے کا نہیں کہا ہے یہ تو گرلز سکولز کے ہیڈ مسٹریس ہی کا کام ہے ہم نے کب کہا ہے چھٹی نہ کریں۔ بات یہ نہیں ہے کہ ایسا کرنے کو کس نے کہا ہے۔ لیکن ہیڈ مسٹریس نے نہیں کہا کسی نے بات چھپائی گئی ہے۔ تاہم یہ کام جس نے بھی کیا بہت غلط کیا انتہائی غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کیا۔ پڑھا لکھا انسان حالات اور وقت کی نزاکت سمجھ سکتا ہے۔ کیونکہ بلوچستان کے قبائلی ماحول میں نہ جانے کس طرح لوگ اپنی بچیوں کو تعلیم دے رہے ہیں۔ اس طرح کے عمل کا ہرگز ہمارے لوگ متحمل نہیں ہوسکتے ہیں۔ سکولوں کا دورہ کرکے فوٹو سیشن کرنے یا کسی بچے کو گود میں بیٹھا کر تعلیم کا معیار بہتر نہیں ہوسکتا ہے اس کیلئے عملی مظاہرہ کرنا ہوگا بچوں کو گود میں اٹھانے کیلئے بچاری انجلینا جولی ہی کافی ہے۔

کب کھلا تجھ پر یہ راز

عبداللہ طارق سہیل

ترکی (اب ترکیہ) میں ہوا کیا تھا، ہمارے پی ٹی آئی کے باخبر حضرات کو معلوم ہی نہیں۔ یہ بات لکھنے کی وجہ یہ ہے کہ ان دنوں یہ حضرات بلاکسی تشبیہ کے ترکی کے اس مارشل لاء کا ذکر کرتے ہیں جو 2016ء میں لگایا گیا اور بقول ان کے عوام نے ٹینکوں کے سامنے لیٹ کر اسے ناکام کردیا۔ ترکی ہمارا دوست ملک ہے لیکن اس کے بارے میں ہماری معلومات اتنی بھی نہیں جتنی بھارت کے بارے میں ہیں۔ ترکی میں مارشل لاء لگا ہی نہیں تھا اور جو بھی واردات ہوئی وہ عوامی مزاحمت کی وجہ سے ناکام نہیں ہوئی، کہانی کچھ اور ہے۔ مارشل لاء نہیں، ترک فوج کے افسروں اور جوانوں کے ایک اقلیتی دھڑے نے بغاوت کی تھی جو خود فوج نے مسترد کردی۔ اس اقلیتی دھڑے کا تناسب 2 فیصد سے بھی کم تھا، باقی 98 فیصد فوج حکومت کے ساتھ تھی۔ اقلیتی دھڑے نے دھوکہ بازی کرتے ہوئے آرمی چیف کو یرغمال بنالیا، مارشل لاء کا اعلان کردیا اور فوجی تنصیبات، تھانوں اور شہریوں پر بمباری شروع کردی۔ 300 لوگ مارے گئے جن میں اکثریت فوجیوں اور پولیس والوں کی تھی۔ باغیوں کا خیال تھا کہ ایک بار مارشل لاء کا اعلان ہوگیا تو قبول بھی کرلیا جائے گا۔ بمباری تاکید مزید کے لیے کی گئی۔ عوام سڑکوں پر آئے، بعض نے گولیوں کا سامنا کیا۔ کچھ ٹینکوں کے آگے بھی ڈٹ گئے لیکن یہ مظاہرے بغاوت کو دبانے کے لیے کافی سے بہت کم تھے۔ بغاوت دو گھنٹے کے اندر اندر ناکام ہوگئی۔ حالات البتہ دوسرے دن کنٹرول میں تب آئے جب آرمی چیف کو رہا کرالیا گیا۔ بعد میں حکومت نے باغی دھڑے کے افسر اور جوان فوج سے نکال دیے جن کی کل تعداد دس ہزار تھی۔ ترکی کی فوج ریزرو کو ملا کر آٹھ لاکھ سے اوپر ہے۔ تناسب خود نکال لیجیے۔ نتیجہ دو سطر میں بیان کیا جائے تو یہ کہ دو فیصد سے بھی کم نے بغاوت کی اور پکڑے گئے۔ کوئی مارشل لاء نہ لگا نہ عوام نے ناکام بنایا۔ مارشل لاء لگ جائے تو عوام اس طرح کی مزاحمت سے اسے ناکام بنا بھی نہیں سکتے۔ رائے عامہ کا دباؤ ہی گھنٹے میں نتیجہ خیز ہوجائے، ایسا کبھی تاریخ عالم میں نہیں ہوا۔ پی ٹی آئی کے باخبر حضرات اپنی بے خبری کا مداوا فرمالیں! خبر ہے کہ 'ادارے' میں بغاوت کے چار ناکام ارادے اور 'عملی اقدامات' (مثلاً شہباز گل کی ٹی وی پر جوانوں سے خطاب اور ریٹائرڈ بزرگواروں کی برین واشنگ وغیرہ) کی ناکامی یعنی چار بار کی شکست کے بعد پی ٹی آئی نے اپنا ہدف چھوٹا کرلیا ہے اور اب توجہ اسلام آباد پولیس میں بغاوت کی کوشش پر ہے۔ ہدف کس طرح چھوٹے بڑے ہوتے ہیں۔ جنگل میں ایک لومڑی شکار کے لیے بھٹ سے نکلی۔ سورج چڑھ آیا تھا۔ لومڑی نے اپنا سایہ دیکھا جو بہت لمبا، بہت بڑا تھا۔ لومڑی اتنا بڑا سایہ دیکھ کر سخت 'خطرناک' ہوگئی، دل میں کہا، معمولی شکار سے کام نہیں چلے گا، ہاتھی مار کر کھاں گی، پھر بات بنے گی۔ ہاتھی نہ ملا۔ سورج اور اوپر اٹھ آیا، سایہ کم ہوگیا۔ کہنے لگی، ہاتھی مارنے کی کیا ضرورت، گائے بیل مارنے سے کام چل جائے گا۔ گائے ملی نہ بیل۔ سورج اور بلند ہوا، سایہ اور سکڑ گیا۔ سوچا، بیل کی کیا ضرورت، بس ایک خرگوش کافی رہے گا۔ خرگوش بھی نہ ملا، سورج عین سر پر، سایہ سکڑ کر پاں سے لپٹ گیا، کہنے لگی، بس پیٹ بھر گیا، واپس بھٹ کو چلتی ہوں۔ گوجرانوالہ میں لانگ مارچ سے خطاب کرتے ہوئے خان صاحب نے قوم کو چور اور کرپٹ کا فرق سمجھایا۔ فرمایا، چور وہ ہوتا ہے جو کسی کی گھڑی وغیرہ چرالے اور کرپٹ اسے کہتے ہیں جو قوم کا مال چرالے۔ کسی کے مال اور قوم کے مال کی چوری میں فرق ہوتا ہے، خان صاحب نے کمال بلاغت سے کام لے کر واضح فرمادیا لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ انھوں نے گھڑی چوری ہی کی مثال کیوں دی؟ شاید وہ ان 'خیر مقدمی' بینرز سے متاثر ہوگئے جو گوجرانوالہ والوں نے سارے جی ٹی روڈ پر جابجا آویزاں کردیے تھے اور جن پر گھڑی چور گھڑی چور کے الفاظ مکرر در مکرر درج تھے۔ یا شاید کوئی اور ماتحت الشعوری وجہ ہو، واللہ اعلم! اس دوران لانگ مارچ تبدیل ہوگیا ہے یعنی طویل مارچ بن گیا ہے، یہاں طویل سے مراد قافلے کی لمبائی نہیں، مسافت کی طوالت ہے۔ چوبیس گھنٹے میں بارہ کلومیٹر آگے بڑھتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وزیراعظم کا دورہ سعودی عرب

اسد اللہ غالب

وزیراعظم کا یہ دورہ بڑا کٹھن سفارتی مشن ثابت ہوا، انہیں وہ کانٹے اپنی پلکوں سے چننے پڑے، جو سابق وزیراعظم عمران خان نے پاک سعودیہ تعلقات کی راہ میں بے دردی سے بکھیرے تھے۔ سعودی عرب ہمیشہ پاکستان کا خیرخواہ رہا ہے لیکن جب کوئی ان کے حکمرانوں کی عزت نفس مجروح کرتا ہے تو پھر ردعمل کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پاکستان کے الیکشن کمیشن نے عمران خان کو توشہ خانے کیس میں نااہل اور جھوٹا قرار دیا ہے اور ان کے صادق اور امین ہونے کے دعوے پر بھی انگلیاں اٹھائی ہیں۔ اس لیے کہ سعودی عرب کے ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان نے انہیں ایک بیش بہا گھڑی تحفے میں عنایت کی تھی، اور وہ جو کہتے ہیں کہ لالچ بڑی بلا ہے، عمران خان نے یہ گھڑی اونے پونے داموں توشہ خانے سے خریدی اور اسے مارکیٹ پرائس پر دوبئی میں بیچنے کی کوشش کی۔ شہزادہ محمد بن سلمان کے نوٹس میں ان کی یہ حرکت لائی گئی تو وہ سخت برافروختہ ہوئے اور انہوں نے پاکستان سے وہ دو ارب ڈالر واپس مانگ لیے، جو سٹیٹ بنک اف پاکستان کے خزانے میں امانت کے طور پر جمع کرائے گئے تھے۔ اس کے ساتھ ہی ولی عہد نے پاکستان کو موخر ادائیگی پر تیل کی سپلائی کا معاہدہ بھی منسوخ کردیا۔ اس طرح پاکستان اور سعودی عرب کے تعلقات پر سرد مہری حاوی ہوگئی۔ بہرحال وزیراعظم محمد شہباز شریف کو اس پل صراط سے گزرنا پڑا اور انہوں نے بڑی حکمت اور تدبر سے دونوں ملکوں کے مابین تعلقات کو معمول پر لانے میں کامیاب کردار ادا کیا۔ ان کے دو روزہ سعودی عرب کے دورے میں کئی قابل ذکر معاہدے ہوئے۔ مگر میں داد دیتا ہوں وزیراعظم کی اپنی قوم سے محبت پر کہ انہوں نے سیلاب زدگان کے مسائل کو مقدم رکھا اور اس ضمن میں انہوں نے بہت اہم کانفرنس میں شرکت بھی کی۔ وزیراعظم محمد شہباز شریف نے سعودی فیوچر انویسٹمنٹ انیشی ایٹوسٹ سے خطاب کیا کہ عالمی معیشت کو درپیش چیلنجز اور حل سے متعلق مشترکہ لائحہ عمل ضروری ہے، پاکستان میں توانائی کے شعبہ میں سرمایہ کاری کے وسیع مواقع موجود ہیں، سعودی عرب اور اقوام عالم کو ان مواقع سے فائدہ اٹھانا چاہیے، ہم نے صحت اور تعلیم میں ٹیکنالوجی کو متعارف کرانے کیلئے متعدد اقدامات کیے، نوجوان نسل کو جدید ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے سعودی فیوچر انویسٹمنٹ انیشی ایٹوسٹ سے خطاب کرتے ہوئے مزید کہا کہ اج کا یہ فورم بڑی اہمیت کا حامل ہے، مستقبل کے حوالے سے سعودی قیادت کا وژن لائق تحسین ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ولی عہد محمد بن سلمان نہ صرف سعودی عرب بلکہ دیگر ممالک کے مستقبل کی ترقی وخوشحالی کیلئے متحرک ہیں، ہمیں بہتر مستقبل کیلئے مل کر کام کرنا ہوگا، ہمارے پاس ذرائع اور ٹیکنالوجی موجود ہے، اس کے سب سے زیادہ اثرات انسانیت پر پڑیں گے، اج ٹیکنالوجی پر حقیقی منتقلی کا وقت اگیا ہے، اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم سماجی، معاشی، موسمیاتی تبدیلیاں لاسکتے ہیں، اقدامات اور انوویشن کے ذریعے اس تبدیلی کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جاسکتا ہے، جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے معیار زندگی کو بہتر بنایا جاسکتا ہے، پاکستانی اپنے کیریئر میں کامیابی کیلئے بھرپور محنت کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ معیشت کی بہتری کیلئے ای کامرس کا فروغ لازم ہے، سماجی و معاشی ترقی کیلئے خواتین کا بااختیار ہونا ضروری ہے، معیشت کی بہتری کیلئے خواتین کو مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنا ہوگا، ہم نے طالبات کو تعلیم کی طرف راغب کرنے کیلئے وظائف دیے، کسانوں کو ریلیف فراہم کرنے کیلئے بروقت ادائیگیاں یقینی بنائیں، مستحق نوجوانوں میں لیپ ٹاپ مفت تقسیم کیے، لاہور میں ہائی ٹیک سیف سٹی قائم کیا

(ادارے کا کالم نگاروں / مضمون نگاروں کی زاتی رائے اور ان کے مندرجات سے متفق ہونا ضروری نہیں) ادارہ

ہیومن رائٹس بلوچستان کی ڈائریکٹر اور بلوچستان کی اُردو، براہوئی اور سندھی کی معروف شاعرہ

جہاں آراء تبسم سے انٹرویو

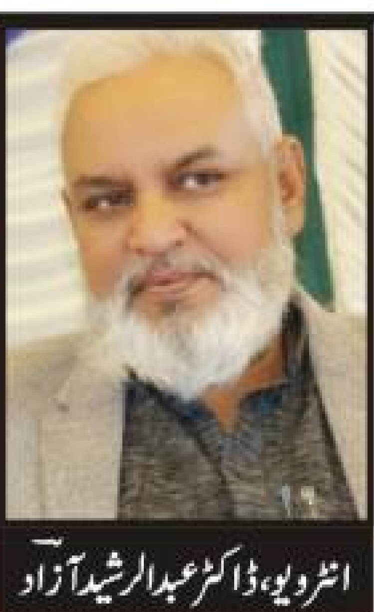

انٹرویو، ڈاکٹر عبدالرشید آزاد

محترمہ جہاں آراء تبسم نا صرف ہمارے صوبہ بلوچستان کا ایک معروف ادبی نام ہیں بلکہ پاکستان اور پاکستان سے باہر بھی ہمارے صوبہ کی شناخت سمجھی جاتی ہیں وہ ادب کے ساتھ ساتھ انسانی حقوق کی بھی علمبردار ہیں اور انسانیت کے لئے خدمات سرانجام دے رہی ہیں وہ مزاجن بہت ہنس مکھ اور زندہ دل ہیں لیکن جب کوئی ان کے ساتھ اُن کے بارے میں گفتگو کرتا ہے تو اُن کی شخصیت کا ایک ایک پہلو سامنے آتا جاتا ہے اور پھر احساس ہوتا ہے کہ وہ کتنے حساس دل کی مالک ہیں اور اُن کی اس ہنسی کے پیچھے کتنے دکھ چھپے ہوئے ہیں اور انہوں نے اس منزل تک پہنچنے کے لئے کتنی تکالیف برداشت کی ہیں ہم نے ماہنامہ جہاں نما کوئٹہ کے لئے ان کا انٹرویو ریکارڈ کیا ہے جو نذر قارئین ہے۔س☆ سب سے پہلے تو آپ ہمارے قارئین کو اپنے بارے میں تفصیل سے کچھ بتائیں اپنی زندگی کے نشیب و فراز سے آگاہ کریں؟ ج☆ بہت شکریہ رشید آزاد صاحب' آپ کے ماہنامہ جہاں نما کوئٹہ نے مجھے اس قابل سمجھا اور مجھے خصوصی ٹائم دیا گیا یہ وہ سوال ہے جو میں نے آج تک جتنے بھی انٹرویو دیئے ہیں اُن میں اولین سوال یہی ہوتا ہے اور ہونا بھی چاہیے' جب ہم زمانہ طالب علمی میں تھے کورس کی کتابوں پڑھتے تھے تو شعراء کرام کی شاعری پڑھتے تھے تو ٹیچرز اُن کے حالات زندگی پڑھانے پر زور دیا کرتے تھے خاص طور پر مجھے بہت چڑ آتی تھی کہ ہمیں شاعری سے مطلب ہے ہمیں کیا ہے کہ وہ کہاں پیدا ہوئے تھے اور کیوں ہوئے تھے اب جب میں وہ باتیں یاد کرتی ہوں تو مجھے خود پر بڑی ہنسی بھی آتی ہے اور خود کو نہ سمجھ کر معاف کر دیتی ہوں کیونکہ ان مجھے جا کر کہیں لگتا ہے کہ جب تک ہم اُس شاعر کی شاعری کو سمجھ ہی نہیں سکتے جب تک اُس کی ذات سے ہمیں واقفیت حاصل نہ ہو یہ تو اللہ کا شکر ہے کہ آج کل سوشل میڈیا نے سہولت کر دی ہے کہ پڑھنے والے جو قارئین ہیں وہ شاعری کے ساتھ ساتھ شاعروں کو بھی سمجھ رہے ہیں اُن کو دیکھ بھی رہے ہیں اُن کی شخصیت سے بھی آگاہ ہیں میری جائے پیدائش کوئٹہ ہے یہی پلی بڑھی پڑھائی کے بعد سندھ کے ایک گاؤں میں میری شادی ہوگئی وہ میرا سسرال ہے آٹھ دس سال گذارنے کے بعد میں واپس کوئٹہ آئی اور کوئٹہ میرا میکا ہے ابتدائی تعلیم گھر کے قریب ایک ٹاٹ والے اسکول سے حاصل کی بڑے شوق سے پڑھا اپنے اسکول کی بہت ذہین طالبہ سمجھی جاتی تھی اُردو میڈیم کے ہم پڑھے ہوئے ہیں حالانکہ ہماری جو زبان ہے وہ سندھی اور براہوئی ہے یہ دونوں زبانیں ہمارے گھروں میں بولی جاتی ہیں اُردو دور دور تک نہیں تھی لیکن پتہ نہیں کیوں مجھے لگتا تھا کہ جیسے میں غلط گھر میں پیدا ہوگئی ہوں کیونکہ میں اُردو میں سوچتی تھی اُردو سے مجھے پیار تھا اُردو زبان میری پسندیدہ زبان رہی ہے یہ ہمیشہ سے۔ تو شاید یہی سوچ 'یہی پیار اُردو زبان کے ساتھ تھا کہ مجھے پانچویں جماعت میں اندازہ ہوگیا تھا کہ میں شعر کہہ سکتی ہوں کیونکہ میں نے شعر کے اکثر میں نے شاید اپنی کتابوں کے آغاز میں لکھا ہو کہ اپنے تعارف کے حوالے سے ان باتوں میں نے یہ بات ضرور شامل کی ہے کہ تنہائی وہ پہلا عنصر تھا جس نے مجھے شعر کہنے پر مجبور کیا شاعر چونکہ حساس طبقہ ہوتا ہے اور حساسیت کے اندر محسوس کرنے کی حس کو تیز کر دیتی ہے یہ نہیں کہ ہمارے ساتھ بہت مظالم ہوتے ہیں ایسا نہیں ہے لیکن ہم دُکھ کو اور سکھ کو دونوں کو بہت زیادہ محسوس کرتے ہیں کیونکہ ہم بہت ہنستے بھی ہیں اور بہت زیادہ روتے بھی ہیں یعنی ہر جذبہ لکھاری کے اندر شدت پسند ہوتا ہے۔ تو جب میں جماعت پنجم کی طالبہ تھی تو اُس وقت میری ماں کی مجھے بہت ضرورت تھی اُس وقت میری ماں زندہ تھی لیکن گھر کے بکھیڑوں میں ایسی گم تھی کہ اُن کو اتنی مہلت نہیں مل پاتی تھی کہ میری طرف بار بار آسکے آج کل کے دور کی طرح کچن ساتھ ساتھ تو نہیں تھے وہ کمرہ اُدھر ہے تو کچن کمرے سے بہت دور ہوتا تھا اب تو ہم بڑی سہولیات میں ہیں جب مجھے لگا کہ میری ماں میرے پاس ہو کوئی میری دیکھ بھال

کرنے والا ہو تو میں نے دو چار شعر کہے بہر حال تو مجھے اندازہ ہوا کہ میں شعر کہہ سکتی ہوں پھر تعلیم کا سلسلہ بڑھتا رہا جب میں کلاس ہشتم میں آئی تو اخبار میں میری نظر پڑی تو اُس میں لکھا تھا کہ ''خوب'' پر کوئی نظم کہے گا تو ہم اُسے شائع کریں گے میں نے فوراً خواب پر نظم کہی اور بھجوا دی مجھے وہاں سے سرٹیفکیٹ موصول ہوا یہ میرے بچپن کی کامیابیاں ہیں جس پر میں نازاں بھی ہوں خوش بھی ہوں لیکن گھر پر میرے بابا پیشگ ادب سے منسلک رہے وہ براہوئی میں لکھتے تھے اکا دکا شاعری بھی کرتے تھے لیکن وہ اپنی ملازمت کے حوالے سے اکثر شہر سے باہر ہی رہتے تھے اور دوسرے اُنہوں نے ایسی طبیعت پائی تھی کہ ہم بچوں کے ساتھ اُن کی بے تکلفی نہیں تھی ہم اُن سے کوئی بات شیئر نہیں کر سکتے تھے وہ جب بھی گھر میں آتے تھے تو سناٹا چھا جاتا تھا ہم کونوں کھدروں میں چھپتے رہتے تھے کہ اُن کی طبیعت اس طرح کی تھی' تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا کہ میں اُن سے شیئر کروں کہ میں بھی کچھ کچھ شعر کہنے لگی ہوں ۔اُن دنوں مڈل کا امتحان بورڈ کا ہوا کرتا تھا جس کے لئے آپ کا سینٹر جہاں بھی آتا آپ کو جانا ہوتا تھا میں چونکہ بروری روڈ پر رہتی تھی اور میرا امتحانی ہال گورنمنٹ ہائی سکول ریلوے کالونی آیا اب یہ ہمارے خاندان میں بڑی بات تھی کہ ایک لڑکی باہر روڈ تک جا کر سکول میں امتحان دے وہ تو پاس کے سکول میں ہم پڑھ رہے تھے تو اس لئے کوئی کچھ نہیں کہتا تھا اب گھر میں ہنگامہ تھا کیونکہ جائنٹ فیملی سسٹم تھا جس میں بڑے بزرگ بھی ہوتے ہیں میری دادی مرحومہ وہ کبھی بھی پسند نہ کرتی تھی کہ میں روز سکول جاتی ہوں بقول اُن کے کہ'' مردوں کی طرح تیار ہو کے نکل جاتی ہے'' اُن کا خیال تھا کہ لڑکیوں کو صرف گھر داری کرنی چاہیے گھر کے کام کرنے چاہیے ہمارے ہاں مہمانوں کا آنا جانا بہت زیادہ ہوتا تھا سندھ سے بہت سے لوگ آتے تھے اب ظاہر ہے کہ مجھے صبح سکول جانا ہوتا تھا اور میں صبح رو کر ہی نکلتی تھی یہ تمام باتیں سن کر۔ اب جب یہ باتیں نکلیں تو میرا گھر سے باہر نکل کے امتحان دینا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا جب مڈل کے امتحان قریب آئے تو میں نے سکول جانا چھوڑ دیا کہ جب میں نے امتحان ہی نہیں دینا تو پھر سکول جانے کا فائدہ' بہر حال سکول میں یہ مشہور ہو گیا کہ جہاں آرا نے سکول چھوڑ دیا ہے اُنہوں نے ایک خط لکھا میرے بابا کے نام کہ اگر آپ اس پر دستخط کرتے ہیں تو ہم سمجھیں گے کہ آپ کی بچی نے سکول چھوڑ دیا ہے ورنہ ہم نہیں مانیں گے کیونکہ آپ نے بورڈ کا امتحان دینا ہے اور ہمیں آپ سے بہت سی اُمیدیں ہیں میں نے وہ خط بابا کے آگے رکھا کہ میں اسکول نہیں جا رہی ہوں میں نے اسکول چھوڑ دیا ہے پلیز آپ اس پر دستخط کر دیں میرے ''بابا'' اللہ اُن کو جنت نصیب کرے بہت اچھے تھے لیکن اکا دکا بات گلے میں پھانس کی طرح اٹک جاتی ہے میں نے اُن کو معاف بھی کر دیا لیکن مجھے دکھ ہمیشہ رہے گا کہ اُنہوں نے وہ خط دیکھا اور پوچھا ''اچھا کیوں نہیں جا رہی ہو سکول'' اور میرا جواب آنے سے پہلے ہی اس کاغذ پر دستخط کر دیئے کہ بس ٹھیک ہے نہیں جا رہی مجھے اس بات کا دکھ رہا کہ میرا جواب تو سن لیتے کہ میں کیوں سکول نہیں جا رہی' جب سوال کیا تھا تو اُس کا جواب تو سنتے ۔ مجھے بہت دکھ ہوا کہ میرے پڑھے لکھے بابا اور اُن کا یہ رویہ ہے اُس وقت میرے اندر کی جہاں آرا جاگی اور اُس نے ایک فیصلہ کیا کہ جہاں آرا آنے والا وقت تمہارا ہوگا یہ آج کی سختیاں ختم ہو جائیں گی تم نے مقابلہ کرنا ہے ڈٹ کے اور وہ خط پھاڑ کے میں نے پھینک دیا اور میں سکول جانے لگی۔

بہر حال میں سکول گئی اور میں نے امتحان دیا وہ کس طرح دیا وہ میں جانتی ہوں اُس کے بعد میٹرک کا مسئلہ تھا کہ وہ بھی دور جانا تھا پھر وہ بھونچال تھا گھر پر لیکن جیسے تیسے کر کے پڑوس میں ایک لڑکی تھی اُس کی بدولت میرا بھی داخلہ ہو گیا میں نے میٹرک کیا' میں بہت خوش تھی کہ میں نے اپنی خاندانی روایات کو توڑتے ہوئے میٹرک تک اپنی تعلیم مکمل کی جب کہ ہمارے ہاں ایسا کوئی تصور نہیں تھا لڑکی کے لئے' جب میں میٹرک کر لیا تو پھر وہ سوال تھا کہ میں نے کالج بھی جانا ہے مجھے شدت کی حد تک پڑھائی کا شوق تھا جب فسٹ ائیر میں میرا داخلہ ہو گیا تو پھر گھر والوں کے موڈ آف تھے میں کالج جاتی تھی لیکن پھر اُنہوں نے ایک اور حربہ کھیلا میرے ساتھ ایک دم میرا رشتہ ہو گیا اور میری شادی کر دی لیکن اُس وقت شادی سے پہلے پہلے میں نے کالج میں آل پاکستان مشاعرہ پڑھا انٹر گرلز کالجز کا مقابلہ تھا تمام پاکستان سے کالجز کی طالبات آئیں تھیں اور تمام طالبات کو طرحی مصرعہ دیا گیا تھا جو اس پر لکھ کر لانے اگلے ہی دن

ظاہر ہے کہ مجھے اور کیا چاہیے تھا کہ میری غزل تیار تھی بعض نے بہانے کئے کہ ہماری خالہ نہیں آئیں ہمارے ماموں نہیں آئے اس وجہ سے ہم نے نہیں لکھا پہلے ایک مصرعہ دیا گیا کہ احمد فراز کا شعر تھا کہ...... صحرا میں خدا کوئی دیوار بھی نہیں میں نے وہی بیٹھے بیٹھے گرا لگائی جائیں کہاں کہ دوسرا سنسار نہیں ہماری سارہ خان ٹیچر تھیں جو ہماری آج کی بہت اچھی شاعرہ بھی ہیں لیکن پھر وہ مصرعہ بدل گیا 'میں خوش ہوئی کہ چلو اسی بہانے دوسری غزل ہو جائے گی پھر ہمیں دوسرا طرحی مصرعہ دیا گیا۔ اب کے تجدید وفا کا نہیں امکاں جاناں پھر میں نے اُس پر غزل کہی اور اللہ کا شکر ہے کہ پوزیشن لی اور ٹرافی لی فاطمہ ثریا بجیا سے یہ میری وہ کامیابیاں ہیں جو کہ مجھے نہیں بھولتیں اب چاہے خدا جتنی بھی کامیابیوں سے نوازے لیکن وہ کامیابیاں ہمیشہ یاد رہیں گی۔ بہر حال شادی ہوئی گاؤں سدھارے سندھ کے 'اللہ کا شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری شخصیت میں یہ بہت بڑی خوبی رکھی ہے کہ مجھے جس بھی ماحول میں بھیج دیا جائے میں ایڈجسٹ ہو جاتی ہوں اور میں جنگل میں منگل کرنے پر ایمان رکھتی ہوں میں کہیں نا خود بور ہوتی ہوں اور نا کسی کو بور ہونے دیتی ہوں اور میری کوشش ہمیشہ کامیاب رہتی ہے تو اللہ کا شکر ہے وہ شادی کے دس سال جو میں نے گاؤں میں گذارے مجھے وہ بے حد عزیز ہیں اس لئے بھی کہ یہ وہ وقت تھا جب میں عورت ہونے کے کی حیثیت سے تخلیق کار تھی' قدرت کی شاہکار تھی تین بچوں کو میں نے جنم دیا اور ظاہر ہے یہ وہ وقت تھا جب اُن کو میری ضرورت تھی میں نے اُن کی بھرپور طریقے سے تربیت کی اپنے طور پر بہت کوشش کی کہ کسی قسم کی کوئی کمی نہ ہو اُس کے ساتھ ساتھ قدرت نے جو میرے لئے ایک کام رکھا ہوا تھا وہاں بہت بڑا کام تھا وہاں کہ شادی کے بعد میری ساس کی وفات ہوگئی تھی تو ظاہر ہے کہ میرے شوہر سب سے بڑے تھے جو اُن کے دو بھائی اور دو بہنیں تھیں اُن کی بھی میں ماں بن گئی اور چھوٹی سی عمر میں جوان بچوں کی ماں بن گئی اُن سب کی ذمہ داری تھی حالانکہ معاشی مسائل تھے بہت زیادہ تھے لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں نے بڑی خوش دلی کے ساتھ فرائض نبھائے اُن تمام بچوں کو جو بڑے تھے دیور میری نندیں اُن کی میں نے شادیاں کرائیں وہ کیسے کرائیں وہ میں جانتی ہوں میں ایک اچھے گھر سے گئی تھی ماشااللہ اچھا سامان جہیز' سونا وغیرہ سب کچھ دے دلا کر ایک تسکین مل رہی تھی کہ میں کسی کے کام آئی اس طرح چھوٹی سی عمر میں میں نے بڑے بڑے فرائض نبھائے شروع ہی سے مجھے عادت تھی کہ محتاج نہ ہو کسی کی شوہر کا ایک معمولی سا کاروبار تھا مسئلے مسائل جو میں دیکھتی تھی مجھے پتہ تھا کہ جو سفر میں نے صفر سے شروع کیا ہے مجھے نہیں لگتا تھا کہ اُس میں ایک یا دو کا ہندسہ آئے گا یہ صفر ہی رہے گا کیونکہ میں نے دس سال دیکھے اس دوران میں اللہ کا شکر ہے کہ ڈپلومہ کیا ہوا تھا سلائی کا میں سلائیاں کرتی رہی 'مزدوری کرتی رہی 'پڑوس کے کپڑے سیتی رہی بابا اچھی پوزیشن پر تھے اُنہوں نے مجھے مکمل سپورٹ کیا کبھی مجھے محسوس نہیں ہونے دیا کہ کس حال میں بھی میں پھنس جاؤں اللہ کا شکر ہے کہ وقت اچھا گذرا مجھے اس بات کی زیادہ خوشی ہے کہ میں نے اپنے لئے خود راستے تلاش کئے ہیں دس سال کی بے لوث خدمت کے بعد مجھے لگا کہ اب میرے بچے سکول جانے کے لائق ہو گئے ہیں وہاں پر چند ابتدائی کلاسز تھیں انگلش میڈیم کی لیکن آگے میری بچی کے لئے مسائل پیدا ہو سکتے تھے اُن تمام باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں نے ارادی باندھ لیا کہ اب مجھے شہر کا رخ کرنا ہوگا ظاہر ہے کہ میرا میکا کوئٹہ ہے یہاں میری جان پہچان ہے بابا ہیں سہارا دینے کے لئے میں نے اپنے سسر سے اجازت لی اُنہوں نے باخوشی مجھے اجازت دے دی کہ آپ کی جو خدمات ہیں آپ کی جو محبت ہے وہ ہمیں یاد رہے گی آپ جا سکتی ہیں بے شک اپنے بچوں کے لئے کچھ کریں تو کوئٹہ آ کر تین بچے تھے دو سکول جاتے تھے ایک ابھی بہت چھوٹا تھا اُن کو سکول میں داخل کرانے گئی تو ظاہر ہے کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں تھا شوہر میرے سندھ میں رہ گئے تھے تو جس سکول میں میں گئی بچوں کو داخل کرایا وہاں کی فیس مجھے لگا کہ زیادہ ہے حالانکہ وہ بہت زیادہ نہیں ہوگی لیکن مجھے اپنی بساط سے بہت زیادہ لگی تو جیسے ہی میں نے کہا کہ فیس بہت زیادہ ہے شاید میں افورڈ نہ کر سکوں تو جس طرح میں اپنائیت سے بولتی ہوں چہکتی ہوں مہکتی

ہوں تو وہ کپل تھا ڈائریکٹر اُن کی مسز تھیں اُن کو پسند آیا تو اُنہوں نے مجھے کہا کہ آپ ہمارے ہاں جاب کرو آپ کے بچوں کی فیس بھی فری ہو جائے گی اور اس جاب کے ذریعہ آپ کی آمدنی بھی ہو جائے گی میں نے کہا کہ بالکل میں کروں گی اور اس طرح میری جاب ہو گئی وہ دن مجھے بہت اچھا لگا کہ میں اپنے بچوں کی کفالت خود کر سکتی ہوں میں کسی کی محتاج نہیں ہوں۔ بچوں کے ساتھ میں بھی سکول جاتی اُن کے ساتھ ہی واپس آتی اس سے بڑھ کر مجھے کیا چاہیے تھا کہ میرے بچے میری نظروں کے سامنے تھے میں نے ہمیشہ سے کوشش کی کہ میں یہ جو بڑا احساس وقت ہوتا ہے بچوں کا اُن کو دور نہ کروں خود سے اور اللہ کا شکر ہے کہ میں اس میں کامیاب بھی رہی اس کے بعد ناگزیر وجوہات کی بنا پر مجھے وہ نوکری چھوڑنی پڑی اب میرے سامنے پھر اک مسئلہ تھا کہ اب میں کیا کروں مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب میں بالکل ہی مجبور ہو کے لاچار تھی اور مجھے نوکری کی ضرورت تھی تو کہیں سے مجھے اُڑتی ہوئی خبر ملی کہ اسپیکیا میں ریسپشن کی کوئی جاب ہے مجھے بہت خوشی ہوئی اچھا شروع ہی سے یہ میری طبیعت اور عادت رہی ہے کہ کچھ سن لوں تو مجھے لگتا ہے کہ اور یقین ہو جاتا ہے کہ یہ میرے لئے ہے نا اُمیدی میری زندگی میں نہیں ہے کبھی نہیں آئی' ہمیشہ اُمید کا دامن رہا میں اس یقین کے ساتھ نکلی کہ یہ جاب میری ہے۔ رشید صاحب یہ وہ وقت تھا جب میرے پاس بس کا کرایہ بھی نہیں تھا کہ میں بروری روڈ ابراہیم زئی سے بو جا کرایہ کر کے یونیورسٹی تک جاؤں میں پیدل جا رہی تھی اور روتے ہوئے جا رہی تھی روتے ہوئے گڑگڑا رہی تھی اے اللہ میری سنیے گا مجھے اس جاب کی بہت سخت ضرورت ہے اپنے لئے نہیں اپنے بچوں کے لئے کہ میں نے اُن کو پڑھانا ہے 'معاشرے کا کارآمد شہری بنانا ہے ویسے تو جب بھی میرے دل سے اللہ کے لئے کوئی بھی دعا نکلتی ہے میرے آنسو بے اختیار بہنے لگتے ہیں جیسے ہی میں پہنچی تو باہر ریسپشن پر وہاں کٹنگ لگی ہوئی تھی حالانکہ میں نے ابھی کٹنگ نہیں دیکھی تھی اُس کٹنگ میں سات گریڈ کی ریسپشن کی نوکری بھی تھی اور گریڈ 14 کی کینٹے میریا منیجر کی جاب بھی تھی سب سے بڑا اسکیل 14 ہی تھا تو میں نے کہا کہ میں نے 14 اسکیل والی نوکری کرنی ہے کیونکہ میری ضرورت زیادہ ہے ابھی میں اس پر سوچ ہی رہی تھی کہ یہ 2004ء کی بات ہے تو ہاں کی وائس چانسلر وہاں سے گزریں شاہدہ جعفری صاحبہ بہت دبنگ لیڈی میں

اُن سے بہت زیادہ متاثر ہوں اُنہوں نے مجھے دیکھا اور کہا جی آپ نے کس سے ملنا ہے؟ میں نے کہا میڈم آپ سے ملنا ہے تو اُنہوں نے کہا آجائیں' اُنہوں نے مجھے اپنے آفس میں بلوایا۔ 2004ء میں جہاں آرا تبسم پھر اور بلا کی سمارٹ سی اور بال کٹے ہوئے چادر پہنتی تھی وہ اتار کر میں نے دوپٹہ لے لیا میچنگ کا وہ مجھے دیکھ کر ٹھٹک گئیں کہ یہ کون ہے اُنہوں نے بلوایا تو میں نے اُن کو بتایا کہ میڈم میں آئی تو اسکیل 7 کے لئے تھی لیکن میں نے کٹنگ میں دیکھا کہ اسکیل 14 کی پوسٹ بھی ہے تو مجھے وہ والی جاب چاہیے بیٹھے بیٹھے میرا انٹرویو ہو گیا تو اُنہوں نے کہا کہ اُس دن ہفتہ تھا کہ آپ پیر سے آجائیں آپ کی نوکری ہو گئی ہے۔ شکر ادا کیا کہ نوکری ہو گئی اُس وقت ہمارے ماحول کا بیک گراونڈ ہے وہ اس طرح نہیں تھا بہت پردے والا خاندان ہے اُس وقت میں بھی پردہ کرتی تھی منہ چھپایا گلی میں سے نکلی حالانکہ مجھے شروع ہی سے پردہ کرنا قطعی پسند نہیں تھا میرا دم گھٹتا ہے لیکن وہ مجبوری تھی کہ پیدل جانا لوگ جاننے والے وغیرہ وغیرہ اور یہ بھی اچھا ہوا کہ مجھے نہیں پتہ تھا کہ نوکری کیا ہوتی ہے۔ بس صرف پتہ تھا کہ نوکری ہے اور سکیل 14 کی ہے اُن کا بہت ہی خوبصورت کینٹے میریا تھا بہت ہی پیارا تھا وہاں مجھے بحیثیت بطور دکاندار کھڑا ہونا ہوتا تھا یہ الگ بات ہے کہ میرا کام صرف پیسوں کا حساب کتاب تھا کلرک کو پیسے جمع کرا کے دیتے تھے جو سامان آ رہا ہے اُس کا حساب کتاب رکھنا تھا بچت پر نظر رکھنی تھی اخراجات کو دیکھنا تھا بوقت ضرورت کوئی چیز اُٹھا کر پکڑانی بھی تھی گاہک کو۔ خیر! مجھے کیا پتہ تھا کہ 14 اسکیل کی نوکری اس طرح کی ہوتی ہے میرے مزاج سے بالکل نہیں ملتی تھی 'میڈم آ رہی ہیں وائس چانسلر آ رہی ہیں مہمانوں کو خوشی خوشی ملا رہی ہیں یہ ہماری کینٹے میریا منیجر ہیں اُن کو ایک خوبصورت سجی سجائی ملی تو وہ بہت خوش تھیں اس بات پر اور بڑے فخر سے میرا تعارف ہوتا لیکن پاس ہی ایک کانفرنس ہال تھا جہاں پر تقریریں ہوتی تھیں جہاں پر تالیاں بجائی جاتیں تھیں مائیک ہوتا' جہاں باتیں ہوتیں' میرا سارا دھیان وہیں پر اٹکا ہوا ہوتا اور مجھے لگا کہ میرا مقام تو وہ ہے وہاں اسٹیج پر جانا ہے میں کہاں آ کر دکانداروں میں پھنس گئی ہوں ایک ہفتہ بمشکل میں نے وہاں کام کیا ایک تو یہ والا تھا اور دوسرا ایمان کا چکر تھا ایمان کا سودا تھا اپنے سارے پیسے ملتے تھے کوئی پوچھنے والا نہیں کتنے پرس میں رکھوں کتنے جمع کراؤں کتنے لے جاؤں اس وقت لڑائی میرے لئے بہت

مشکل ثابت ہوئی۔ مجھے لگا کہ کتنے دنا پنے ایمان سے لڑسکوں گی بہتر یہی ہے کہ میں یہ جاب چھوڑ دوں اور اس طرح وہ جو آخری دن تھا میری جاب کا وہ دسواں دن تھا اور میں نے کلرک کو سارا حساب کتاب دیا اور کہا کہ خدا حافظ مجھ سے یہ نوکری نہیں ہو سکتی میڈم کو بتا دیجئے گا پھر ظاہر ہے کہ چھوڑنے کے بعد میرا خواب تھا یونیورسٹی جانے کا مقصد بھی یہی تھا کہ میں وہاں پڑھوں میں نے اُن سے کہا تھا کہ مجھے داخلہ چاہیے میں نے ماسٹر کرنا ہے اُردو میں' لیکن چونکہ نیا نیا سلسلہ تھا ابھی اُردو شروع نہیں ہوا تھا اور کو ایجوکیشن کی مجھے اجازت نہیں تھی تو وہاں تعلیم کی تو بات نہیں بنی لیکن نوکری ہو گئی تھی۔ بہر حال جب میں نے وہ نوکری چھوڑی تو میرا پہلا حدف یہی تھا کہ میں نے پڑھنا ہے ہمارے ذہن میں یہ بات بیٹھا دی گئی تھی کہ لڑکیوں کو یا تو ٹیچر بننا ہوتا ہے یا ڈاکٹر تو بہت بڑی بات ہے ٹیچر ہی تھا میں نے کہا کہ چلو ٹھیک ہے مجھے اسکول کی بھی نوکری پسند نہیں رہی تھی میرا خواب تھا کہ میں کالج یا یونیورسٹی میں پڑھاؤں' خواب تو بڑے بڑے تھے نا۔ خیر وہ چھوڑ کے میں نے کہا کہ میں پڑھوں گی یہ بھی میری خوش بختی کہ مجھے پتہ چلا کہ گورنمنٹ گرلز کالج کوئٹہ کینٹ میں انگلش اور اُردو کی کلاسز ہوتی ہیں میں کیسے ماسٹرز کرتی میں دوڑی دوڑی گئی اور آخری بیچ تھا وہ اللہ کا شکر ہے کہ میرا داخلہ ہو گیا اور میں نے وہاں سے اُردو میں ماسٹر کی کلاسز لینا شروع کیں اور یہ بھی میری خوش بختی تھی کہ راستے میں میرے ریڈیو اسٹیشن آتا تھا بس پر جاتی تھی پیدل گذرنا ہوتا تھا تو آتے جاتے ریڈیو کے چکر لگاتی ریڈیو پر پروگرام کرتی رہی جس سے میرا تھوڑا ہاتھ کھلا ہونے لگا کہ چیک شیک ملتے اور پروگرام بھی زیادہ کرتی تھی اور یہ بھی حقیقت ہے کہ پروگرام سارے چھپ کر کرتی تھی ریڈیو ٹی وی کا نام بھی لینا ہمارے ہاں کفر تھا ہمارے خاندان میں لیکن میں نے ریڈیو پروگرام کئے' ٹی وی کے مشاعرے پڑھے اور جب مشاعرہ آن ائیر ہوتا تھا تو میں گھر کا فیوز اُڑا دیتی تھی کہ شوہر نہ دیکھ لیں کہ مشاعرے پڑھ رہی ہوں اور ٹی وی پر آ رہی ہوں بہر حال میرا ماسٹر ہوا اب ظاہر ہے کہ پہلا یہ تھا کہ مجھے جاب کی بھی ضرورت تھی تو میں اس کے ساتھ ساتھ این جی او میں جاب بھی کرتی رہی پڑھائی کے ساتھ ساتھ کہ بچوں کو تو دیکھنا تھا' سیکنڈ ٹائم اُن کو رپورٹنگ کرتی' ماسٹر ہونے کے بعد آرمی کا ایک اسکول تھا اُس میں میٹرک کو پڑھانے کے لئے اُردو کی ٹیچر چاہیے تھی وہاں گئی وہ بھی مجھے وارہ نہیں کھاتا تھا اتنی کاپیاں چیک کرنا ہر کاپی پر رپورٹ لکھنا میں نے وہ جاب بھی چھوڑ دی پرنسپل کہتی آپ کی سیلری بڑھا دیتے ہیں میں نے کہا کہ میں نے نوکری نہیں کرنی پھر ایک کالج میں جاب آئی پرائیویٹ کالج تھا اُس میں گئی وہاں کا غذات جمع کرائے مجھے لیکچرار کے لئے بلوایا گیا مجھے مکمل کرنے والی ایک پی ایچ ڈی کی خاتون وہ اُردو میں ٹاپر تھیں اور میری ہائی سیکنڈ ڈویژن تھی وہاں میرا ڈیمو لیکچر بہت پسند کیا گیا اور مجھے جاب مل گئی یوں تو ساری نوکریاں ہی باعزت ہوتی ہیں لیکن یہ قدرت کی طرف سے آپ کے لئے علیحدہ سے انتظام یا انعام ہوتا ہے کہ کوئی ایسی نوکری ملے جو آپ کو بہت پرسکون بھی رکھے اور آپ کو عزت بھی دے اور آپ کو وہ مقام بھی دے اور اُستاد کا درجہ بلاشبہ خود بڑا درجہ ہے تنخواہ بہت پرکشش تھی یہ بھی ہے کہ پیسہ تو ہر کسی کو چاہیے ہوتا ہے بچوں کو سنبھالنے کے لئے اس وقت میں خود پر بہت نازاں تھی کہ میں نے جو سوچا وہ میں نے پالیا اور کالج میں لیکچرار ہو گئی' کالج میں پڑھانے لگی بچے بڑے ہوتے گئے اس وقت میں دو دو نوکریاں کرتی تھی ایک کالج سے پڑھا کر بچوں کو کھلا پلا کر وہ جو این جی او کی نوکری وہ کرتی تھی وہ نوکری کرتی رہی 'سکرپٹ لکھتی رہی' ایف ایم پہ'' میرے شوہر کو نہیں پتہ تھا کہ میں ریڈیو پر پروگرام کرتی ہوں'' لیکن جب مجھے پیسوں کی ضرورت ہوئی تو وہ ایک زمانے سے میں چیک جمع کرائے ہوئے تھے وہ جب میں نے نکلوائے تو کہا کہ میرے پاس پیسے ہیں تو وہ حیران رہ گیا اُس کے بعد اُنہوں نے مجھے کبھی منع نہیں کیا وہ خود پھر مجھے چھوڑنے جاتے ریڈیو اسٹیشن یا ٹی وی اسٹیشن بہر حال یہ وقت گذرتا گیا پھر مجھے الاسلامی یونیورسٹی سے آفر ہوئی اُنہوں نے مجھے بہت اچھا پیکیج دیا میں وہاں چلی گئی چونکہ پرائیویٹ نوکری تھی پھر میں نے پاکستان پیپلز پارٹی جوائن کر لی غزالہ گولہ ہماری منسٹر تھیں اُن کے ہاں پارٹی تھی وہ پہلی وزیر منتخب ہوئی تھیں اُس پارٹی میں میں گئی

اُنہوں نے مجھے باقاعدہ متعارف کرایا کہ یہ ہماری پارٹی کی ممبر ہیں اُن کے ساتھ رہی اور اتفاق سے وہ وویمن ڈیپارٹمنٹ کی منسٹر بھی آگئیں اور پھر اتفاق سے بس صرف خوش بختیاں ہیں ناں میں ہمیشہ جب پازیٹو لیتی ہوں شروع ہی سے تو اللہ بڑا مہربان رہا ہے وویمن ڈیپارٹمنٹ میں منیجر کی نوکری تھی اُس کا انٹرویو تھا اُس کا ٹیسٹ اسلام آباد سے پوری ٹیم آئی تھی اُس میں میں نے اپلائی کیا میں گھبرا رہی تھی ڈر رہی تھی لیکن یہ اچھی بات تھی کہ جیسے ہی میں سندھ سے آئی تھی دس سال کے اپنے تعلیمی گیپ کے بعد میں نے آتے ہی لینگویج سینٹر جوائن کر لیے تھے میں نے بی اے کا امتحان دیا اور پہلی ہی کوشش میں میں پاس کر لیا تھا پھر میں نے بی ایڈ' کر لیا تھا پھر میں نے ماسٹر کیا لیٹریری میں یعنی میرا رابطہ رہا تعلیمی حوالے سے اور اللہ کا شکر ہے کہ میں نے ٹیسٹ دیا جو کوالیفائیڈ کیا وہ سب سے زیادہ ٹاپ آف دی لسٹ پر میرا نام تھا پھر انٹرویو کے لئے جو باہر سے ٹیم نے آکر کیا تھا اور میرا اعتماد دیکھتے ہوئے اللہ کا شکر ہے کہ میں کوئی بڑا بول نہیں دے رہی کہ شاید اُن کو میری شخصیت میں کوئی بات اچھی لگی ہو یا وہ سمجھ گئے ہوں کہ یہ سنبھال سکتی ہے اس طرح وہ کنٹریکٹ کی نوکری تھی جو گریڈ اٹھارہ کی تھی لیکن اُس سے پہلے میں نے گریڈ سترہ میں ڈائریکٹوریٹ کلچرل میں بھی نوکری کی تھی اُس وقت میں پاکستان پیپلز پارٹی میں تھی اور میں بہت تھک گئی تھی پرائیویٹ نوکریاں کر کر کے غیر محفوظ تصور کرتی تھی خود کو تب کسی مہربانی سے کیونکہ میں لکھتی لکھاتی بھی تھی شاید حق دار بھی تھی اور جو سفارش میرٹ پر ہو اُس کو میں سفارش نہیں کہتی وہ میرا حق تھا اس طرح گریڈ سترہ میں وہاں نوکری ہوئی تھی پھر وہاں سے استعفیٰ دے کر میں اٹھارہ میں وویمن ڈیپارٹمنٹ میں آئی تھی۔ 2010ء میں میری وویمن ڈیپارٹمنٹ میں میری نوکری ہوئی تھی اور 2010ء تا 2013ء تک میں کنٹریکٹ پر تھی اُس کے بعد شاید اللہ پاک نے مجھے وسیلہ بنانا تھا 36 ملازمین تھے جو کنٹریکٹ پر تھے اور اُس وقت تک میں نے اپنا مقام بنا لیا تھا علم و ادب کے میدان میں اللہ نے مجھے عزت دی جہاں بھی جاتی تھی مجھے پہچانا جاتا تھا جانا جاتا تھا وہ فائل لیکر میں گئی کہ ان تمام کو میں نے مستقل کرانا ہے اور اُس فائل کو ہمیشہ جہاں آرا تبسم کے نام سے سیو کیا جاتا تھا چاہیے وہ سی ایس کا آفس ہو چاہے ایس اینڈ جے اے ڈی کا آفس ہو میں یہ بات فخریہ کہوں گی کہ ایک وقت ہوتا ہے جب ہم میں بہت عاجزی اور انکساری ہوتی ہے ہم سمجھتے ہیں کہ ہم ابھی ابتدائی دور میں ہیں یا خود کو ثابت نہیں کر پاتے لیکن آج کی جہاں آرا بہت زیادہ پر اعتماد ہے وہ سمجھتی ہے کہ اُس نے اپنا حق ادا کر دیا ہے اُس نے خود کو ثابت کر دیا ہے اور آج اس سیٹ پر بیٹھ کر مجھے کچھ دعوے کرنا چاہیے کیونکہ مجھے پتہ ہے کہ میں اُس کو پورا کر سکتی ہوں اس لئے میں وہ دعویٰ کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی کے بعد شاید وسیلہ تھی ان 36 ملازمین کا جتنے بھی سرکار ملازم تھے میں نے سب کو انہی کے گریڈ میں پکا کروایا اُس میں 16,17, 18 گریڈ کے افسر بھی تھے اور لوئر اسٹاف بھی تھا۔ بہر حال سب کی دعائیں میرے ساتھ ہیں جو آج بھی' پھر وویمن رائٹس پر بات کرتے کرتے مجھے لگا کہ اب تھوڑا فاسٹ کیا جائے تب مجھے لگا کہ اب انسانیت پر کام ہونا چاہیے اور جب میں جاب کے حوالے سے میں آگے بڑھتی ہوں تو اُس میں میری بجائے سامنے والے کی دلچسپی زیادہ ہو تو تب میرا دل کرتا ہے پھر ایک ٹیم آئی تھی ہیومن رائٹس کی ڈی جی صاحب تھے ڈائریکٹر صاحب تھے 'دوسرے تیسرے تھے اُنہوں نے میرے لئے سیشن رکھا شاعری کا اتنے متاثر ہوئے کہ کہا کہ ہمارا دل کرتا ہے کہ آپ کو سیکرٹری لگا دیں اُنہوں نے کہا کہ پہلے ڈائریکٹر تو آؤ' تو اللہ کا شکر ہے کہ آج میں بطور ڈائریکٹر ہیومن رائٹس اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہوں ۔س☆ آپ بلوچستان کے کس شاعر سے متاثر ہوئیں؟ ج☆ میں نے اپنی طویل گفتگو میں یہی ذکر کیا تھا کہ شاعری میں نے کسی سے متاثر ہو کے نہیں کی کلاس ففتھ میں مجھے ردیف کافیہ کا پتہ نہیں تھا لیکن میں نے ردیف کافیہ کے ساتھ شاعری کی ہے کلاس ہشتم میں مجھے نظم کا پتہ نہیں تھا لیکن میں نے نظم باقاعدہ کہی اور اُسے پسند کیا گیا اور مجھے سرٹیفکیٹ بھی ملا' فسٹ ائیر میں مجھے غزل کا پورا پتہ نہیں تھا لیکن میں نے باقاعدہ غزل کہی اور اُس میں ایک غلطی بھی میرے اُستاد نہیں نکال سکے میں یہ نہیں کہتی کہ میں بہت اُستادانہ شاعرہ ہوں لیکن میں اپنی اُس وقت کی سمجھ کی بات کر رہی ہوں میرے خیال میں ایک دم سے کوئی شاعر

نہیں ہوتا کسی سے متاثر ہو کے شاعری نہیں ہوتی' سوچ سمجھ کر شاعر نہیں ہوتا' اور اچانک سے شاعر نہیں ہوتا' شاعر یا تو شاعر ہوتا ہے یا پھر نہیں ہوتا' وہ پیدائشی ہوتا ہے۔س☆ کیا آپ اصلاح پر یقین نہیں رکھتیں؟ ج☆ نہیں میں نے یہ نہیں کہا آپ کا سوال تھا کہ بلوچستان کے کس شاعر سے متاثر ہیں اور میں اُس زمانے کی جہاں آرا کی نالائق کا اعتراف بھی کروں گی کہ اُس کی چونکہ چھوٹی عمر میں شادی ہو گئی تو وہ مطالعہ نہیں کر سکی کہ کون سا شاعر کیا ہے وہ دس سال تو وہ گمنامی میں رہی ناں شاعری سے ادب سے کتابوں سے دور یہ وہ علاقہ تھا کہ اگر میں کچھ لکھتی تو وہ لائٹ آف کر کے لکھتی کہ کوئی لکھتے ہوئے ناں دیکھے۔ وہ دس سال کا پیریڈ غائب ہو گیا پھر جب میں واپس آئی تو ہاں اب سوال آتا ہے کہ میں نے اپنا ادبی سفر کیسے شروع کیا جب کوئٹہ واپس آئی۔ 2000ء میں جب میں واپس آئی تو ظاہر ہے کہ میرے اندر کی شاعرہ جاگ اُٹھی میری میریڈ لائف تھی پہلی غزل جب میں نے چھپوانے کے لئے ایک مشرق اخبار کو بھیجی تو مجھے سمجھ نہیں آئی کہ میں جہاں آرا تبسم لکھوں یا جہاں آرا گل' اُس کنفیوژن میں تھی مجھے اپنا جہاں آرا تبسم نام بہت عزیز تھا اُسے چھوڑنا نہیں چاہ رہی تھی لیکن مجھے رشتہ بھی نبھانا تھا وہ بھی میں کھونا نہیں چاہتی تھی میں نے اپنے شوہر سے پوچھا کہ میں کس نام سے غزل چھپواؤں جہاں آرا گل لکھوں یا جہاں آرا تبسم لکھوں اُنہوں نے کہا کہ آپ خود کو مشہور کریں مجھے نہ کریں یعنی کہ مجھے اجازت مل گئی مجھے بہت خوشی ہوئی اور میں نے وہ غزل جہاں آرا تبسم کے نام سے بھجوا دی اس طرح آہستہ آہستہ ادب کی طرف میری واپسی ہو گئی اور جب بھی ادب کی بات ہوتی ہے تو لوگ کہتے ہیں اکادمی ادبیات جائیں وہاں افضل مراد صاحب بیٹھتے ہیں بطور ڈائریکٹر تو اُن سے ملیں جب تک میں اُن تک پہنچتی میرا بہت سا کلام جمع ہو چکا تھا اور میں اس بات کا اقرار کرتی ہوں کہ وہ کلام ایسا تھا کہ وہ کتاب میں چھپنے کے لائق نہیں تھا وہ آپ کا وہ کلام ہوتا ہے جو آپ کسی کو بھی نہیں دکھا رہے ہوتے بس لکھ رہے ہوتے ہیں اور ظاہر ہے کہ جب بھی آپ نے وصف ہوتا ہے اُس کو پالش کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسے اگر اللہ تعالیٰ نے عورت کو حسن عطا کیا ہے تو وہ بھی سج سنور کے نکلتی ہے ہر حسن کو چاہیے ہوتا ہے ہر وصف کو چاہیے ہوتا ہے کہ اُسے پالش کرو وہ کلام چونکہ پالش نہیں تھا جب میں اُن سے ملی تو اُنہوں نے مجھے مشورہ دیا کہ عرفان الحق صائم سے ملوں اُن کو بلوایا گیا عرفان الحق صائم (مرحوم) وہ پہلی ہستی ہیں جن کو میں نے بطور اُستاد سامنا کیا اُنہوں نے میرا پورا کلام دیکھا اور کہا کہ ابھی تو تم ذہن سے نکال دو کہ آپ کی کتاب چھپے گی ابھی آپ کو اس پر کام کرنا ہے بہر حال وہ جنگ میں کام کرتے تھے اُنہوں نے مجھے ایک دن وہاں بلوایا جب میں وہاں گئی تو اُنہوں نے مجھے ایک مصرعہ دیا کہ دور منزل سے کارواں ہے ابھی۔ اور مجھے کہا کہ اس پر غزل کہوں اپنے سامنے بیٹھا کے' میں نے کہا ٹھیک ہے اور میں نے پانچ یا چھ منٹ میں پوری غزل لکھ کے اُن کو دکھا دی' سخت مشکل میں جسم و جاں ہے ابھی دور منزل سے کارواں ہے ابھی اتنا خوش ہوئے اور حیران ہوئے مجھے تھپکی دی اور دس روپے کا نوٹ نکال کر دیا کہ اس کو سنبھال کے رکھنا شاباش تم شاعرہ ہو۔ اور یہ اچھا ہے ضروری بھی ہوتا ہے کیونکہ اللہ کا شکر ہے ہمارے صوبہ بلوچستان میں شاید ایسا نہیں ہے لیکن جب باہر دیکھتی ہوں خالی صفحے پر جو اصلاح ملتی ہے راتوں رات کو شاعرات پیدا ہوتی ہیں اللہ معافی دے اُس سے یہ میرا امتحان تھا جس میں اُستاد نے مجھے پاس کیا بہر حال پھر میں کلام لکھتی رہی اُن سے مشورہ لیتی رہی اور وہ اوکے کرتے چلے گئے اس طرح میری پہلی کتاب 2008ء میں آئی ''اُداسی رقص کرتی ہے'' اس دوران سعید گوہر صاحب' اچھا میرا پھر یہ ہے کہ میرا کوئی ایک اُستاد نہیں رہا یہ مجھ میں بہت بڑی خامی ہے میں اس کو اپنی خرابی کہوں گی کیونکہ میں متفق نہیں ہوتی مجھے پتہ ہوتا ہے کہ غلط کر رہی ہوں مجھے اپنی غلطیوں کا احساس بھی ہوتا ہے اور وہ کیوں کر رہی ہوتی ہوں وہ ایک الگ بات ہے پتہ نہیں شاید میں ہی مس فٹ ہوں' مجھے اتنا عجیب لگتا ہے اور میں کسی اُستاد کا نام نہیں لوں گی اگر میں اس کو کوئی غزل دکھاؤں اور وہ کہے اس کو رہنے دو تم پہلے یہ پڑھ کر آؤ اس سے پھر میرا جی اُچاٹ ہو جاتا ہے اور میں انکار کر کے اس بات کا عہد کرتی ہوں کہ یا تو میں نہیں پڑھوں گی یا پھر یہی ٹوٹی پھوٹی پڑھوں گی۔ کیونکہ مجھے عادت پڑ جائے گی اور یہ عادت میرے اندر کی شاعری کو مار دے گی (جاری)

صحافت شوبز

اداکارہ مایا علی کو بین الاقوامی ایوارڈ کیلئے نامزد کرلیا گیا

عالمی سطح پر تسلیم شدہ دسنکلو انٹرنیشنل عرب فیسٹیول ایوارڈز کی تقریب 4 نومبر کو دبئی کے کریک ہاربر مرینا کلب میں منعقد کی جائے گی

کراچی (ویب ڈیسک) پاکستان شوبز انڈسٹری کی خوبرو اداکارہ مایا علی کو بین الاقوامی ایوارڈ کیلئے نامزد کرلیا گیا۔ مایا علی کو متحدہ عرب امارات میں ہونے والے عرب فیسٹیول ایوارڈز کی جانب سے پاکستان کی بہترین اداکارہ کے خصوصی ایوارڈ کیلئے منتخب کیا گیا ہے۔ دسنکلو انٹرنیشنل عرب فیسٹیول ایوارڈز نے اپنے انسٹاگرام ہینڈل پر مایا علی کو ٹیگ کرتے ہوئے ان کی نامزدگی کا اعلان کیا۔ عالمی سطح پر تسلیم شدہ دسنکلو انٹرنیشنل عرب فیسٹیول ایوارڈز کی تقریب 4 نومبر کو دبئی کے کریک ہاربر مرینا کلب میں منعقد کی جائے گی۔ سالانہ ایوارڈز کی اس تقریب میں ممتاز بین الاقوامی اور عرب شخصیات کو ان کی کامیابیوں اور معاشرے کی بہتری میں شراکت کے اعتراف میں اعزاز سے نوازا جاتا ہے۔ پاکستان شوبز انڈسٹری کی خوبرو اداکارہ مایا علی کو بین الاقوامی ایوارڈ کیلئے نامزد کرلیا گیا۔

فرحان سعید عروہ کی خوبیوں کے معترف نکلے

ٹچ بٹن میں عروہ نے تن تنہا پروڈیوسر کی ذمہ داری نبھائی، ناقابل یقین طور پر سارے مشکل کام کیے، گلوکار و اداکار

کراچی (ویب ڈیسک) پاکستان شوبز انڈسٹری سے تعلق رکھنے والے گلوکار و اداکار فرحان سعید نے اپنے آنے والی فلم کے تجربات کا ذکر کرتے ہوئے عروہ کی تعریفوں کے پل باندھ دیئے۔ انسٹاگرام پر فرحان سعید کے وائرل ہونے والے انٹرویو کے مطابق ان کی آنے والی فلم ٹچ بٹن میں عروہ نے تن تنہا پروڈیوسر کی ذمہ داری نبھائی۔ فرحان سعید نے کہا کہ ساری ذمہ داری عروہ کی تھی، میں سیٹ پر اتنا پروڈیوسر نہیں تھا۔ میں بہت خود غرض اداکار تھا، میں اپنے ٹائم پر سوچا جاتا تھا کیونکہ مجھے اچھا دکھنا تھا، اچھی اداکاری کرنی تھی۔ انہوں نے کہا کہ عروہ نے ناقابل یقین طور پر سارے مشکل کام کیے اور انہوں نے یہ کام بخوبی انداز میں کیے جیسا کوئی گھر کا بڑا کرتا ہے۔

فیروز خان نے سابق اہلیہ علیزے کیخلاف نئی پٹیشن دائر کردی

فیروز کی سابق اہلیہ نے عدالت کو گمراہ کیا، علیزے نے جن ثبوتوں اور تھانے میں شکایت درج کرانے کا ذکر کیا وہ جعلی کے فیروز کی ایک درخواست تھا، اداکار کے وکیل کی گفتگو

کراچی (ویب ڈیسک) معروف ٹی وی و فلم انڈسٹری کے اداکار فیروز خان نے سابق اہلیہ کے خلاف ایک نئی پٹیشن دائر کردی ہے۔ گزشتہ ماہ طلاق کے تکلیف دہ مراحل سے گزرنے والی جوڑی فیروز خان اور علیزے سلطان کا عدالت میں زیر سماعت کیس مزید الجھ گیا ہے۔ طلاق کے بعد، پہلے فیروز خان نے بچوں کی حوالگی اور ملاقات کیلئے درخواست دائر کر رکھی تھی جبکہ اب انہوں نے اہلیہ کی جانب سے عدالت میں پیش کیے گئے تشدد کے ثبوتوں کو من گھڑت اور جھوٹا قرار دیتے ہوئے نئی پٹیشن دائر کر دی ہے۔ فیروز خان کے وکیل کا پٹیشن دائر کرنے سے قبل میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہنا تھا کہ فیروز کی سابق اہلیہ نے عدالت کو گمراہ کیا ہے، عدالت میں علیزے نے جن ثبوتوں اور تھانے میں شکایت درج کرانے کا ذکر کیا

نامور ہدایتکار و فلمساز شباب کیرانوی کی برسی (کل) منائی جائیگی

لاہور (ویب ڈیسک) پاکستان فلم انڈسٹری کے نامور ہدایتکار و فلمساز شباب کیرانوی کی برسی کل (ہفتہ 5) نومبر کو منائی جائے گی۔ شباب کیرانوی 1925 میں بھارتی ریاست اتر پردیش کے شہر کیرانہ میں پیدا ہوئے اور ان کا اصل نام حافظ نذیر احمد تھا۔ وہ بنیادی طور پر حافظ قرآن تھے۔ انہوں نے اپنے کیریئر کا آغاز 1955 میں بطور پروڈیوسر فلم "جلن" سے کیا جبکہ بطور ہدایتکار ان کی پہلی فلم "ثریا" تھی۔ انہوں نے اپنے کیریئر کے دوران بے شمار شہرہ آفاق فلمیں بنائیں۔ تین سال بعد سپرہٹ موویز کے بینر تلے انہوں نے "ٹھنڈی سڑک" فلم بنائی جو قدرے کامیاب ہوئی 1960 میں اسی ادارے کے تحت انہوں نے ایک جادوئی ٹائپ فلم "گلبدن" بنائی اور حسب معمول اس کی ہدایات بھی اے حمید ہی نے دیں۔ انہوں نے پہلی بار اپنے ہی ادارے سپرہٹ موویز کی فلم "ثریا" کی ڈائریکشن دی جو ایک عمدہ و معیاری اور کامیاب شاہکار ثابت ہونے سمیت شباب کیرانوی کے ہدایتکارانہ کیریئر کیلئے سنگ میل ثابت ہوئی۔ بطور ہدایتکار کامیاب فلموں میں ثریا، مہتاب، ماں کے آنسو، شکریہ، جمیلہ، عورت کا پیار، آئینہ، انسانیت، دل دیوانہ، میری دوستی میرا پیار، شاہی محل، تجھی ہو محبوب میرے، انسان اور آدمی، انصاف اور قانون، افسانہ زندگی کا، بازار، دل کا آئینہ، من کی جیت، پردے میں رہنے دو، آئینہ اور صورت، میرا نام ہے

ارجن کپور نے شنایا کو کپور فیملی کا مستقبل قرار دیدیا

ممبئی (ویب ڈیسک) بھارتی اداکار ارجن کپور نے سنجے کپور کی بیٹی اور اپنی کزن شنایا کو کپور خاندان کا

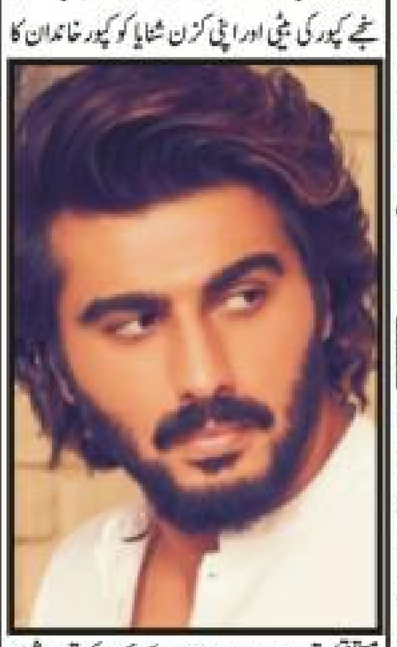

مستقبل قرار دیتے ہوئے اس کے بچپن کی تصویر شیئر کردی۔ بونی کپور کی صاحبزادی اور ارجن کی بہن انشولا کپور نے شنایا کے 23 ویں جنم دن کے موقع پر اس کے بچپن کے ڈانس کی ویڈیو شیئر کی۔ اس ویڈیو میں شنایا کپور فلم بنٹی اور ببلی کے ٹائٹل گیت پر اپنی دوست ویدیکا کرنانی کے ساتھ خوب ڈانس کر رہی ہے۔ انشولا کپور نے اس موقع پر اپنی کزن کے لیے دلی پیغام بھی دیا۔

ثناء کی سوشل میڈیا پر زندگی کے بارے میں متاثر کن اور حوصلہ افزاء پوسٹ

جب کوئی آپ کے راستے پر شیطان بھیجتا ہے تو وہ یہ نہیں جانتا آپ کتنے طاقتور ہیں، اداکارہ

لاہور (ویب ڈیسک) نامور اداکارہ ثناء نے سوشل میڈیا پر زندگی کے بارے میں ایک متاثر کن اور حوصلہ افزاء پوسٹ شیئرز کی ہے۔ اداکارہ ثناء کی کرتے ہوئے کہا ہے کہ نہیں میں مضبوط نہیں ہوں، میں نے طلاق کے تجربے کے دوران سیکھا ہے کہ میں اسٹیل مین نہیں ہوں۔ میں اس موضوع پر کیا

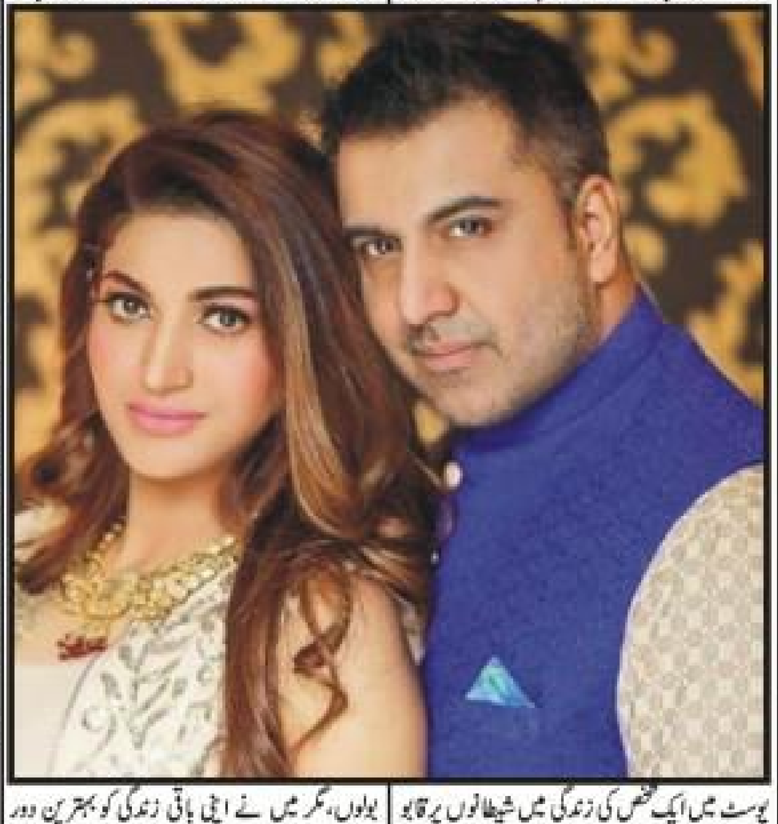

پوسٹ میں ایک شخص کی زندگی میں شیطانوں پر قابو پانے اور شکست دینے کے بارے میں تھا۔ جس میں لکھا تھا جب کوئی آپ کے راستے پر شیطان بھیجتا ہے تو وہ یہ نہیں جانتا کہ آپ کتنے طاقتور ہیں۔ علاوہ ازیں اداکارہ نے اپنی طلاق کے بارے میں گفتگو بولوں، مگر میں نے اپنی باقی زندگی کو بہترین دور بنانے کا انتخاب کیا ہے۔ میرے خیال میں اب لوگوں میں اتنی ہمت آگئی ہے کہ وہ اپنی خوشی کے لیے قدم اٹھاتے ہیں جس کے ساتھ وہ محفوظ یا اچھا محسوس نہیں کرتے اسے چھوڑ دیتے ہیں اور یہ ایک اچھی روایت ہے۔

اقراء عزیز کا فیروز خان کیساتھ کام کرنے سے انکار، بھارتی صحافی کی تعریف

ہرنیت سنگھ نے لکھا کہ بالی ووڈ کے لوگو اس طرح سے قدم اٹھایا جاتا ہے

کراچی (ویب ڈیسک) پاکستانی معروف اداکارہ و ماڈل اقراء عزیز اداکار فیروز خان کے ساتھ مزید کام نہ کرنے کا فیصلہ کرنے پر بھارت میں مثال بن گئی لے لیا تھا۔ اقراء عزیز کے اس بیان پر انہیں ایک بھارتی صحافی ہرنیت سنگھ کی جانب سے سراہا گیا ہے۔ بھارتی صحافی نے اقراء عزیز کا بیان شیئر کرتے

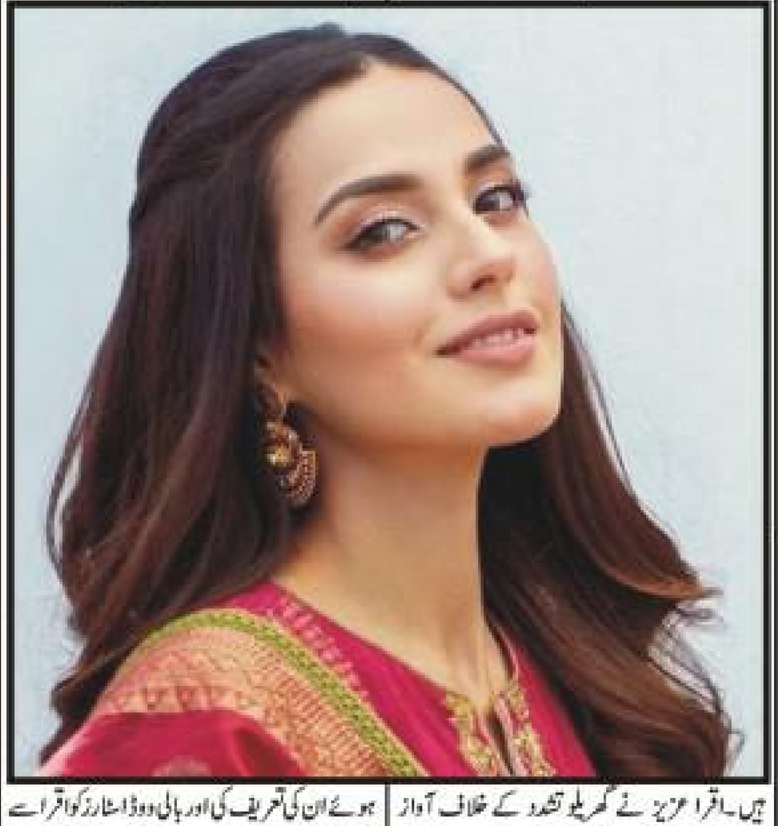

ہیں۔ اقراء عزیز نے گھریلو تشدد کے خلاف آواز اٹھاتے ہوئے فیروز خان کے ساتھ اپنے آنے والے نئے پروجیکٹ میں کام کرنے کا فیصلہ واپس ہوئے ان کی تعریف کی اور بالی ووڈ اسٹارز کو اقراء سے سیکھنے کا مشورہ دیا ہے۔ ہرنیت سنگھ نے لکھا کہ بالی ووڈ کے لوگو اس طرح سے قدم اٹھایا جاتا ہے۔

پاکستانیوں کا ہیلووین منانا پریشان کن ہے، نور بخاری

لاہور (ویب ڈیسک) شوبز کو خیر باد کہنے والی نور بخاری نے پاکستان میں ہیلووین تہوار کو منائے جانے کو تشویشناک قرار دے دیا۔ نور بخاری نے اپنے انسٹاگرام ہینڈل سے اسٹوری اپ ڈیٹ کی جس میں انہوں نے لکھا جتنا پاکستانیوں نے ہیلووین کو منایا وہ کافی پریشان کن ہے۔ انہوں نے تشویش کا اظہار کیا کہ ہیلووین تہوار ہماری ثقافت کا حصہ بن جائے گا۔ نور بخاری نے 2017 میں پاکستانی شوبز انڈسٹری چھوڑنے کا باضابطہ اعلان کیا تھا اور کہا تھا کہ وہ اب کسی ٹی وی شو یا فلم میں نظر نہیں آئیں گی۔ انہوں نے کہا تھا کہ میری زندگی میں بہت سخت اور کڑے مراحل آئے اور میں ذہنی و جذباتی طور پر بے حد متاثر ہوئی ہوں لہٰذا اب میں نے دینی راہ اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ شوبز کو خیر باد کہنے والی نور بخاری نے پاکستان میں ہیلووین تہوار کو منائے جانے کو تشویشناک قرار دے دیا۔ نور بخاری نے اپنے انسٹاگرام ہینڈل سے اسٹوری اپ ڈیٹ کی جس میں انہوں نے لکھا جتنا پاکستانیوں نے ہیلووین کو منایا وہ کافی پریشان کن ہے۔

کرینہ کپور کا کام سے ایک دن کی چھٹی لیکر بیٹے کیساتھ گزارنے کا فیصلہ

ممبئی (ویب ڈیسک) بالی ووڈ کی معروف اداکارہ کرینہ کپور ان دنوں اپنی آنے والی فلم کی شوٹنگ کے

لیے لندن میں قیام پذیر ہیں، انہوں نے اپنے کام سے ایک دن کی چھٹی لے کر چھوٹے بیٹے جہانگیر علی خان (جیہ) کے ساتھ گزارنے کا فیصلہ کیا۔ بعدازاں انہوں نے شام کو لندن کے ایک پارک میں جیہ کے ساتھ بنائی خوبصورت تصاویر شیئر کیں۔ ان تصاویر میں جیہ موسم سرما کے لباس، چھوٹے بوٹس اور سرخ اوور کوٹ پہنے بہت ہی کیوٹ نظر آرہے ہیں۔ جبکہ کرینہ کپور بھی سرمائی لباس میں حسب سابق خاصی دلکش دکھائی دے رہی ہیں۔ تاہم تصاویر میں اونچے درختوں کے قریب موجود انہیں حیرت سے دیکھتے اور لیٹے جیہ نے اپنا چہرہ دوسری جانب کر رکھا ہے۔ کرینہ کپور کی اس پوسٹ نے بالی ووڈ کی ایک اور اسٹار اور بھارتی کرکٹر ویرات کوہلی کی اہلیہ انوشکا شرما کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی، جنہوں نے کمنٹ سیکشن میں جیہ کے لیے اپنی محبت اور پیار کا اظہار کیا۔

ماضی میں بالی وڈ کی دو بڑی فلموں میں کام کی پیشکش ٹھکرا چکا ہوں، حمزہ علی عباسی

فلم جڑواں 2 اور بے بی میں کام کرنے کی پیشکش ٹھکرائی، اداکار کی انٹرویو میں گفتگو

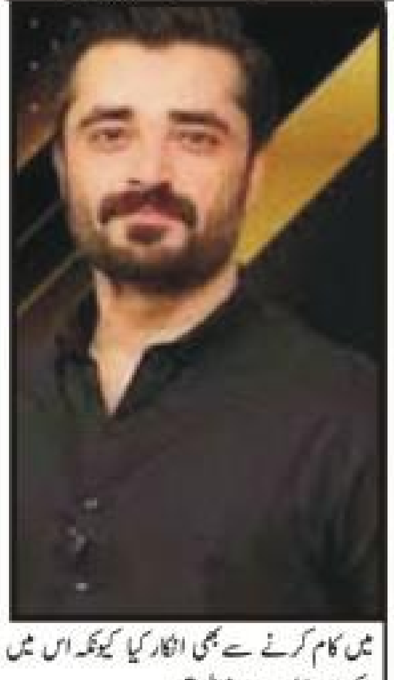

لاہور (ویب ڈیسک) نامور اداکار حمزہ علی عباسی نے انکشاف کیا ہے کہ وہ ماضی میں بالی وڈ کی دو بڑی فلموں میں کام کی پیشکش ٹھکرا چکے ہیں۔ حمزہ علی عباسی نے ایک انٹرویو میں بتایا کہ میں نے بالی وڈ کی دو بڑی فلموں میں کام کرنے سے انکار کیا۔ انٹرویو میں حمزہ علی عباسی نے بتایا کہ حمزہ نے 2017 میں ریلیز ہونے والی فلم جڑواں 2 میں اداکار ورن دھون کے ساتھ کام کرنے کی پیشکش ٹھکرائی۔ حمزہ علی عباسی نے بتایا کہ پیشکش ٹھکرانے کی وجہ پاکستان اور بھارت کے مابین کشیدہ حالات تھے، دوسرا اسکرپٹ میں کچھ ایسا مواد تھا جسے میں نے قبول نہیں کیا اور پیچھے ہٹ گیا۔ اداکار نے بتایا کہ فلم جڑواں 2 کے لیے ہدایتکار ساجد نادیوالا خود میرے پاس آئے اور اسکرپٹ پڑھ کر سنایا لیکن مجھے فلم میں کردار کا کچھ اندازہ نہیں تھا۔ اپنی گفتگو میں حمزہ علی عباسی نے یہ بھی بتایا کہ اس سے قبل میں نے اکشے کمار کی فلم بے بی میں کام کرنے سے بھی انکار کیا کیونکہ اس میں پاکستان مخالف مواد شامل تھا۔

موجودہ حالات میں فلم کے اسکرپٹ میں کامیڈی کو بھی شامل کرنا ہوگا، افضل خان

نوجوان نسل کو صحیح سمت دکھانے کیلئے اسٹیج، ٹی وی اور فلم کے پلیٹ فارم سے استفادہ کیا جائے

لاہور (ویب ڈیسک) نامور اداکار افضل خان عرف ریمبو نے کہا ہے کہ موجودہ حالات میں فلم کے اسکرپٹ میں کامیڈی کو بھی شامل کرنا ہوگا، سنجیدہ موضوعات کے ساتھ مزاح کے ذریعے بھی اصلاح کا کام لیا جاسکتا ہے۔ ایک انٹرویو میں افضل خان نے کہا کہ ہمیں اپنی نوجوان نسل کو صحیح سمت دکھانے کی ضرورت ہے اور اس کیلئے اسٹیج، ٹی وی اور فلم بہترین پلیٹ فارم ہیں جن سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج ہر دوسرا شخص ڈپریشن کا مریض ہے اس لئے اسکرپٹ لکھنے والوں کو کامیڈی کو بھی بنیاد بنانا چاہیے تاکہ جب اس پر کام ہو تو ایک توازن پیدا ہو سکے

پہلی بار سلمان خان کو دیکھا تو مایوسی ہوئی ان کا قد بہت چھوٹا لگا، بھارتی ہدایتکار

سلمان خان نے سورج برجاتیہ کے ساتھ بلاک بسٹر فلم میں نے پیار کیا میں کام کیا تھا

ممبئی (ویب ڈیسک) بالی ووڈ انڈسٹری کو ہم آپ کے ہیں کون، ہم ساتھ ساتھ ہیں، پریم رتن دھن پایو جیسی فلمیں دینے والے ہدایتکار سورج برجاتیہ کا کہنا ہے کہ انہیں پہلی ملاقات پر سلمان خان کا قد بہت چھوٹا لگا اور وہ انہیں پسند نہیں آئے۔ بھارتی میڈیا رپورٹ کے مطابق ان دنوں سورج برجاتیہ اپنی نئی فلم 'اونچائی' کی ریلیز کی تیاری اور پروموشن میں مصروف ہیں جس میں انہوں نے بالی ووڈ کے بگ بی امیتابھ بچن، بمن ایرانی اور انوپم کھیر کو کاسٹ کیا ہے۔ برجاتیہ کی فلموں میں 'وواہ، ہم آپ کے ہیں کون، ہم ساتھ ساتھ ہیں، پریم رتن دھن پایو اور میں نے پیار کیا' جیسی بڑی فلمیں شامل ہیں۔ فلم کی پروموشن کے دوران سلمان خان کے حوالے سے بات کرتے ہوئے سورج برجاتیہ نے بتایا کہ سلمان خان کی بلاک بسٹر فلم 'میں نے پیار کیا' بطور ہدایتکار سورج برجاتیہ کی پہلی فلم تھی۔ سورج برجاتیہ نے بتایا کہ وہ فلم کے لیے نئے ہیرو کی تلاش میں تھے جس کے لیے سلمان ان کے دفتر آئے اور جب انہوں نے پہلی بار سلمان کو دیکھا تو انہیں مایوسی ہوئی کیونکہ سلمان کا قد انہیں بہت چھوٹا لگا اور دیکھنے میں وہ زیادہ اچھے نہیں لگے۔ ہدایتکار کا کہنا تھا کہ 'لیکن جب سلمان نے مجھے اپنی تصویریں دکھائیں تو میں حیران رہ گیا پھر مجھے لگا کہ سلیم خان جیسے بڑے فلمساز کا بیٹا میری فلم میں کام کیوں کرے گا لیکن اسکرپٹ سننے کے بعد سلمان نے فوراً ہاں کردی'۔

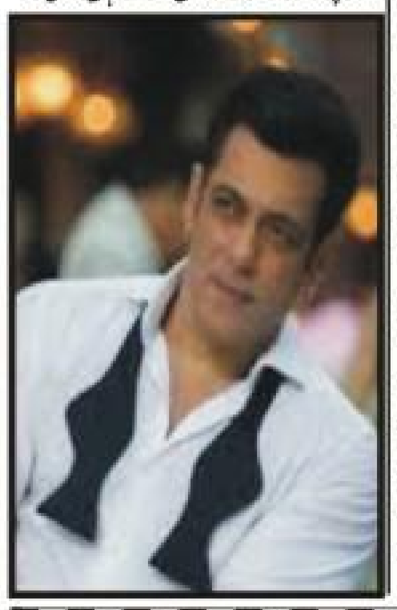

SPORTS

صحافت سپورٹس

ٹیم جو چاہتی ہے اگر ویسا کھیلوں تو اس دن سکون سے سوسکتا ہوں، کے ایل راہول

ہم سب بہت محنت کر رہے ہیں اور مختلف صورتحال کے لیے تیاری کرکے آتے ہیں، بھارتی نائب کپتان

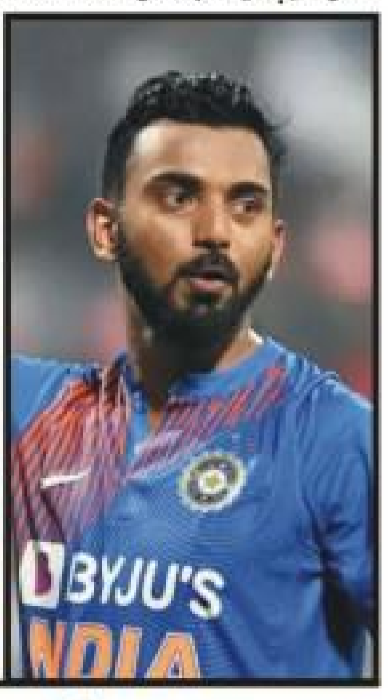

سڈنی (ویب ڈیسک) بنگلا دیش کے خلاف نصف سنچری اسکور کرنے والے بھارتی بیٹر کے ایل راہول نے کہا ہے کہ ان کی ٹیم جو ان سے چاہتی ہے اگر ویسا کھیلوں تو سکون سے سوسکتا ہوں۔ تفصیلات کے مطابق بھارتی ٹیم کے نائب کپتان کے ایل راہول نے بنگلا دیش کے خلاف میچ میں 32 گیندوں پر 50 رنز بنائے تھے۔ بنگلا دیش کے خلاف بھارتی کھلاڑیوں کے ایل اور ویرات کے اسکورز بھارت کی جیت کی اہم وجہ ثابت ہوئے تھے۔ میچ کے بعد گفتگو کرتے ہوئے کے ایل راہول نے کہا کہ ٹیم نے مجھے ایک کردار دیا ہوا ہے اور جو ٹیم مجھ سے چاہتی ہے وہ اگر کر دکھاؤں تو میں سکون سے سوسکتا ہوں۔ کے ایل نے کہا کہ اس ورلڈکپ کا ہمیں ایک سال سے انتظار تھا اور ہم سب بہت پرجوش ہیں اور میری کوشش ہوتی ہے کہ میں اچھا پرفارم کروں یا برا لیکن خود کو متوازن رکھوں۔ بھارت کے نائب کپتان کے مطابق بنگلا دیش کے خلاف ہمارا میچ ایک اہم میچ تھا

ورلڈکپ میں پی ایس ایل اسٹائل، ہرشا بھی حارث کے قصیدے پڑھنے لگے

آپ تلوار سے ہی جیتے ہیں اور تلوار سے مارے جاتے ہیں، ہرشا بھوگلے کی ٹوئٹ

سڈنی (ویب ڈیسک) معروف بھارتی صحافی اور کمنٹیٹر ہرشا بھوگلے پاکستان کے نوجوان وکٹ کیپر بیٹر محمد حارث کے ورلڈکپ میں شاندار آغاز پر ان کی تعریف کیے بغیر نہ رہ سکے۔ محمد حارث نے جنوبی افریقا کے خلاف 11 گیندوں پر شاندار 3 چھکوں اور دو چوکوں کی مدد سے 28 رنز بنائے جس کے بعد اینرچ نورکیا کی گیند پر ایل بی ڈبلیو ہوگئے۔ ہرشا بھوگلے نے محمد حارث کی تعریف میں ٹوئٹ کی اور لکھا کہ حارث ورلڈکپ کو اپنے پی ایس ایل انداز میں کھیل رہے ہیں۔ ایک ٹوئٹ میں ہرشا بھوگلے نے لکھا کہ آپ بہادری سے جیتے ہیں اور بہادری سے ہی مرتے ہیں، حارث پاکستان کی ایک اچھی سلیکشن ہے۔ معروف بھارتی صحافی اور کمنٹیٹر ہرشا بھوگلے پاکستان کے نوجوان وکٹ کیپر بیٹر محمد حارث کے ورلڈکپ میں شاندار آغاز پر ان کی تعریف کیے بغیر نہ رہ سکے۔

شاہد آفریدی نے بھارت بنگلا دیش میچ شدید بارش کے فوری بعد شروع کرانے پر سوالات اٹھادیئے

اتنی بارش کے فوری بعد میچ شروع کرادیا گیا، اس میں بھارت کا پریشر بھی شامل ہے، سابق کپتان کی گفتگو

کراچی (ویب ڈیسک) قومی ٹیم کے سابق اسٹار آل راؤنڈر شاہد آفریدی نے بھارت اور بنگلا دیش کے درمیان ہونے والا میچ شدید بارش کے فوری بعد شروع کرانے پر سوالات اٹھا دیئے۔ گزشتہ روز بھارت اور بنگلا دیش کے درمیان ایڈیلیڈ میں ہونے والا میچ شدید بارش کے باعث روک دیا گیا تھا اور پھر بھارت نے میچ ڈک ورتھ لوئس سسٹم کے تحت 5 رنز سے جیت لیا تھا۔ اس حوالے سے نجی ٹی وی سے گفتگو کرتے ہوئے شاہد آفریدی نے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ بہت ہی زبردست میچ تھا، یقیناً شائقین نے گیم کو بہت انجوائے کیا ہوگا۔

آج ہونیوالے پہلے ون ڈے میچ کے منتظر، کھلاڑیوں کے پاس یہاں سیکھنے کا موقع ہے، لاورا ڈیلینی

لاہور (ویب ڈیسک) آئرلینڈ ویمن کرکٹ ٹیم کی کپتان لاورا ڈیلینی کا کہنا ہے کہ آج (جمعہ) ہونے والے پہلے ون ڈے میچ کے منتظر ہیں، کھلاڑیوں کے پاس یہاں سیکھنے کا موقع ہے۔ قذافی سٹیڈیم میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے لاورا ڈیلینی نے کہا کہ پاکستان کی کنڈیشنز ہمارے لیے چیلنج ہے، اس کے مطابق تیاری کی ہے، ابوظبی میں ٹریننگ کی تاکہ گرم موسم کی عادی ہوسکیں۔ انہوں نے کہا کہ اب تک میں یہاں موسم سے خوش ہوں، دھوپ نکلی ہے بارش بھی نہیں ہے، ہماری کھلاڑیوں پر کوئی پریشر نہیں ہے، مقابلے کے لیے تیار ہیں۔ آئرش کپتان کا کہنا تھا کہ ہم نے آئی سی سی ویمن چیمپئن شپ کے لیے پوائنٹس حاصل کرنے ہیں، ہمارا ٹرافی کی رونمائی کے موقع پر ایک اچھا اور یادگار تجربہ رہا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے لیے سیریز چیلنج ہے لیکن اس کے لیے تیار ہیں، اس وقت ہماری توجہ تین ون ڈے میچز پر ہے۔ واضح رہے کہ آئرلینڈ کی ویمن کرکٹ ٹیم 3 ون ڈے اور 3 ٹی ٹوئنٹی میچز کے لیے پاکستان کے دورے پر ہے، سیریز کا آغاز آج بروز جمعہ 4 نومبر سے قذافی اسٹیڈیم لاہور میں ہوگا۔ آئرلینڈ ویمن کرکٹ ٹیم کی کپتان لاورا ڈیلینی کا کہنا ہے کہ آج (جمعہ) ہونے والے پہلے ون ڈے میچ کے منتظر ہیں

ویرات کوہلی اپنے روم کی ویڈیو وائرل ہونے کی وجہ خود بنے ہیں، ارسلان نصیر

کراچی (ویب ڈیسک) پاکستانی اداکار، یوٹیوبر اور کامیڈین ارسلان نصیر نے بھارتی سابق کپتان ویرات کوہلی کے ہوٹل روم کی ویڈیو وائرل ہونے کی وجہ بتائی ہے۔ ارسلان نصیر نے اپنے نئے وی لاگ میں کہا ہے کہ ویرات کوہلی اپنے روم کی ویڈیو وائرل

ہونے کی وجہ خود بنے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہوا کچھ یوں کہ کسی ایک بندے نے کوہلی کے روم میں گھس کر ویڈیو بنانا شروع کردی اور یہ ویڈیو زیادہ اس وقت وائرل ہوئی جب کوہلی نے خود اسے سوشل میڈیا پر شیئر کر کے غصے کا اظہار کیا اور عوام کو بتایا کہ میرے روم کی ویڈیو بنائی گئی ہے۔ ارسلان نصیر نے ویڈیو بنانے والے پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ یہ اچھی بات نہیں کہ آپ کہیں بھی گھس کر کسی کی بھی پرائیویسی کو نظرانداز کرتے ہوئے ویڈیو بنانا شروع کردیں۔

میچ کے دوران امپائرز نے ویرات کوہلی کی فیک فیلڈنگ کو نہیں دیکھا، بنگلا دیشی بیٹر نورالحسن کا الزام

فیک تھرو کے عوض ہمیں 5 پینلٹی رنز مل سکتے تھے اور میچ کا نتیجہ ہمارے حق میں ہوتا بدقسمتی ایسا نہیں ہوا

ایڈیلیڈ (ویب ڈیسک) بنگلا دیش کرکٹ ٹیم کے وکٹ کیپر بیٹر نورالحسن نے بھارتی کرکٹ ٹیم کے اسٹار کھلاڑی ویرات کوہلی پر فیک فیلڈنگ کا الزام لگا سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہی ہے۔ جس میں دیکھا جاسکتا ہے کہ بنگلا دیش کی اننگز کے 7 ویں اوور میں لٹن داس نے ڈیپ آف سائیڈ فیلڈ کی جانب شاٹ کھیلا اور گیند

وہاں موجود فیلڈر ارشدیپ سنگھ کے پاس گئی۔ ارشدیپ نے جیسے ہی تھرو وکٹ کیپر کی جانب پھینکی تو پوائنٹ پوزیشن پر موجود ویرات کوہلی نے ایسا ظاہر کیا کہ گیند ان کے پاس آئی اور انہوں نے خالی ہی ہاتھوں سے بولنگ اینڈ کی جانب فیک تھرو کی۔ کرکٹ کے قانون 41.5 کے مطابق جان بوجھ کر بیٹر کی توجہ ہٹانا، کسی قسم کی رکاوٹ ڈالنا یا دھوکہ دینا منع ہے دیا۔ اس حوالے سے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے نورالحسن نے کہا کہ میچ کے دوران امپائرز نے ویرات کوہلی کی فیک فیلڈنگ کو نہیں دیکھا۔ نورالحسن نے فیک فیلڈنگ سے متعلق بات کرتے ہوئے کہا کہ فیک تھرو کے عوض ہمیں 5 پینلٹی رنز مل سکتے تھے اور میچ کا نتیجہ ہمارے حق میں ہوتا بدقسمتی ایسا نہیں ہوا۔ بدھ کے روز بنگلا دیش اور بھارت کے درمیان کھیلے گئے میچ کی ویڈیو

8 سالوں سے ہماری میچ فیس نہیں بڑھی، بسمہ معروف

ایشیاء کپ سے ہمارا مومنٹم اچھا بنا ہوا ہے اسی کو برقرار رکھنے کی کوشش کریں گے

لاہور (ویب ڈیسک) پاکستان ویمن کرکٹ ٹیم کی کپتان بسمہ معروف نے کہا ہے کہ ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہماری میچ فیس بڑھے، 8 سالوں سے تو ہماری میچ آنے سے کمبی نیشن بہتر ہوگیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ہمارے پاس ہارڈ ہٹنگ بیٹرز کی کمی ہے، طوبیٰ حسن کو مس کریں گے، خواہش ہے کہ جلد فٹ ہو کر واپس

فیس نہیں بڑھی۔ لاہور قذافی سٹیڈیم میں آئرلینڈ ٹیم کے خلاف سیریز کے حوالے سے پریس کانفرنس کرتے ہوئے کپتان بسمہ معروف نے کہا کہ ایشیا کپ سے ہمارا مومنٹم اچھا بنا ہوا ہے اسی کو برقرار رکھنے کی کوشش کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ڈیانا بیگ انجری کی وجہ سے ٹیم میں نہیں ہیں، فاطمہ ثنا کے آجائیں۔ بسمہ معروف نے پی ٹی آئی لانگ مارچ کے دوران صحافی صدف نعیم کی ہلاکت پر اظہار افسوس بھی کیا۔ واضح رہے کہ آئرلینڈ کی ویمن کرکٹ ٹیم 3 ون ڈے اور 3 ٹی ٹوئنٹی میچز کے لیے پاکستان کے دورے پر ہے، سیریز کا آغاز آج بروز جمعہ 4 نومبر سے قذافی اسٹیڈیم لاہور میں ہوگا۔

شاہد آفریدی نے جنوبی افریقہ کیخلاف میچ میں قومی کھلاڑیوں کی جارحانہ بیٹنگ کو سراہا

لاہور (ویب ڈیسک) قومی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان شاہد آفریدی نے ٹی ٹوئنٹی ورلڈکپ میں جنوبی افریقہ کے خلاف میچ میں قومی کھلاڑیوں بالخصوص شاداب خان کو جارحانہ بیٹنگ پیش کرنے پر سراہا اور اسے مخالفین کو بہترین جواب قرار دے دیا۔ مائیکرو بلاگنگ سائٹ ٹوئٹر پر شاہد آفریدی نے ٹوئٹ کرتے ہوئے قومی ٹیم کی شاندار پرفارمنس کی تعریف کرتے ہوئے لکھا کہ بالکل اسی طرح بغیر کسی خوف کے اپنی بہترین کارکردگی کے ساتھ۔ آپ اپنے مخالفین کا سامنا کرتے ہیں۔ انہوں نے شاداب خان کی نصف سنچری پر مبارکباد دیتے ہوئے مزید لکھا کہ ورلڈ کلاس بالرز میں شاداب خان نے باؤلنگ کے ساتھ ساتھ شاندار بلے بازی ہے

شاہین آفریدی نے ٹی ٹوئنٹی میں 50 وکٹیں مکمل کرلیں

سڈنی (ویب ڈیسک) قومی ٹیم کے فاسٹ بولر شاہین آفریدی نے ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنلز میں 50 وکٹیں مکمل کرلیں۔ شاہین شاہ آفریدی نے ٹی ٹوئنٹی ورلڈکپ میں جنوبی افریقہ کے خلاف میچ میں اپنے 50 شکار مکمل کیے۔ شاہین شاہ آفریدی نے جنوبی افریقہ کے روسو کو آؤٹ کرکے 50 وکٹیں مکمل کیں۔

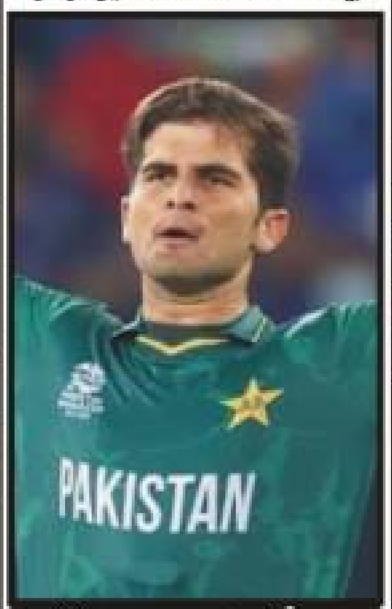

آصف پریکٹس کے دوران حسنین کی گیند نہ کھیل سکے، غصے میں بلا پھینک دیا

سڈنی (ویب ڈیسک) سڈنی میں پریکٹس سیشن کے دوران قومی ٹیم کے جارح مزاج مڈل آرڈر بیٹر آصف علی محمد حسنین کی بولنگ نہ کھیل سکے اور غصے میں بلا پھینک دیا۔ گزشتہ روز سڈنی میں پریکٹس سیشن کے دوران آصف علی نے نیٹ پر شارٹ پچ گیندیں کھیلنے کی پریکٹس کی تاہم جب حسنین بولنگ کیلئے آئے تو آصف علی ان کی شارٹ پچ گیندیں ٹھیک سے نہ کھیل پائے اور کئی بار گیند ان کے پیڈ اور تھائی پر جا لگی۔ پریکٹس کے دوران ایک گیند آصف علی کے گھٹنوں پر بھی لگی جس پر جارح مزاج بیٹر غصے میں آگئے اور بیٹ زور سے پھینک دیا تاہم بلا دوبارہ اٹھایا اور پھر بیٹنگ پریکٹس کیلئے تیار ہوگئے۔

قومی ٹیم کے نائب کپتان شاداب خان ٹی 20 انٹرنیشنل میں تیز ترین ففٹی بنانے والے دوسرے پاکستانی کھلاڑی بن گئے

شاداب خان جب بیٹنگ کیلئے آئے تھے اس وقت پاکستان نے 5 وکٹوں کے نقصان پر 95 رنز بنائے تھے

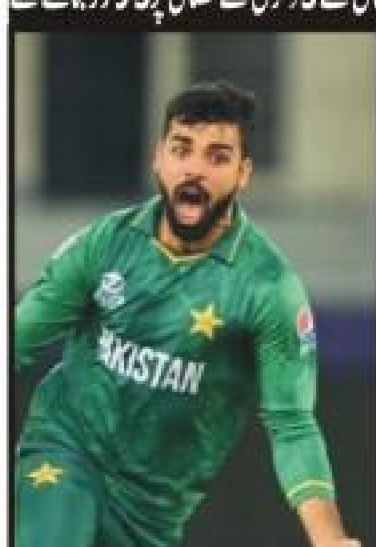

سڈنی (ویب ڈیسک) قومی ٹیم کے نائب کپتان شاداب خان ٹی 20 انٹرنیشنل میں تیز ترین ففٹی بنانے والے دوسرے پاکستانی کھلاڑی بن گئے۔ سڈنی میں کھیلے جارہے میچ میں قومی ٹیم کے نائب کپتان شاداب خان جنوبی افریقہ کے خلاف جارحانہ کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے 20 گیندوں پر نصف سنچری بناڈالی، انکی اننگز میں 4 چھکے اور 3 چوکے شامل تھے۔ شاداب خان جب بیٹنگ کیلئے آئے تھے اس وقت پاکستان نے 5 وکٹوں کے نقصان پر 95 رنز بنائے تھے۔ قبل ازیں پاکستان کی جانب سے شعیب ملک نے سال 2021 کے ورلڈکپ میں اسکاٹ لینڈ کے خلاف 18 گیندوں جبکہ عمر اکمل آسٹریلیا کے خلاف 2010 میں 21 گیندوں پر نصف سنچریاں اسکور کیں تھی۔

شعیب اختر کی جنوبی افریقا کیخلاف قومی بیٹرز کی بیٹنگ کی تعریف

خوشی ہوتی ہے جب پاکستانی ٹیم مجھے غلط ثابت کرتی ہے، شعیب اختر

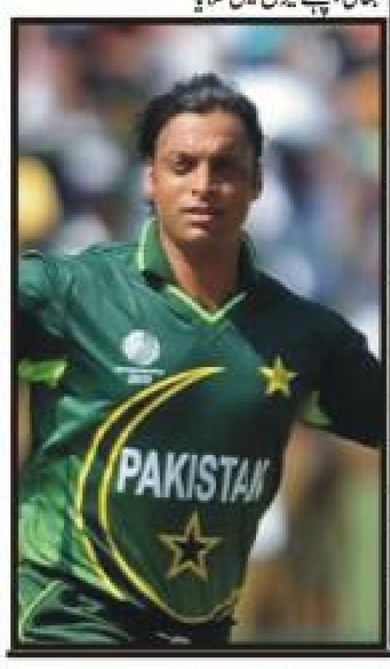

راولپنڈی (ویب ڈیسک) قومی ٹیم کے سابق فاسٹ بولر شعیب اختر نے جنوبی افریقا کے خلاف قومی بیٹرز کی بیٹنگ کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے کہ خوشی ہوتی ہے جب پاکستانی کھلاڑی مجھے اپنی پرفارمنس سے غلط ثابت کرتے ہیں۔ جمعرات کو پاکستان کے سابق فاسٹ بولر شعیب اختر نے سوشل میڈیا پر گرین شرٹس کی بیٹنگ کی تعریف کرتے ہوئے کہا پاکستانی ٹیم نے کیا شاندار کم بیک کیا، ویلڈن پاکستان کرکٹ ٹیم، جو کمیں جنوبی افریقا کے خلاف کچھ نہ کرسکیں پاکستان نے کر دکھایا۔ شعیب اختر نے کہا کہ میری دعا ہے میری پیشگوئی غلط ثابت ہو اور پاکستان کسی طرح سیمی فائنل کیلئے کوالیفائی کرنے میں کامیاب ہو جائے، پروٹیز کو انہوں نے بہت پھینٹا لگایا، شاداب اور افتخار نے مجھ سمیت بہت سے لوگوں کو غلط ثابت کر کے دکھایا، حارث کہاں تھا بھائی، پہلے کیوں نہیں کھلایا

ٹیم بھلے سیمی فائنل کیلئے کوالیفائی نہ کرے لیکن اچھی کرکٹ کھیل کر جائے، محمد حفیظ

پاکستان ٹیم سے غلطیاں ہوئی ہیں اسی وجہ سے شکست کا سامنا کرنا پڑا، ذمہ دار کھلاڑی ہی ہوتے ہیں، سابق کپتان

سڈنی (ویب ڈیسک) پاکستان ٹیم کے سابق کپتان محمد حفیظ نے کہا ہے کہ پاکستان ٹیم بھلے سیمی فائنل کیلئے کوالیفائی نہ کرے تاہم اچھی کرکٹ کھیل کر جائے۔ سابق کپتان محمد حفیظ نے ایک انٹرویو میں کہا کہ بابر اعظم کی کپتانی میں خامی ہے تو ٹیم مینجمنٹ اور کھلاڑیوں کو اس کو کور اپ کرنا چاہیے، بابر کی کپتانی کو غیر ضروری طور پر ایشو بنایا جارہا ہے انہوں نے ڈومیسٹک سطح پر زیادہ دیر تک کپتانی نہیں کی تاہم وہ پاکستان ٹیم کی اچھی کپتانی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، بابر اور رضوان کی جوڑی نمبر ون ہے انہیں اپنے اسٹرائیک ریٹ پر کام کرنا ہوگا، زمبابوے نے پاکستان کو اپ سیٹ نہیں کیا بلکہ وہ پورے چانس اور اچھے کھیلے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ٹیم سے غلطیاں ہوئی ہیں اسی وجہ سے شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے اور اس کے ذمہ دار کھلاڑی ہی ہوتے ہیں

تلاش گمشدگی

میرے موٹر سائیکل کے اور یجنل کاغذات بنام صدام ولد گلاب خان انجن نمبر 783719 چیسز نمبر 485885 خالق آباد جاتے ہوئے کہیں گم ہوگئے ہیں جس کسی کو ملے اس نمبر پر رابطہ کرے۔
موبائل نمبر 03334732742

بقیہ 1 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

پی اے میر حمل کلمتی کا شہریوں سے خطاب تفصیلات کے مطابق آنکاڑہ ڈیم سے جیونی شہر کو مستقل بنیادوں پر پانی سپلائی کرنے کے لیے 97 کروڑ روپے کی لاگت کے منصوبے کا افتتاح کردیا گیا۔ایم پی اے گوادر میر حمل کلمتی نے جیونی کے بزرگ شہری کے ہاتھوں منصوبے کا افتتاح کرایا۔پائپ لائن بچھائی کے اسکیم کی تقریب سے اپنے خطاب کے موقع پر ایم پی اے میر حمل کلمتی نے کہا کہ وہ گزشتہ چار سالوں سے اس منصوبے پر کام کر رہا تھا اور صوبائی اسمبلی کے فلور پر ہر بار جیونی شہر کو پانی کی سپلائی کرنے کے منصوبے کا ذکر کرتا رہا اور پانی کے مسئلے کو پیش کرتا رہا لیکن چونکہ سابق صوبائی حکومت میں عوامی نمائندوں سے زیادہ غیر عوامی نمائندوں میں فنڈز تقسیم کیے گئے اس لیے جیونی شہر کو پانی سپلائی کرنے کے اس منصوبے کو بار بار التوا کا شکار بنایا گیا۔انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں میں نے اپنے پارٹی سربراہ سردار اختر جان مینگل سے مشاورت کے بعد ہائی کورٹ میں ایک پٹیشن دائر کرایا جہاں ہائی کورٹ بلوچستان نے جیونی شہر کو پانی سپلائی کرنے کے اس منصوبے کو جاری رکھنے کا حکم جاری کیا اور آرڈر کیا کہ اس منصوبے کو ہر حال میں پی ایس ڈی پی میں رکھا جائے

بقیہ 2 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

جاتا ہے لیکن بدقسمتی سے بڑی باتیں اور تقاریر کرنے والے بھی ان کے حامی ہیں کوئٹہ میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے رحمت صالح بلوچ نے کہا کہ ملکی سطح پر بلوچستان کا جو سیاست اور اصولوں کے حوالے جو نام تھا اس کو مفادات کے حوالے سے گندا کردیا گیا 2018 کے بعد سے بلوچستان اسمبلی اور اس کے نمائندوں پر وفاقی سطح پر کوئی اعتبار نہیں کیا جاتا کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کا کوئی بھروسہ نہیں بدقسمتی سے ہمارے اکابرین کی جدوجہد پر پانی پھیر دیا گیا اس وقت صوبہ میں حکومت ہے نہ اپوزیشن،تمام نمائندے بلیک میلنگ کرکے مفادات حاصل کررہے ہیں،انہوں نے کہا کہ ریکوڈک فروخت کرنے میں ان بریفنگ میں شریک تمام نمائندے شامل ہیں

بقیہ 3 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

موصول ہوئی ہے کہ بولان سے فورسز نے نہتے خواتین اور بچوں کو تحویل میں لے لیا ہے،اعلامیہ میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ بولان آپریشن میں خواتین اور بچوں کو حراست میں لینے کا نوٹس لے کر انہیں فوری طور پر رہا کرایا جائے بصورت دیگر شدید احتجاج کیا جائے گا۔تنظیم کو موصول اطلاعات کے مطابق فورسز کے ہاتھوں حراست میں لیے جانے والے خواتین و بچوں میں سمو سالانی،زر بخت سالانی،یانی سالانی،فریدہ،سمید حا سالانی اور راجی شامل ہیں۔

بقیہ 4 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

جارہا ہے۔چیف سیکرٹری بلوچستان ناانصافی کا نوٹس لیں بصورت دیگر ملازمین کے حقوق کیلئے سخت احتجاج سے گریز نہیں کیا جائیگا ان خیالات کا اظہار بلوچستان لیبر فیڈریشن کے صدر خان زمان چیئرمین حاجی بشیر احمد سیکرٹری جنرل قاسم خان سینئر نائب صدر حاجی عبدالعزیز شاہوانی وائس چیئرمین نور الدین بگٹی ڈپٹی سیکرٹری جنرل عبدالمعروف آزاد ودین محمد حسنی عابد بٹ منظور احمد آغا عارف خان نیچاری میرزیب شاہوانی ملک وحید کاسی محمد عمر جنگ فضل محمد یوسفزئی ظفر خان رند حاجی غلام دستگیر نصیر احمد رند نے کہا کہ بلوچستان میں لیبر قوانین اور انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزی جاری ہے۔بلوچستان میں تنخواہوں کی عدم ادائیگی۔پرموشن اپ گریڈیشن بلوچستان میں کم سے کم اجرت 25 ہزار روپے کے قانون پر عمل نہیں ہورہا محکمہ پی ڈی اے میں ایک چیئرمین نے خلاف قانون اقدامات تحت ادارے کو یرغمال بنا رکھا ہے ملازمین اور مزدوروں کے جائز حقوق سلب کئے جارہے ہیں۔سپریم کورٹ کی جانب سے حکم کے باوجود بلوچستان میں سن کوٹہ پر عمل نہیں ہورہا حکومت اور وزراء راتوں رات دوران ڈیوٹی فوت ہونیوالے ملازمین کی خالی پوسٹوں پر بھرتیوں کے انٹرویو اور ٹیسٹ کال کرکے توہین عدالت کررہے ہیں ایسی تمام بھرتیوں کو کسی بھی وقت ختم کیا جاسکتا ہے کیونکہ سپریم کورٹ کے حکم اور آرڈر کے بعد ہونیوالی بھرتیاں غیر قانونی ہیں ان بھرتیوں سے پہلے بلوچستان میں لواحقین کی بھرتیوں کا فیصلہ قوانین کی سنگین خلاف ورزی ہے۔وزیراعلیٰ بلوچستان اور چیف سیکرٹری بلوچستان ایسی سنگین خلاف ورزیوں اور قانون کی بے توقیری کرنے کا نوٹس لیں۔مزدور رہنماؤں نے کہا کہ مسائل کے حل کیلئے ہر فورم پر بھرپور آواز بلند کی جائے گی بلوچستان لیبر فیڈریشن کے تمام تنظیمیں اور یونٹ کوئٹہ سمیت بلوچستان بھر میں یوم مطالبات کے حوالے سے 10 نومبر 2022 بروز جمعرات کو کوئٹہ سمیت بلوچستان بھر میں احتجاجی ریلیاں منعقد کرکے اہم چوکوں اور شاہراہوں پر مظاہرے کئے جائیں گے۔

بقیہ 5 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

قاتلانہ حملہ حکومت و متعلقہ اداروں کی کارکردگی پر سوالیہ نشان ہے یہ سنگین واقعہ انتہائی افسوسناک و قابل مذمت ہے۔انہوں نے کہا کہ پاکستان پہلے بھی ایسے حالات کا شکار رہا ہے بانی پاکستان وانکی بہن سمیت سابق وزرائے اعظم لیاقت علی خان،حسین شہید سہروردی،پہلی خاتون وزیراعظم بے نظیر بھٹو کی شہادت و پہلے جمہوری وسیاسی جمہوری منتخب وزیراعظم کا عدالتی قتل پاکستانی سیاست کے اندر عدم برداشت کی عکاس و انتقامی گرفت و تدارک کے ہمہ جہت اثرات پر گہرے شکوک و شبہات پیدا کرتا ہے اور یہ گہرے سیاہ بادل ماضی کے مکروہ عزائم پرمبنی منصوبوں کا حصہ ہے۔

بقیہ 6 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

مسائل درپیش ہیں وہاں عوام بھی مشکلات کا شکار رہتی ہے انتظامیہ کسی کو بھی اپنی دکانوں کے حدود سے باہر تجاوزات قائم کرنے کی اجازت نہیں دے گی،انسداد تجاوزات مہم کے دوران سیٹلائٹ ٹاؤن، نیو اڈہ روڈ،غوث آباد ودیگر علاقوں سے متعدد تجاوزات کو ہٹا دیا گیا جبکہ تجاوزات قائم کرنیوالے 35 افراد کو گرفتار کرلیا گیا،تجاوزات کیخلاف کارروائی جاری رہے گی توقع ہے تاجر برادری اس حوالے سے انتظامیہ کے ساتھ تعاون کریگی یہ شہر ہم سب کا اس کی خوبصورتی کو برقرار رکھنا اور درپیش مسائل کا حل ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے،عوامی شکایات پر سیٹلائٹ ٹاؤن میں قائم علاؤالدین شادی ہال کیخلاف کارروائی بھی کی گئی کئی روز سے رہائشیوں کی شکایات موصول ہورہی تھیں کہ ہال

میں رات گئے موسیقی کے پروگراموں کے باعث انہیں پریشانی کا سامنا ہے اس حوالے سے ہال انتظامیہ کو تنبیہ کی گئی ہے کہ رات بارہ بجے کے بعد پروگرام کا انعقاد نہ کیا جائے بصورت دیگر ہال کو سیل کرکے قانونی کارروائی عمل میں لائی جائیگی۔

بقیہ 7 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

11 بجے سے دوپہر 2 بجے تک جبکہ انڈسٹریل گرڈ اسٹیشن کے عاصم آباد اور ایف جی ایس فیڈ روں سے دن 12 بجے تا سہ پہر 3 بجے بجلی بند رہے گی۔اسی طرح سریاب گرڈ اسٹیشن کے سرکی روڈ فیڈر سے 4 اور 5 نومبر کو (روزانہ) صبح 8 بجے سے 11 بجے تک بجلی کی فراہمی معطل رہے گی۔زحمت کے لئے متعلقہ صارفین سے پیشگی معذرت کی گئی ہے۔

بقیہ 8 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

کھلے عام دہشتگردی جس سے ملک کے بڑے سیاسی رہنما بھی محفوظ نہیں اور بیان میں مزید کہا کہ یہ ملک کے سکیورٹی انتظامات پر بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔اس بابت بلوچستان ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن نے بلوچستان کے ڈسٹرکٹ بارز میں کل بروز جمعہ بمورخہ 2022-11-4 کو مکمل عدالتی کارروائی کے بائیکاٹ کی کال دی ہے۔

بقیہ 9 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

معدنیات و مائنز مبین خان خلجی،ایڈوائیزر اکرم خان ترین،صوبائی سینئر نائب صدر پیر بخش سولنگی،سینئر رہنماء خان ٹجک بھی ان کے ہمراہ تھے۔پاکستان تحریک انصاف ضلع سبی کے صدر ملک سیف اللہ خان مرغزانی کی قیادت میں دیگر عہدیداران اور کارکنان نے صوبائی مہمانان کا بھرپور استقبال کیا،ہار پہنائے اور پھولوں کی پتیاں نچھاور کی،بعدازاں تعارفی تقریب کا انعقاد ہوا تقریب میں صوبائی صدر قاسم خان سوری نے کابینہ سے حلف لیا اور فردا فردا کابینہ کا تعرف کرایا گیا تقریب سے صوبائی صدر قاسم خان سوری،مبین خان خلجی،ملک پیر بخش جاموٹ،ملک سیف اللہ خان مرغزانی ودیگر نے خطاب کیے صوبائی صدر قاسم خان سوری نے اپنے خطاب میں کہا ہے کہ وقت آگیا ہے کہ ملک کو بچانے اور ترقی یافتہ بنانے کے لیے کرپٹ ٹولوں کا خاتمہ کیا جائے ہمارے قائد عمران خان کا لانگ مارچ رواں دواں ہے ہمیں اپنے قائد کا ساتھ دینا ہے تمام ٹائیگرز تیاری کرلیں بہت جلد لانگ مارچ کے قافلے میں شامل ہوکر کرپٹ اور امپورٹڈ حکومت کا خاتمہ کریں گے انہوں نے پارٹی ورکروں کو پارٹی فعالی اور یونٹ سازی پر زور دیتے ہو؟ کہا کہ پارٹی کی مقبولیت دیکھ کر لوگ پارٹی میں جوک در جوک شامل ہورہے ہیں سبی میں بھی یونٹ سازی کو تیز کرنے کی ضرورت ہے۔

بقیہ 10 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

صوبدار بخت اللہ صاحب،گروپ آف جرنلسٹ خیر اللہ کاکڑ،خدائی خدمت گار عصمت اللہ اخترزئی، ملا کلیم مردانزئی عنایت اللہ مہترزئی،نے آج مسلم باغ کلی کاریز گی اور دیگر ہر علاقے میں سیلاب متاثرین 100 سے زائد خاندانوں میں راشن اور ٹینٹ تقسیم کیا اور جو کہ عوام نے ایف سی کے آئی جی ایف سی کمانڈنٹ قلعہ سیف اللہ اور ایف سی کے جوانوں کا شکریہ ادا کیا ہم اہلیان مسلم باغ نے ایف سی بلوچستان خصوصاً کمانڈنٹ صاحب قلعہ سیف اللہ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ایف سی نے ہر وقت ہر مشکل گھڑی میں عوام کا ساتھ دیا شاباش ایف سی بلوچستان

بقیہ 11 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

ہوا جس کی وجہ سے پورا انفرا سٹرکچر تباہ ہوگیا ہے، عوام سڑکوں پر خوراک کیلئے ترس رہی ہے، سر چھپانے کیلئے جگہ نہیں ہے،سڑکیں پانی میں بہہ چکی ہیں،پل ٹوٹ چکے ہیں،سرکاری عمارتیں گرچکی ہیں یا ان میں دراڑیں پڑچکی ہیں اور صوبہ بھر میں فصلیں تباہ ہوچکی ہیں ایسے حالات میں حکمران طبقے کو اتحاد اور اتفاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے عوام کے مسائل کے حل پر توجہ دینی چاہیے تھی

بقیہ 12 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

اس رویے کو یقیناً پسند کرے گی اور وہ جس معاشی استحکام اور حقیقی آزادی کی بات کرتے ہیں تو اس کا راستہ بھی جمہوری اور آئینی راستوں ہی سے ہوکر گزرتا ہے شائستہ زبان استعمال کرنے اور منفی پروپیگنڈا مہم چلانے سے ملک میں بھی سیاسی اور معاشی استحکام نہیں آسکتا لازم ہے کہ سوشل میڈیا پر پھیلائی جانے والی نفرتوں کا سدباب کرنے کے لیے قومی یک جہتی کا اظہار کیا جائے انہوں نے کہا کہ سیاستدان اپنا سیاست شوق سے کریں لیکن اسلام اور ملک کے خلاف کوئی پروپیگنڈہ برداشت نہیں کیا جائے گا تقریباً تمام سیاسی پارٹی اپنے منشور کو بھلا چکے ہے اور خدمت خلق اور ملک کو بحرانوں سے نکالنے کے بجائے اپنی ذاتی مفادات میں لگے ہوئے ہیں اس وقت ملک بحرانی صورت حال میں ہے عوام مہنگائی سیلاب کی وجہ سے پریشان اور نانا شبینہ کا محتاج ہوچکے ہیں تمام سیاسی و مذہبی جماعتیں انا ذاتی مفادات کو چھوڑ کر ملک کو بحران سے نکالنے اور استحکام کے لیے عوام کو مہنگائی سے نکالنے کے لیے مل کر لائحہ عمل طے کریں۔

بقیہ 13 ☆ روزنامہ صحافت کوئٹہ

میں ہوا،جاوا آئی کے ائیریا منیجر شیر احمد نے جھنڈا لہرا کر سائیکلسٹوں کو رخصت کیا،اس موقع پر بلوچستان سائیکلنگ ایسوسی ایشن کے صدر ایاز خان، جنرل سیکرٹری جان عالم نائب صدر سجاد حیدر، انٹرنیشنل سائیکلسٹ عزت اللہ اور دیگر عہدیدار بھی موجود تھے،سائیکل ریلی ائیرپورٹ روڈ سے ہوتے ہوئی ہلیلی پوسٹ سے سائیکل ریس میں تبدیل ہوگئی اور اس کا اختتام بابا آغا کے مزار پر ہوا،سائیکل ریس میں ایک کثیر تعداد میں سائیکلسٹوں نے شرکت کی، سائیکل ریس میں جج کے فرائض ایاز خان،عزت اللہ،جان عالم،سجاد حیدر اور محمد عارف نے انجام دیے،سائیکل ریس کے نتائج کے مطابق اول کفایت اللہ رہے،دوسری پوزیشن واحد خان نے حاصل کی،تیسری محمد کریم،چوتھی طاس خان،، پانچویں محب اللہ،چھٹی پوزیشن بلال خان،ساتویں محمد عاطف،آٹھویں محمد اصغر،نویں اعظم خان اور دسویں پوزیشن طور جان نے حاصل کی،جبکہ خصوصی انعام ماتین سائیکلسٹ کو دیا گیا،سائیکل ریس کے اختتام پر انعامات کی تقسیم کی تقریب منعقد ہوئی تقریب سے خطاب کرتے ایاز خان شیر احمد جان عالم،سجاد حیدر اور عزت اللہ نے تمام سائیکلسٹوں کو مبارک دی،اور کہا کہ بلوچستان کے کھلاڑیوں میں ٹیلنٹ کی کمی نہیں ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کی سرپرستی کی جائے،جاوا آئی کے تعاون سے منعقدہ یہ سائیکل ریس بہت زیادہ کامیاب اور زبردست تھی بلوچستان سائیکلنگ ایسوسی ایشن اب قومی سطح پر جاوا آئی سے تعاون کی درخواست کرے گی ہم نیشنل سطح پر کوئٹہ میں سائیکل ریس کا انعقاد کریں،اس موقع پر جاوا آئی کی طرف سے کیک بھی کاٹا گیا،جبکہ ائیریا منیجر جاوا آئی شیر احمد نے اس موقع پر تمام سائیکلسٹوں کا شکریہ ادا کیا کہ آج کی یہ سائیکل ریس بہت زیادہ جوش و خروش سے ہوئی،آج کی

مستقبل میں کرپٹ ٹولے کا خاتمہ یقینی ہو چکا ہے، قاسم سوری

بہت جلد عمران خان کے لانگ مارچ کا حصہ بنیں گے، تمام ٹائیگرز لانگ مارچ کی تیاری کریں

تمام ٹائیگرز تیاری کرلیں بہت جلد لانگ مارچ کے قافلے میں شامل ہو کر کرپٹ اور امپورٹڈ حکومت کا خاتمہ کریں گے

سبی (ریئس علی ہاشمی) مستقبل میں کرپٹ ٹولے کا خاتمہ یقینی ہو چکا، تمام ٹائیگرز لانگ مارچ کی تیاری کریں بہت جلد عمران خان کے لانگ مارچ کا حصہ بنیں گے۔ قاسم خان سوری کا ایک روزہ دورہ سبی کے موقع پر ضلعی قیادت سے گفتگو۔ تفصیلات کے مطابق پاکستان تحریک انصاف کے سابق ڈپٹی اسپیکر قومی اسمبلی، صوبائی صدر بلوچستان قاسم خان سوری نے ایک روزہ سبی کا دورہ کیا۔ قاسم خان سوری کے ہمراہ صوبائی وزیر (باقی صفحہ 7 نمبر 9)

ڈی آئی جی نظام شاہد اعظم میمن ایس ایس پی ہیڈ کوارٹرز سردار اسد خان ناصر عبدالحق عمرانی پکڑے جانے والے اسلحے کا معائنہ کر رہے ہیں

پرانے پائپ لائن سے 20 کے قریب دیہاتوں کو پانی کی سپلائی جاری ہے، میر حمل کلمتی

میر حمل کلمتی نے جیونی شہر کو مستقل بنیادوں پر پانی سپلائی کرنے کے لیے 97 کروڑ روپے کی لاگت سے پائپ لائن بچھائی کے منصوبے کا افتتاح کر دیا

جیونی میرا دوسرا گھر ہے اور یہاں کے بے روزگار نوجوانوں کو روزگار دینے کے لیے وزیراعلی بلوچستان سے بات چیت کی ہے

گوادر (آن لائن) رکن صوبائی اسمبلی گوادر میر حمل کلمتی نے جیونی شہر کو مستقل بنیادوں پر پانی سپلائی کرنے کے لیے 97 کروڑ روپے کی لاگت سے پائپ لائن بچھائی کے منصوبے کا افتتاح کر دیا، آنکاڑہ ڈیم سے 95 کلومیٹر پر محیط طویل پائپ لائن بچھا کر جیونی کو پانی سپلائی کی جائے گی، پرانے پائپ لائن سے 20 کے قریب دیہاتوں کو پانی کی سپلائی جاری ہے، جیونی کے عوام سے جو وعدہ کیا تھا آج اسے پورا کر دیا ہوں (باقی صفحہ 7 نمبر 1)

ایف سی نے ہر وقت ہر مشکل گھڑی میں ساتھ دیا ہے، عوامی حلقے

ایف سی نے مسلم باغ کاریزگی اور دیگر علاقے میں سیلاب متاثرین 100 سے زائد خاندانوں میں راشن اور ٹینٹ تقسیم کیا

مسلم باغ (نامہ نگار) آئی جی ایف سی بلوچستان میجر جنرل صاحب کمانڈنٹ قلعہ سیف اللہ سکاؤٹس محسن راجہ صاحب کی خصوصی ہدایت پر چیف آف قبائل صاحب قبائل ملک رمضان راحتزئی، صوبیدار میجر شاہ محمد صاحب، قبائلی اور صوبیدار انار گل صاحب، قبائلی رہنما سردار حنیف سرگڑہ انجمن تاجران صدر عارف کاکڑ، نائب (باقی صفحہ 7 نمبر 10) اور سیاسی رہنما عبدالغفار درانی صوبیدار انار گل

ملک کے بڑے پرامن شہروں میں کھلے عام دہشتگردی جس سے ملک کے بڑے سیاسی رہنما بھی محفوظ نہیں، بلوچستان بار کونسل

کوئٹہ (آن لائن) بلوچستان بار کونسل اور بلوچستان ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن نے سابق وزیر اعظم تحریک انصاف کے سربراہ عمران خان کے لانگ مارچ میں فائرنگ اور عمران و دیگر ساتھی رہنماؤں کو زخمی کرنے کی سخت مذمت کی اور مزید کہا کہ ملک کے بڑے پرامن شہروں میں (باقی صفحہ 7 نمبر 8)

برقی لائنوں کی مرمت کے سلسلے میں بجلی بند رہے گی

کوئٹہ (پ ر) کوئٹہ الیکٹرک سپلائی کمپنی (کیسکو) کے اعلامیہ کے مطابق کوئٹہ شہر میں برقی تنصیبات اور لائنوں کی ضروری مرمت کے کاموں کے سلسلے میں 04 نومبر کو گرڈ اسٹیشن سے ... سٹیشن، انڈسٹریل، عالم خان فیڈرز، ... (باقی صفحہ 7 نمبر 7)

مسائل کے حل کیلئے ہر فورم پر بھرپور آواز بلند کی جائیگی، خان زمان

بلوچستان میں لیبر قوانین اور انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزی جاری ہے، بلوچستان میں تنخواہوں کی عدم ادائیگی

کوئٹہ (آن لائن) وزیر اعلی بلوچستان کے احکامات کے باوجود بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی (بی ڈی اے) کے ملازمین تنخواہوں سے محروم چیئرمین بی ڈی اے کی ملازم دشمنی کی انتہا ہوگئی غریب ملازمین اور درجہ چہارم مزدوروں کے گھروں میں نوبت فاقوں تک پہنچ گئی غریبوں کے بچے بنیادی حقوق سے محروم ہیں چار چار ماہ تک ملازمین کو تنخواہیں اور پنشن سے محروم رکھا (باقی صفحہ 7 نمبر 4)

عمران خان پر قاتلانہ حملہ حکومت و متعلقہ اداروں کی کارکردگی پر سوالیہ نشان ہے، امان اللہ کنرانی

عمران خان پر قاتلانہ حملہ اور ایک ساتھی کی شہادت اور بڑی تعداد میں ساتھیوں کا زخمیوں ہونا کئی سوالات کو جنم دیتا ہے

کوئٹہ (پ ر) سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے سابق صدر سینیٹر (ر) امان اللہ کنرانی نے کہا ہے کہ پنجاب کے گنجان آباد علاقے میں سابق وزیر اعظم عمران خان پر قاتلانہ حملہ اور ایک ساتھی کی شہادت اور بڑی تعداد میں ساتھیوں کا زخمیوں ہونا کئی سوالات کو جنم دیتا ہے۔ یہ بات انہوں نے جمعرات کو اپنے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ سابق وزیر اعظم عمران خان پر (باقی صفحہ 7 نمبر 5)

بولان سے فورسز نے نہتے خواتین اور بچوں کو تحویل میں لے لیا ہے، نصر اللہ بلوچ

کوئٹہ (آن لائن) وائس فار بلوچ مسنگ پرسنز کے چیئرمین نصر اللہ بلوچ نے اپنے جاری کردہ بیان میں بولان سے سالانی قبیلے سے تعلق رکھنے والے خواتین اور بچوں کی فورسز کے ہاتھوں غیر قانونی حراست لینے پر تشویش کا اظہار کیا انہوں نے کہا کہ ہمارے تنظیم کو شکایت (باقی صفحہ 7 نمبر 3)

اسسٹنٹ کمشنر کاسریاب کی تجاوزات کیخلاف کارروائی

کوئٹہ (آن لائن) ڈپٹی کمشنر کوئٹہ شہک بلوچ کی خصوصی ہدایات کی روشنی میں اسسٹنٹ کمشنر سریاب ... کے خلاف کارروائی کی گئی ... 5 افراد گرفتار کر لیے گئے ... اسسٹنٹ کمشنر ... باعث جہاں ٹریفک (باقی صفحہ 7 نمبر 6)

بلوچستان کو سیاسی طور پر مفلوج بنا دیا گیا ہے، رحمت صالح بلوچ

صوبہ کے سیاسی اکابرین کی کمٹمنٹ اور اصولوں پر مبنی سیاست کو ذاتی مفادات کے لیے نیلام بنا دیا گیا

کوئٹہ (آن لائن) نیشنل پارٹی کے صوبائی صدر سابق وزیر صحت میر رحمت صالح بلوچ نے بلوچستان کے سیاسی حالات اور امن وامان کی صورتحال پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ بلوچستان کو سیاسی طور پر مفلوج بنا دیا گیا ہے، صوبہ کے سیاسی اکابرین کی کمٹمنٹ اور اصولوں پر مبنی سیاست کو ذاتی مفادات کے لیے نیلام بنا دیا گیا راتوں رات پارٹی بنا کر اقتدار حوالے کیا (باقی صفحہ 7 نمبر 2)

آئی جی پولیس بلوچستان عبدالخالق شیخ پشین کے دورے کے موقع پر امن وامان کی مجموعی صورتحال کے حوالے سے اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

مسلم باغ، ایف سی کی جانب سے علاقہ مکینوں کو امداد دی جارہی ہے

موجودہ وسائل کو بہتر اور موثر انداز میں استعمال میں لائی جائیں، آئی جی پولیس

بلوچستان پولیس نے مشکل حالات میں غیر معمولی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے اور آئندہ بھی صوبے کے عوام کی توقعات پر پورا اترے گی

عوام کی جان و مال کے تحفظ اور امن وامان کے قیام کیلئے پولیس کی قربانیوں کو سلام پیش کرتے ہیں، عبدالخالق شیخ

پشین (خ ن) آئی جی پولیس بلوچستان عبدالخالق شیخ نے کہا ہے کہ پولیس کے موجودہ وسائل کو بہتر اور موثر انداز میں استعمال میں لاتے ہوئے امن وامان کی صورتحال کو برقرار اور جرائم پیشہ عناصر کیخلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ عوام کی جان و مال کے تحفظ اور امن وامان کے قیام کیلئے پولیس کی قربانیوں کو سلام پیش کرتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے پشین کے دورے کے موقع پر امن وامان کی مجموعی صورتحال کے حوالے سے منعقدہ اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کیا۔ اجلاس میں امن وامان سے متعلق امور کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں امن وامان کی (باقی صفحہ 7 نمبر 18)

عوام سڑکوں پر خوراک کیلئے ترس رہی ہے، محمد رمضان اچکزئی

حالیہ سیلاب سے پورا ملک بالخصوص بلوچستان بری طرح متاثر ہوا جس کی وجہ سے پورا انفراسٹرکچر تباہ ہو گیا ہے

کوئٹہ (پ ر) آل پاکستان واپڈا ہائیڈرو الیکٹرک ورکرز یونین (سی بی اے) کے زیر اہتمام بلوچستان بھر کی طرح کوئٹہ میں بھی پریس کلب کے سامنے مطالبات کے حق میں مظاہرہ ہوا۔ مظاہرین سے یونین کے مرکزی جوائنٹ صدر و صوبائی چیئرمین محمد رمضان اچکزئی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حالیہ سیلابی بارشوں سے پورا ملک بالخصوص صوبہ بلوچستان بری طرح متاثر (باقی صفحہ 7 نمبر 11)

اپنے دور حکومت کی ناکامی کو چھپانے کے لئے مارچ کر کے عوام کو بیوقوف بنایا جارہا ہے، ذوالفقار طارقی

سیاستدان اپنا سیاست شوق سے کریں لیکن اسلام اور ملک کے خلاف کوئی پروپیگنڈہ برداشت نہیں کیا جائے گا

کوئٹہ (جی این ایم) اہلسنت وجماعت کے رہنما ذوالفقار علی طارقی قادری نے اپنی تحریری بیان میں کہا کہ ملک میں سیاسی انتشار افراتفری اور معاشی بحران کے ذمے دار بھی سیاستدان ہی رہے ہیں جنہوں نے تمام جمہوری اصولوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے صرف اپنے سیاسی عزائم اور مفادات کو فوقیت دی رہے ہیں عمران خان فوج ریاستی اداروں اور مخالف سیاستدانوں کو ہر وقت تنقید کا نشانہ بنانے کے بجائے اگر جمہوری روایات کو مضبوط بنانے پر توجہ دیں تو قوم ان کے (باقی صفحہ 7 نمبر 12)

بلوچستان سائیکلنگ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام جادوآئی کے تعاون سے سائیکل ریس کا انعقاد

کوئٹہ (آن لائن) بلوچستان سائیکلنگ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام جادوآئی کے تعاون سے سائیکل ریس کا انعقاد کیا گیا، سائیکل ریس کا آغاز عسکری پارک سے ریلی کی صورت (باقی صفحہ 7 نمبر 13)

پاکستان اور چین کے درمیان چینی کرنسی 'یوآن' میں لین دین کا معاہدہ

پاکستان کے لیے ان سے تجارتی قرضے لینا آسان ہو گا جبکہ پاکستان کو رعایتی روسی تیل خریدنے میں بھی مدد مل سکتی ہے

اسلام آباد (پ ر) چین کے مرکزی بینک نے ایک بیان میں بتایا کہ پاکستان اور چین کے مرکزی بینکوں نے پاکستان میں چینی کرنسی یوآن میں لین دین کے حوالے سے تعاون کی یادداشت پر دستخط کیے ہیں۔ ڈان اخبار کی رپورٹ کے مطابق یہ پیش رفت پاکستان کے لیے ادائیگی کے متبادل آپشن کی راہ ہموار کر سکتی ہے، جس سے چینی اور پاکستانی کاروباری و مالیاتی اداروں کے در (باقی صفحہ 7 نمبر 16)

ککلاک، صفائی کی صورتحال میں بہتری آئی ہے، عوامی حلقے

محکمہ لوکل گورنمنٹ نے لوگوں کو ملیریا سے بچاؤ کیلئے علاقے میں خصوصی اسپرے کرایا

کوئٹہ (آن لائن) ککلاک اور کلی سملی کے رہائشیوں مٹھا خان، عبدالکریم، نعمت آغا، سید احمد ولی، نعمان خان، احمد جان، عثمان اچکزئی، عنایت بازئی اور دیگر نے ایڈمنسٹریٹر لوکل گورنمنٹ کوئٹہ عصمت اللہ بازئی کی کارکردگی کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے کہ موصوف نے جب سے عہدے کا چارج سنبھالا ہے ککلاک، سملی اور گرد و نواح میں صفائی کی صورتحال میں بہتری آئی ہے اور (باقی صفحہ 7 نمبر 35)

ہم ہمیشہ سے پاک فوج کے ساتھ تھے اور رہیں گے، محمد رمضان لانگو

عمران خان نے کب سیاست کی ہے اسکے باپ دادا نے کونسا سیاست کی ہے جو عمران خان کر رہے ہیں

قلات (عبید محمد بجاری) مشیر داخلہ میر ضیاء اللہ لانگو کی کال پر بلوچستان بھر کی طرح قلات میں بھی بلوچستان عوامی پارٹی کی جانب سے عمران خان کے خلاف اور پاک فوج کی حق میں ریلی نکالی گئی۔ پی ٹی آئی کے چیئرمین عمران خان کے غلط بیانی اور پاک فوج کے حق میں ریلی پی اینڈ آر ریسٹ ہاؤس سے بلوچستان عوامی پارٹی کے کارکنوں نے ریلی نکالی۔ ریلی کی قیادت بلوچستان عوامی پارٹی کی ضلعی صدر بابو محمد رمضان لانگو۔ بی بی رقیہ ... میر منظور احمد لانگو۔ سردار محمد انور ساسولی (باقی صفحہ 7 نمبر 34)

ہزار گنجی و گرد و نواح قبضہ و بھتہ مافیا سے عوام چیخ و پکار رہے ہیں، قاری مہر اللہ

کوئٹہ (پ ر) جمعیت علماء اسلام نظریاتی ضلع کوئٹہ کے امیر مولانا قاری مہر اللہ سے قبائلی رہنما حاجی نصر اللہ خان کاکڑ کوئٹہ شہر خصوصاً ہزار گنجی کے عوام کو قبضہ مافیاز سے (باقی صفحہ 7 نمبر 17)

ہر سال کی طرح یوم آزادی گلگت بلتستان جوش و خروش سے منایا گیا

یکم نومبر گلگت بلتستان کی عوام کیلئے خاص اہمیت کا حامل ہے، مقررین کا خطاب

پاک فوج کے زیر اہتمام آرمی ہیلی پیڈ گلگت میں بھی جشن آزادی کی شاندار تقریب ہوئی جشن آزادی کی تقریب میں عوام کی بڑی تعداد شریک ہوئی

گلگت بلتستان (نمائندہ خصوصی) گلوبل ٹائمز میڈیا یورپ کے مطابق ہر سال کی طرح اس سال بھی یوم آزادی گلگت بلتستان جوش و جذبے کے ساتھ منایا گیا۔ یکم نومبر گلگت بلتستان کی عوام کے لئے خاص اہمیت کا حامل ہے۔ جشن آزادی کے موقع پر بچوں کا جوش و جذبہ عروج پر تھا۔ پرچم ہلاتے ہوئے، نغمے گاتے ہوئے اپنے وطن سے محبت کا اظہار کیے۔ گلگت بلتستان کی یوم آزادی کی مرکزی تقریب میں پرچم کشائی اور شہداء کے مزاروں پر فاتحہ خوانی کی گئی۔ جی بی سکاؤٹس کے چاق و چوبند دستے نے سلامی دی۔ پاک فوج کے زیر اہتمام آرمی ہیلی پیڈ گلگت میں بھی (باقی صفحہ 7 نمبر 14)

عمران خان کے مارچ پر فائرنگ کی شدید مذمت کرتے ہیں، محمد نادر خان

ہم عمران خان کی صحت و انکے ورکرز کیلئے دعا گو ہیں، سماجی ورکر

پشاور (نمائندہ وصال احمد) گلوبل ٹائمز میڈیا یورپ کے مطابق معروف سماجی ورکر محمد نادر خان نے کہا کہ پاکستان تحریک انصاف چیئرمین عمران خان کے مارچ پر فائرنگ کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ یہ ایک بزدلانہ کارروائی تھی ہم عمران خان کی صحت و انکے ورکرز کے (باقی صفحہ 7 نمبر 15)

دین سے دوری کی وجہ سے ملک پریشانیوں کے گرداب میں پھنس چکا ہے، عبدالرحمن رفیق

دعوت تبلیغ مسلمانوں کے لیے فلاح کا راستہ ہے، پریشان اور مصیبت زدہ امت کے لئے رائے ونڈ اجتماع باعث خیر و برکت ہے

دین اسلام کی تبلیغ کا کام ہمارے بلکہ پوری دنیا کے مسلمانوں کے ذمہ ہے جو کہ ہماری بنیادی ذمہ داری ہے

کوئٹہ (آن لائن) جمعیت علما اسلام ضلع کوئٹہ کے امیر مولانا عبدالرحمن رفیق سینیئر نائب امیر مولانا خورشید احمد جنرل سیکرٹری حاجی بشیر احمد کاکڑ مولانا قاری مہر اللہ شیخ مولانا احمد جان مولانا محمد ہاشم خیلکی مولانا حکیم حبیب اللہ حافظ عبدالحق حقانی مولانا محمد اشرف جان مفتی غلام نبی محمدی شیخ مولانا عبدالاحد محمد حسنی، حاجی محمد شاہ لالا حاجی ولی محمد بڑیچ حاجی ظفر اللہ خان کاکڑ چوہدری محمد عاطف میر فاروق لانگو مولانا جمال الدین حقانی مولانا مفتی نیک محمد فاروقی مولانا محمد طاہر توحیدی اور دیگر نے کہا کہ دعوت تبلیغ مسلمانوں کے لیے فلاح کا راستہ ہے، پریشان اور مصیبت زدہ امت کے (باقی صفحہ 7 نمبر 33)

غفلت برتنے والوں کے خلاف کارروائی جائے، پیر محمد کاکڑ

حکومت کے جانب سے اعلان کردہ ملک کے دیگر کمپنیوں کی طرح کیسکو ملازمین کو بھی بونس تنخواہ ادا کیا جائے

کوئٹہ (پ ر) کیسکو لیبر یونین بلوچستان کے صدر پیر محمد کاکڑ چیئرمین عزت اللہ بلوچ سرپرست اعلی آغا سلطان شاہ جنرل سیکرٹری ملک سعید جان لہڑی اسلام خان یوسفزئی عزیز احمد سارنگزئی بابو خورشید خلیل بلوچ آصف شاہوانی حاجی عبدالمجید حاجی سلام مہربان لطف اللہ نصر اللہ ہنگورئی عابد شاہ مشتاق حسین و دیگر نے کہا کہ حکومت پاکستان کے جانب سے سیلاب متاثرہ بجلی کے (باقی صفحہ 7 نمبر 19)

صوبائی سیکرٹری خزانہ قمبر دشتی فوڈ اتھارٹی کی ویب سائٹ کا افتتاح کر رہے ہیں

نواب ثناء اللہ خان زہری کی بھابی کی رسم سوئم جھالاوان ہاؤس کراچی میں ادا کر دی گئی

کوئٹہ (پ ر) پاکستان پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنما چیف آف جھالاوان سابق وزیراعلی بلوچستان نواب ثناء اللہ خان زہری نوابزادہ حاجی علی نواز زہری رکن بلوچستان اسمبلی نوابزادہ میر نعمت اللہ خان زہری کے بھابی کی رسم سوئم جھالاوان ہاؤس کراچی میں ادا کر دی گئی۔ مرحومہ کی (باقی صفحہ 7 نمبر 21)

ایف سی بلوچستان سوئی اور محکمہ تعلیم کی جانب سے گورنمنٹ ہائی سکول بگٹی کالونی میں فروغ تعلیم کے حوالے سے ایک پروگرام کیا گیا

ڈیرہ بگٹی (نامہ نگار) ایف سی بلوچستان سوئی اور محکمہ تعلیم کی جانب سے گورنمنٹ ہائی سکول بگٹی کالونی میں فروغ تعلیم کے حوالے سے ایک پروگرام کیا گیا جس میں مہمان خصوصی ڈپٹی کمشنر ڈیرہ بگٹی ممتاز علی، کمانڈنٹ ہیڈکوارٹر سوئی (باقی صفحہ 7 نمبر 31)

جشن آزادی گلگت بلتستان کے موقع پر منعقدہ تقریب میں بچے پاکستانی پرچم ہلا رہے ہیں

اوپن یونیورسٹی نارووال نئی بلڈنگ رینیوال پھاٹک منتقل

نئی بلڈنگ میں کمپیوٹر لیب، فرنٹ ڈیسک سمیت جدید سہولیات موجود

نارووال (خنساء رفیق) ریجنل ڈائریکٹر سید باقر ہمدانی نے میڈیا کے نمائندوں سے گفتگو کے دوران بتایا کہ اوپن یونیورسٹی نارووال کی بلڈنگ رینیوال پھاٹک نزد سٹینڈرڈ کالج منتقل کر دی گئی۔ نئی بلڈنگ میں ورک جاری ہو چکا ہے۔ طلباء و طالبات کے لیے آسانیاں پیدا کی جا رہی ہیں۔ تفصیلات کے مطابق نئی بلڈنگ میں کمپیوٹر لیب، فرنٹ ڈیسک سمیت جدید سہولیات (باقی صفحہ 7 نمبر 20)

نہروں میں زرعی پانی نہ آنے سے زراعت تباہ ہو جائے گا، عوامی حلقے

اوستہ محمد (آن لائن) نہروں میں زرعی پانی نہ آنے سے زراعت تباہ ہو جائے گا لوگ بھوک سے مریں گے ملک اور صوبے کے لیے مشکلات پیدا ہوں گے تفصیلات کے مطابق حالیہ بارش اور سیلاب سے پہلے ہیں زراعت تباہ ہو گیا اب گندم، سرسوں، دالوں کے کاشت کا موسم سر (باقی صفحہ 7 نمبر 22)

لورالائی یونیورسٹی میں وائس چانسلر کی من مانیاں اور ذاتی بغض اب ناقابل برداشت ہو چکا ہے، ترجمان

کوئٹہ (آن لائن) آفیسرز سٹاف ایسوسی ایشن کے ترجمان نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ لورالائی یونیورسٹی میں وائس چانسلر کی من مانیاں اور ذاتی بغض اب ناقابل برداشت ہو چکا ہے اور ہم مزید یونیورسٹی کو تباہی کے دہانے پر پہنچانے نہیں دیں گے ہم گورنر بلوچستان سے ایک بار (باقی صفحہ 7 نمبر 30)

جیکب آباد کے قریب فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد

گاؤں شکور رند کیمپ میں مصطفائی سماجی تنظیم کی جانب سے طبی کیمپ لگائی گئی

جیکب آباد (رپورٹ عبدالقیوم کھرانی) جیکب آباد کے قریب فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد، فری میں دوائیں فراہم کی گئیں، گاؤں شکور رند کیمپ میں مصطفائی سماجی تنظیم کی جانب سے طبی کیمپ لگائی گئی، جس میں بارش متاثرہ مریضوں کا چیک اپ کر کے مفت میں دوائیں (باقی صفحہ 7 نمبر 29)

بارڈر کمیٹی پروم کا ایف سی کیمپ ریش پیش سرحدی انٹر پوائنٹ پر احتجاجی مظاہرہ

ایک پرامن کاروبار کو آل پارٹیز و اقتدار جماعت ضلعی انتظامیہ نے تباہ و برباد کر دیا ہے، مولانا عابد

پنجگور (آن لائن) بارڈر کمیٹی پروم کا ایف سی کیمپ ریش پیش سرحدی انٹر پوائنٹ پر احتجاجی مظاہرہ تفصیلات کے مطابق پنجگور میں ای ٹیگ اسٹیکر سسٹم کے خلاف پروم میں تاریخی احتجاجی موٹر سائیکل ریلی و پیدل مارچ ضلعی انتظامیہ اقتدار جماعت آل پارٹیز کے خلاف شدید نعر (باقی صفحہ 7 نمبر 27)

شہر کے بائی پاس روڈ پر ہنگامی بنیادوں پہ کام شروع کیا جائے، جمعیت نظریاتی

شہر کے وسط میں آڈا اور سبزی منڈی ہونیکی وجہ سے ٹریفک کی بندش معمول بن چکی ہے

ژوب (نامہ نگار) جمعیت علماء اسلام نظریاتی کے ضلعی جنرل سیکرٹری مولوی محمد اکرم نیاز مولوی نظر خان خوستی زوران خروٹی مولوی محمد خان ناصر اختر جان غوریزی (باقی صفحہ 7 نمبر 23)

نوجوان نسل تباہی کی طرف بڑھ رہا ہے، عوامی حلقے

اوستہ محمد (آن لائن) اوستہ محمد شہر میں مزید جوئے کے اڈے کھل گئے لگتا ہے پولیس کا گزارا جوئے سے ہوتا ہے۔ نوجوان نسل تباہی کی طرف بڑھ رہا ہے کرائم۔ جرائم جوئے کی خاطر بڑھ گئے ہیں۔ عوامی حلقے تفصیلات کے مطابق (باقی صفحہ 7 نمبر 25)

عمران نیازی پاک فوج کی بدنامی کرنا چاہتے ہیں، علی مردان جمالی

اوستہ محمد (آن لائن) عمران نیازی ملک میں فساد پھیلانا چاہتے ہیں وہ کرسی کے بھوک کی خاطر ملک کی پاک فوج کی بدنامی کرنا چاہتے ہیں۔ جس کی مذمت کرتے ہیں۔ حالات نازک ہیں اور انہیں ریلیاں نکالنے کی (باقی صفحہ 7 نمبر 32)

حالیہ سیلاب میں زرعی ترقیاتی ادارے اور اسکی زرعی زمینوں کو لاتلافی نقصان پہنچا، امان اللہ خان

زرعی اراضی کو دوبارہ کاشت کے قابل بنانے کے لیے بھی اقدامات کیے جا رہے ہیں

جعفرآباد (آن لائن) زرعی ترقیاتی ادارے جعفرآباد کے ڈائریکٹر امان اللہ خان نے کہا ہے کہ حالیہ سیلاب میں زرعی ترقیاتی ادارے اور اسکی زرعی زمینوں کو لاتلافی نقصان پہنچا جاپان کے تعاون سے زرعی شعبے کو مستحکم بنانے کے لیے قائم کردہ ادارے کو حالیہ سیلاب میں ڈیڑھ (باقی صفحہ 7 نمبر 28)

تعلیم اور صحت کے شعبے میں کوئی سمجھوتہ نہیں کرینگے، منیر احمد موسیانی

مسائل کے حل کے لیے تمام تر دستیاب وسائل بروئے کار لائیں گے

خاران (آن لائن) ڈپٹی کمشنر منیر احمد موسیانی نے نرسنگ کالج کے دورے کے موقع پر طالبات میں نرسنگ کورس کی کتابیں تقسیم کیے۔ اس موقع پر سابق تحصیل ناظم میر حاجی جمعہ (باقی صفحہ 7 نمبر 26)

انتخابات میں حصہ لینا ہر فرد کا بنیادی جمہوری حق ہے، جمعیت نوشکی

بلدیاتی انتخابات کے دوسرے مرحلے میں میونسپل کمیٹی اور ضلع اپنے اور اتحادیوں کے نام کریں گے

نوشکی (آن لائن) جمعیت علمائے اسلام نوشکی کے سینیئر رہنماں کا بلدیاتی الیکشن کے بارے اجلاس منعقد ہوا جس میں ضلعی رہنماؤں حاجی منظور احمد مینگل سابق صوبائی وزیر حاجی غلام دستگیر بادینی مولانا ملک محمد مینگل حافظ عبداللہ گورگیج حاجی رحمت اللہ بادینی مولوی (باقی صفحہ 7 نمبر 24)